روزنامہ

بانی: مرحوم الحاج محمد شمس الہدیٰ استھانویؒ

پٹنہ

ہمارا نعرہ

ایڈیٹر: انوارالہدیٰ

HAMARA NAARA DAILY PATNA

PATNA, SATURDAY, 19.04.2025 , RNI No.4256/63, Late City Pages:8 Price: Rs.1/-

پٹنہ ۱۹/اپریل، سنیچر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۰/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ

Vol:60 Issue No.87

سعودی عرب کے ساتھ تعلقات وسیع کرنے کیلئے تیار ہیں: ایرانی صدر

تہران، 18 اپریل (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات وسیع کرنے کے لیے تیار ہیں عرب میڈیا کے مطابق ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان سے ملاقات کی ہے اس موقع پر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ دوستی اسلامی دنیا کے مفاد کے فروغ میں معاون و مددگار ثابت ہوگی ایرانی صدر نے کہا کہ ایران اور سعودی عرب مل کر خطے میں بہت سے مسائل حل کر سکتے ہیں اور دونوں علاقائی تعاون میں ایک نمونہ بن سکتے ہیں۔ سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس ملاقات کے حوالے سے بیان میں کہا ہے کہ قیادت کی ہدایت پر اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سے ملاقات کی جس میں قیادت کی جانب سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا۔

بہار یوتھ کانگریس نے پٹنہ کے سکریٹریٹ ہالٹ پر ٹرین روک کر احتجاج کیا

پٹنہ، 18 اپریل (یو این آئی) یوتھ کانگریس کے صدر شیو پرکاش غریب داس کی قیادت میں یوتھ کانگریس کے ارکان نے نیشنل ہیرالڈ معاملے میں داخل چارج شیٹ میں مسز سونیا گاندھی اور مسٹر راہل گاندھی کو نامزد کیے جانے کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے پٹنہ کے سکریٹریٹ ہالٹ پر ٹرین آپریشن میں خلل ڈال کر احتجاج کیا۔ مسٹر غریب داس نے پوچھا کہ کس طرح انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے نیشنل ہیرالڈ معاملے کو منی لانڈرنگ کا معاملہ بنا دیا حالانکہ اس میں کوئی بینکنگ لین دین نہیں ہوا ہے۔ اسے کمپنیز ایکٹ کے سیکشن 25 کے تحت کھولا گیا ہے، جو نان پرافٹ کے تحت آتا ہے اور جس میں کمپنی کو کوئی ڈیویڈنڈ بھی نہیں ملتا ہے۔ اس کے باوجود مودی حکومت اپوزیشن لیڈر کی شبیہ کو خراب کرنے کی کوشش کرنا چاہتی ہے۔

وزیراعلیٰ نے مہیلا سمواد کا افتتاح کیا

مہیلا سمواد بیداری گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

پٹنہ (پریس ریلیز) وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے آج ایک اینی مارگ پر واقع سنکلپ میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے مہیلا سمواد کا آغاز کیا۔ اس دوران وزیر اعلیٰ کی طرف سے تمام ماؤں/بہنوں/بیٹیوں کے نام ایک خط بھی جاری کیا گیا۔ مہیلا سمواد پروگرام کے دوران خواتین کو بااختیار بنانے کے میدان میں حکومت کی طرف سے نافذ کی جا رہی اسکیموں/کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ نیز خواتین کو اپنے گاؤں یا بستیوں کے مسائل اور خواہشات کی نشاندہی کرنے اور اپنی ترجیحات طے کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ مذاکرات کے دوران موصول ہونے والے مسائل کو مختلف سطحوں پر فوری طور پر حل کیا جائے گا۔ موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر خواتین کی خواہشات کو سرکاری اسکیموں کی تشکیل اور پالیسی سازی میں بہتر طریقے سے شامل کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے ایک آنے مارگ سے تمام اضلاع کے لیے مہیلا سمواد بیداری گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھائی۔ بیداری کی گاڑی کو چاروں طرف سے برانڈ کیا گیا ہے۔ اس سے عام لوگوں کی توجہ گاؤں میں منعقد ہونے والے پروگرام کے دوران یا ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک بیداری کی گاڑی کی نقل و حرکت کے دوران خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت کی طرف سے کیے جانے والے کاموں کی طرف مبذول ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ پرگتی یاترا کے دوران وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی تھی کہ ضلع کے تمام دیہاتوں میں سکیموں کی حالت کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے سینئر افسران کو بھیجا جائے۔ اسی سلسلے میں خواتین کا ایک ڈائیلاگ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں سینئر حکام کی موجودگی میں کمیونٹی کے مسائل پر بات کی جائے گی۔

جائے وقوعہ کا دورہ کرکے اعلیٰ افسران وہاں کے مسائل سے آگاہ ہوں گے اور انہیں حل بھی کریں گے۔ ریاست کے تمام دیہاتوں میں خواتین کے مکالمے کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ پروگرام تقریباً 70 ہزار مقامات پر منعقد ہوگا جس میں 2 کروڑ سے زیادہ خواتین شرکت کریں گی۔ اس پروگرام میں گاؤں کی تمام خواتین کو مدعو کیا جائے گا۔ پروگرام میں ریاستی حکومت کی طرف سے خواتین کی بہبود کے لیے کیے گئے تمام کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی اور اسکیموں کے بارے میں بیداری پھیلائی جائے گی۔ حکومت کی طرف سے کیے گئے کام کو ویڈیو فلم کے ذریعے دکھایا جائے گا۔ اس کے لیے ہر تقریب کے مقام پر ایک آگاہی گاڑی تعینات کی جائے گی جس میں بڑی ٹی وی اسکرین پر ویڈیو فلمیں دکھائی جائیں گی۔

بڑے ٹیلی ویژن کے ساتھ تقریباً 600 آگاہی گاڑیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔ مستقبل میں کس قسم کے منصوبوں کی ضرورت ہے اس پر بھی بات کی جائے گی اور تجاویز لی جائیں گی۔ پروگرام کے دوران موصول ہونے والی تجاویز اور توقعات کو مرتب کیا جائے گا۔ جمع شدہ تجاویز اور توقعات کو بلاک یونٹ ضلع یونٹ کو بھیجے گا۔ جن ضروریات کو ضلعی سطح پر پورا کیا جا سکتا ہے یا حل کیا جا سکتا ہے، متعلقہ ضلعی سطح کے افسران کو فوری کارروائی کے لیے ہدایت کی جائے گی۔ محکمہ کی سطح پر جو توقعات پوری ہو سکیں وہ متعلقہ محکموں کو بھیجی جائیں گی۔ وہ توقعات جو پالیسی امور سے متعلق ہیں ضروری فیصلے کے لیے حکومت کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ پروگرام میں محکمہ دیہی ترقی کے سکریٹری جناب لوکیش کمار سنگھ نے ہری پودا پیش کر کے وزیر اعلیٰ کا استقبال کیا۔ دیہی ترقی کے سکریٹری جناب لوکیش کمار سنگھ نے وزیر اعلیٰ کو مہیلا سمواد کے بارے میں ایک پریزنٹیشن دیا۔ پروگرام میں مہیلا سمواد سے متعلق ایک ویڈیو فلم پیش کی گئی۔ ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر سمرت چودھری، آبی وسائل اور پارلیمانی امور کے وزیر مسٹر وجے کمار چودھری، دیہی ترقی کے وزیر شراون کمار، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری مسٹر دیپک کمار، چیف سکریٹری مسٹر امرت لال مینا، ڈیولپمنٹ کمشنر مسٹر پرتیئے امرت، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری مسٹر ایس آر ایس کمار، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ایس آر ایس آر اپر، چیف منسٹر کے سکریٹری مسٹر ایس آر اپر اور دیگر موجود تھے۔ محکمہ مسٹر لوکیش کمار سنگھ، وزیر اعلیٰ کے سکریٹری مسٹر کمار روی، وزیر اعلیٰ کے خصوصی افسر مسٹر گوپال سنگھ، جیویکا کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر مسٹر ہمانشو شرما پروگرام میں موجود تھے، جب کہ تمام اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے جڑے ہوئے تھے۔

ملک 2026 تک نکسل ازم سے آزاد ہوجائے گا: شاہ

نیمچ، 17 اپریل (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون امیت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف گامزن ہے۔ ان کی رہنمائی میں سال 2026 تک ملک نکسل ازم سے پاک ہو جائے گا۔ اس عہد کو پورا کرنے میں سی آر پی ایف اہم کردار ادا کرے گی۔ مسٹر شاہ جمعرات کو نیمچ میں سی آر پی ایف گروپ سینٹر میں سی آر پی ایف کے 86 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سی آر پی ایف نے آرٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد جموں و کشمیر میں پرامن طریقے سے انتخابات کرائے، کشمیر سے کنیا کماری تک جہاں بھی ضرورت ہوئی سی آر پی ایف کے جوان فرض کے راستے پر ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ جب بھی ملک کی سنہری تاریخ لکھی جائے گی، سی آر پی ایف کے شہیدوں کے نام سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو، ضلع کی انچارج وزیر محترمہ نرملا بھوریا، سی آر پی ایف کے ڈائریکٹر جنرل گیانیندر پرتاپ سنگھ، علاقے کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ سدھیر گپتا، راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ بنشی لال گجر کے ساتھ ضلع کے تینوں ایم ایل اے اور دیگر عوامی نمائندے موجود تھے۔ مسٹر شاہ نے ملک کی داخلی سلامتی میں سی آر پی ایف اہلکاروں کی بے مثال ہمت اور لگن کی تعریف کی۔ انسداد دہشت گردی اور انسداد بغاوت کی سرگرمیوں اور امن برقرار رکھنے کی کارروائیوں میں سی آر پی ایف کے کردار کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ "جہاں سی آر پی ایف ہے، وہاں فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے"۔ دوسری جانب مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے مودی حکومت کے اگلے سال مارچ کے آخر تک ملک کو نکسل ازم کی لعنت سے آزاد کرنے کے عزم کو دہراتے ہوئے نکسلیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد سے جلد ہتھیار ڈال دیں۔ مسٹر شاہ نے جمعہ کو چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں 22 بدنام زمانہ نکسلائٹس کی گرفتاری کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں مختلف کارروائیوں میں کوبرا کمانڈوز اور چھتیس گڑھ پولیس نے جدید ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ 22 بدنام نکسلیوں کو گرفتار کیا ہے۔" اس کے علاوہ سکما کی بدیسیٹی پنچایت میں 11 نکسلیوں نے خودسپردگی کی ہے جس کی وجہ سے یہ پنچایت مکمل طور پر نکسل فری ہوگئی ہے۔ میں چھپے ہوئے نکسلیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مودی حکومت کی ہتھیار ڈالنے کی پالیسی کو اپنائیں، جلد از جلد ہتھیار ڈال دیں اور قومی دھارے میں شامل ہوں۔ ہم 31 مارچ 2026 سے پہلے ملک کو نکسل ازم کی لعنت سے آزاد کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔

امیت شاہ یا کوئی شاہ تمل ناڈو پر حکومت نہیں کرسکتا: اسٹالن

چنئی، 18 اپریل (یو این آئی) مرکزی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر تمل ناڈو کے مفادات کو نظر انداز کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ریاست کے وزیر اعلیٰ اور دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) لیڈر ایم کے اسٹالن نے خبردار کیا ہے کہ نہ صرف مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ بلکہ کوئی بھی شاہ ریاست پر حکومت نہیں کرسکتا۔ مسٹر اسٹالن نے آج یہاں ترووارور ضلع کے پونیری کے اناداروکم گاؤں میں 390 کروڑ روپے کی لاگت والے 7369 روپے کے نئے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے یہ انتباہ دیا ساتھ ہی انہوں نے 418.15 کروڑ روپے کی لاگت والے پروجیکٹوں کا بھی افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمل زمین نے ریاست کے حقوق اور خودمختاری پر کسی کا دعویٰ نہیں رہنے دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ سمیت مرکز پر سخت حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب جبکہ انتخابات میں صرف ایک سال رہ گیا ہے، ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی ایجنسیاں ہمیں ڈرائیں گی اور دھمکائیں گی۔ مسٹر اسٹالن نے مزید کہا کہ ریاست کے لوگ ایسی دھمکیوں سے خوفزدہ ہوکر غلام نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امیت شاہ یا کوئی بھی شاہ یہاں حکومت نہیں کرسکتا۔ یہ تمل ناڈو ہے، جب تک متوول کرونا ندھی اسٹالن ہے۔

کرناٹک میں ویمولا ایکٹ نافذ کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ کو خط لکھا: راہل گاندھی

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا ہے کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ کوئی بھی ملک میں ذات پات کے نظام کا شکار نہ ہو، انہوں نے کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا کو ایک خط لکھ کر وہاں ویمولا ایکٹ نافذ کرنے پر زور دیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ "حال ہی میں، میں نے پارلیمنٹ میں دلت، آدیواسی اور او بی سی کمیونٹی کے طلباء اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کس طرح انہیں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بابا صاحب امبیڈکر نے دکھایا تھا کہ تعلیم ہی واحد ذریعہ ہے جس سے محروم بھی بااختیار بن سکتے ہیں۔ لیکن یہ ذات پات کے نظام کو توڑنے کے بعد بھی لاکھوں طلباء ہمارے تعلیمی نظام میں ذات پات کے امتیاز کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "اس امتیازی سلوک نے روہت ویمولا، پائل تڑوی اور درشن سولنکی جیسے ہونہار طلباء کی جانیں لے لی ہیں۔ ایسے ہولناک واقعات کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس ناانصافی کو مکمل طور پر روکا جائے۔ میں نے سدارامیا جی کو خط لکھ کر درخواست کی ہے کہ ریاست ویمولا ایکٹ کو نافذ کیا جائے، تاکہ ہندوستان کے کسی بھی بچے کو ذات پات نہیں جھیلنا پڑے جس سے بابا صاحب امبیڈکر، روہت ویمولا اور کروڑوں لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔

وقف ترمیمی قانون مکمل رد ہونے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی: مسلم پرسنل لا بورڈ

ممبئی، 18 اپریل (یو این آئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے حالیہ وقف قانون کی مخالفت میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس کا انعقاد مراٹھی پترکار سنگھ میں کیا گیا، جس میں بورڈ کے اعلیٰ عہدیداران، تمام مکاتب فکر کے علماء اور غیر مسلم دانشوران نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔ پریس کانفرنس میں بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی، نائب صدر مولانا عبیداللہ اعظمی، نائب صدر سید سعادت اللہ حسینی، بورڈ کے قومی ترجمان سید الیاس قاسم رسول، مہاراشٹر کوآرڈینیٹر مولانا محمود احمد خاں دریابادی، پروفیسر مونسہ بشریٰ عابدی، شیعہ عالم دین مولانا روح ظفر، مولانا عبدالسلام سلفی، شیام کواڈے اور ودیک کوڈے نے خطاب کیا۔ مقررین نے 17 اپریل کو سپریم کورٹ کی طرف سے دیے گئے فیصلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وقف ایکٹ کی 44 ترمیمات میں سے صرف دو پر عدالت نے عارضی روک لگائی ہے، اور جب تک پورا قانون منسوخ نہیں ہوتا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی قیادت میں ملک گیر سطح پر جدوجہد جاری رہے گی۔ اس موقع پر بورڈ کے ترجمان نے مغربی بنگال میں پیش آئے حالیہ تشدد پر ردعمل دیتے ہوئے ہر طرح کے تشدد کی مذمت کی اور کہا کہ مساجد کے سامنے تلواریں لہرا کر اشتعال انگیزی اور پتھراؤ کرنے جیسے واقعات پر بھی سخت ردعمل دیا جانا چاہیے۔ مقررین نے الزام لگایا کہ حکمران پارٹی نے اپنی عددی طاقت کے زور پر کروڑوں مسلمانوں، دیگر اقلیتوں اور انصاف پسند عوام کی مرضی کے خلاف وقف قانون میں امتیازی اور من مانی ترامیم منظور کی ہیں، جو نہ صرف آئین ہند کی دفعات 25 اور 26 بلکہ مسلمانوں کے دستوری و بنیادی حقوق کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ترامیم کے ذریعہ حکومت نے ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو ان کے اپنے مذہبی اوقاف کے آزادانہ نظم و نسق سے بھی محروم کر دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ نئی ترامیم میں سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ کے ارکان کے انتخاب کے طریقہ کار میں تبدیلی اور واقف کے لیے 5 سال تک باعمل مسلمان ہونے کی شرط عائد کرنا آئین کی دفعات 14 اور 26 کے خلاف اور اسلامی شریعت سے متصادم ہے۔

راج ٹھاکرے کی ہندی مخالفت پر گرفتاری کا مطالبہ

ممبئی، 18 اپریل (یو این آئی) مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کی جانب سے ہندی زبان کی مخالفت پر سیاسی ماحول میں ہلچل پیدا ہوگئی ہے، جب کہ سینئر ایڈوکیٹ گن رتن سداورتے نے ان کے خلاف سخت موقف اپناتے ہوئے فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعہ کے روز انہوں نے ممبئی پولیس کو ایک باضابطہ خط ارسال کیا، جس میں راج ٹھاکرے پر الزام عائد کیا گیا کہ وہ عوام کو اکسا رہے ہیں اور ان کے بیانات آئین اور قومی پالیسیوں کے خلاف ہیں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے گن رتن سداورتے نے کہا کہ راج ٹھاکرے کی ہندی زبان سے مخالفت اس بات کی علامت ہے کہ یا تو انہوں نے قومی تعلیمی پالیسی کا مطالعہ نہیں کیا یا وہ قانونی معلومات سے نابلد ہیں۔

بہار میں جے ڈی یو کو 60 فیصد ووٹ ملیں گے

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) بہار میں حکمران جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی ریاست میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں 60 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرے گی۔ جے ڈی یو کے قومی ترجمان راجیو رنجن پرساد نے جمعہ کو یہاں کہا کہ ریاست کے عوام کو وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی اچھی حکمرانی پر پورا بھروسہ ہے۔ ریاست کے عوام نے نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کو مسلسل جیت دلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتیش حکومت کو ریاست میں تمام طبقات کی حمایت حاصل ہے۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ "بہار کے لوگوں نے بار بار این ڈی اے پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں تمام طبقات کی حمایت حاصل ہے۔ ہم 60 فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کر سکتے ہیں۔"

"مودی کی وجہ سے سناتن کلچر پر کھلی بحث ہو رہی ہے": ہری ونش

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین ہری ونش نے جمعہ کو کہا کہ 2014 کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے سناتن ثقافت پر بحث میں نئی جہتیں شامل کر کے جدید تکنیکی دور میں ہندوستان میں سناتن ثقافت کی مطابقت قائم کی ہے، جس کی وجہ سے آج سناتن ثقافت پر کھل کر عوام میں بحث ہو رہی ہے۔ مسٹر ہری ونش نے جمعہ کے روز ہندوستانی ثقافت پر مسٹر مودی کی 34 منتخب تقریروں کا مجموعہ "ثقافت کے پانچ ادھیائے" کی ریلیز تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی جونا اکھاڑہ پیٹھادھیشور آچاریہ مہا منڈلیشور سوامی اودھیشا نند گری تھے، جبکہ اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار آرٹس کے صدر پدم بھوشن ڈاکٹر رام بہادر رائے اور ممبر سکریٹری ڈاکٹر سچیدانند جوشی موجود تھے۔

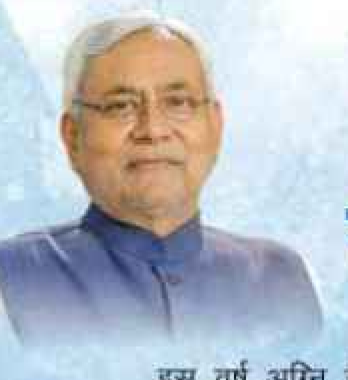

बिहार सरकार

संदेश

मुख्यमंत्री
बिहार

इस वर्ष अग्नि सेवा सप्ताह (14 से 20 अप्रैल, 2025) का विषय है–''एकजुट हो, अग्नि सुरक्षित भारत को प्रज्ज्वलित करें।'' इस अवसर पर मैं राज्य के सभी नागरिकों से आग से सुरक्षा और सतर्कता की दिशा में संगठित होने का आह्वान करता हूँ।

अग्नि सुरक्षा सप्ताह के अवसर पर मैं न केवल **14 अप्रैल 1944 को विक्टोरिया डॉक, मुंबई** में हुए भीषण अग्निकांड में अपने प्राणों की आहुति देने वाले वीर अग्निशामकों को श्रद्धांजलि अर्पित करता हूँ अपितु आम नागरिकों की अग्नि से सुरक्षा करते हुये अपने प्राणों को न्योछावर करने वाले वीर बलिदानियों के समर्पण को भी नमन करता हूँ। हम सभी का कर्तव्य है कि हम अग्नि सुरक्षा के प्रति सजग रहें और समाज को भी इसके प्रति जागरूक बनाएं।

आईए, इस सप्ताह हम संकल्प लें कि अपने घरों, कार्यस्थलों और सार्वजनिक स्थानों पर अग्नि सुरक्षा के सभी मानकों का पालन करेंगे और सामूहिक प्रयासों से अग्नि सुरक्षित विकसित बिहार के निर्माण में योगदान देंगे।

जय हिन्द!

(नीतीश कुमार)

PR No.-001374 (Fire) D. 2025-26

राज्यपाल, बिहार
GOVERNOR OF BIHAR

राज भवन
पटना–800022
RAJ BHAVAN
PATNA 800022

''अग्निशमन सेवा सप्ताह''
(14 अप्रैल – 20 अप्रैल, 2025)

संदेश

आत्म बलिदान के प्रतीक के रूप में प्रतिवर्ष 14 अप्रैल से 20 अप्रैल तक अग्निशमन सेवा सप्ताह का आयोजन किया जाता है। इस वर्ष के अग्निशमन सेवा सप्ताह का शीर्षक है **''एकजुट हों, अग्नि सुरक्षित भारत को प्रज्ज्वलित करें''।**

14 अप्रैल, 1944 को विक्टोरिया डॉक, मुंबई में हुए विनाशकारी अग्निकांड ने यह सिखाया कि अग्नि सुरक्षा उपायों की अनदेखी कितनी बड़ी त्रासदी का कारण बन सकती है। उस हादसे में अपने प्राणों की आहुति देने वाले वीर अग्निशामकों की स्मृति में यह सप्ताह अग्नि सुरक्षा जागरूकता और प्रशिक्षण के लिए समर्पित है।

आज, जब बिहार राज्य तकनीकी प्रगति एवं विकास की नई ऊँचाईयों को छू रहा है, तब आग से बचाव और सुरक्षा के आधुनिक उपायों को अपनाना समय की माँग है। सावधानी और सतर्कता से हम अपने घरों, कार्यस्थलों और सार्वजनिक स्थानों को सुरक्षित बना सकते हैं।

आईए, हम सब मिलकर अग्नि सुरक्षा की नींव पर सुरक्षित एवं विकसित बिहार के भविष्य का निर्माण करें।

(आरिफ मोहम्मद खां)

PR No.-001375 (Fire) D. 2025-26

وزیراعلیٰ نے شہید ویر کنور سنگھ آزادی پارک کا معائنہ کیا

23 اپریل کو شوریہ دیوس پر جے پی گنگا پتھ کے قریب منعقد ہونے والے ایئر شو پروگرام کی تیاریوں کا جائزہ لیا

پٹنہ (اے این بی) وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے شہید ویر کنور سنگھ آزادی پارک کا دورہ کیا اور 23 اپریل 2025 کو منعقد ہونے والے ویر کنور سنگھ وجے یوتسو پروگرام کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس دوران وزیر اعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ پارک کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں تاکہ یہاں آنے والے لوگ آرام اور سکون محسوس کریں۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے 23 اپریل کو شوریہ دیوس کے موقع پر جے پی گنگا پاتھ کے قریب منعقد ہونے والے ایئر شو پروگرام کی تیاریوں کا معائنہ کیا۔

ایئر شو پروگرام دیکھنے کے لیے سبھیتا گیٹ کے سامنے جے پی گنگا پاتھ پر بیٹھنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ جگہ دریائے گنگا کے کنارے پر سبھیتا دوار کے قریب جے پی گنگا پاتھ انڈر پاس سے مشرق کی طرف ڈویژنل کمشنر آفس کے سامنے ہے۔ معائنے کے دوران وزیر اعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ پنڈال میں بھیڑ کے انتظام اور سیکورٹی کے بہتر انتظامات کریں۔ قابل ذکر ہے کہ پٹنہ میں پہلی بار 23 اپریل کو شوریہ دیوس پر سوریہ کرن ایروبک ٹیم ہاک 132 جیٹ طیارے کا استعمال کرتے ہوئے آسمان پر کرتب دکھائے گی۔ تقریباً ایک گھنٹے کا یہ عظیم الشان ایئر شو جے پی گنگا پاتھ پر ہوگا۔ معائنے کے دوران چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری مسٹر دیپک کمار، چیف منسٹر کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ایس سدھارتھ، چیف منسٹر کے سکریٹری مسٹر کمار روی، ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر چندر شیکھر سنگھ، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر اوکاش کمار اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

لکھی سرائے میں دو سڑکوں کی تعمیر کے منصوبوں کو ملی منظوری

پٹنہ، 18 اپریل (یو این آئی) بہار کے سڑک تعمیرات کے وزیر نتن نوین کی ہدایات کے بعد جمعہ کو مرکزی روڈ انفراسٹرکچر فنڈ سے لکھی سرائے ضلع میں دو اسکیموں کو انتظامی منظوری دی گئی۔ ان اسکیموں کے تحت ہلسی سے مانجھوے تک اور ودیا پیٹھ چوک سے موہن پور سڑک تک سڑکیں بنائی جائیں گی۔ یہ دونوں سڑکیں کل 44 کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت سے بنائی جائیں گی۔ اس سلسلے میں، وزیر نے کہا کہ مرکزی روڈ انفراسٹرکچر فنڈ کے تحت، لکھی سرائے ضلع میں ہلسی سے مانجھوے سڑک تک کل 35.10 کلومیٹر طویل سڑک کی توسیع اور مضبوط بنانے کے لیے 96.25

کروڑ روپے کی کل لاگت سے اس کی تعمیر تو کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ودیا پیٹھ چوک سے موہن پور سڑک تک 15.5 کلومیٹر طویل سڑک کو چوڑا اور مضبوط بنانے کے لیے کل 16.18 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر نو کی انتظامی منظوری دی گئی ہے۔ مسٹر نوین نے کہا کہ یہ دونوں اسکیمیں لکھی سرائے ضلع کے لیے بہت اہم ہیں۔ ہلسی سے مانجھوے سڑک کی تعمیر سے درجنوں گاؤں جیسے ہلسی، محمدی نگر، سیکھنا، بہرانوا، گیروا پور سنڈا، شیو سونا، دھیرا، بروکھر، راتا وغیرہ کو آسان نقل و حمل کی سہولیات کے ساتھ ساتھ جموئی ضلع کی سرحد سے بھی رابطہ حاصل ہوگا۔ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج لکھی سرائے جو شیو سونا میں واقع ہے کے طلباء کو بھی آمدورفت میں سہولت ملے گی۔ وزیر نے کہا کہ اسی طرح ودیا پیٹھ چوک سے موہن پور سڑک کی تعمیر سے ودیا پیٹھ چوک، ریہوا، کشن پور، موہن پور، رام چندر پور، بیچ پیا، پچھلواریا، سرجی چک، رہاٹ پور وغیرہ گاؤں اور سیلاب متاثرہ علاقوں سے آمدورفت میں سہولت ہوگی۔ مذکورہ سڑک میں کئی اسکول کے ساتھ ساتھ گرلس ودیا پیٹھ، لکھی سرائے بھی واقع ہے، جن کے طلبہ و طالبات کو آمدورفت کی سہولت میسر ہوگی۔ وزیر نے محکمہ کو ہدایت دی کہ وہ ان اسکیموں کے لیے جلد ہی ٹینڈر جاری کرے اور ان پر بروقت عمل آوری کو یقینی بنائے۔

ڈبل انجن والی حکومت کے تحت بہار میں دوہری ترقی ہو رہی ہے: وزیر شرون کمار

بہار شریف (ایم ایم عالم) بہار حکومت کے دیہی ترقی کے وزیر شرون کمار نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کے ذریعے ریاست میں دوہری ترقی ہو رہی ہے۔ بہار کے ہر بلاک میں اسٹیڈیم بن رہے ہیں۔ حکومت کھلاڑیوں کو ترقی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے کہا ہے کہ "میڈل لاؤ نوکری پاؤ" اسکیم کے تحت کھلاڑیوں کو حکومت ملازمت مل رہی ہے۔ وزیر کمار یہ بات نادیونا پنچایت میں 60 لاکھ سے زیادہ کی لاگت سے تعمیر کی گئی نصف درجن اسکیموں کے افتتاح کے موقع پر کہیں۔ واہ پر ہائی اسکول میں 13 لاکھ 11 ہزار کی لاگت سے باؤنڈری وال کی تعمیر، واہ پر ہائی اسکول میں 9 لاکھ 73 ہزار کی لاگت سے اسپورٹس کمپلیکس، 9 لاکھ 97 ہزار کی لاگت سے واہ پر ہائی اسکول میں باسکٹ بال کورٹ اور پیور بلاک کی تعمیر، وارڈ نمبر 1 میں مٹی کی بھرائی اور اینٹوں کی سولنگ کا کام جاری ہے۔ تیجا بگھہ گاؤں میں 9 لاکھ 86 ہزار کی لاگت سے، 3 وارڈ نمبر کا افتتاح۔ 4 کیوائی ڈیہ گاؤں میں 8 لاکھ 68 ہزار کی لاگت سے باؤنڈری وال کی تعمیر، واہ پر تھانے میں 7 لاکھ روپے کے منصوبے کے افتتاح کے موقع پر وہ کہہ رہے تھے کہ بہار کے گاؤں اب شہروں سے زیادہ خوبصورت ہو رہے ہیں۔ دیہاتوں میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔

کسانوں کے لیے بجلی کے مناسب انتظامات کیے جا رہے ہیں تاکہ انہیں آبپاشی میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بجلی کے اچھے انتظامات کی سبب کسانوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ غریب مزدوروں کے بچے بھی اب حکومتی اسکولوں میں اسمارٹ کلاسز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بہار میں جو ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اب دوسری ریاستوں میں بھی اس کی تقلید ہو رہی ہے۔ چیف منسٹر نتیش کمار بہار کے معمار ہیں۔ اس موقع پر تھانہ صدر رجنیش کمار رائے، بلاک چیف ریکھا دیوی، ڈپٹی چیف اوبناش کمار نرالا، بھو کمار، منوج کمار، وکی کمار، دھرمیندر کمار، جتیندر ٹھاکر، شیلیندر گزائی، پکو سنگھ، جنارد ھن چندراونشی، پنٹو پاسوان، دلیپ پاسوان، سابق مکھیا سادیو وغیرہ موجود تھے۔

گڈ فرائیڈے یسوع مسیح کی قربانی کی یاد میں ایک سوگوار دن ہے: جتیندر کمار سنہا

پٹنہ، 18 اپریل: گڈ فرائیڈے عیسائیت میں ایک انتہائی اہم اور افسوسناک دن ہے، جو یسوع مسیح کی مصلوبیت اور قربانی کی یاد مناتا ہے۔ یہ دن ایسٹر سنڈے سے پہلے جمعہ کو آتا ہے اور اسے "ہولی فرائیڈے"، "گریٹ فرائیڈے" یا "بلیک فرائیڈے" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ مسیحی برادری اس دن کو شدید دعاؤں، روزے اور خود شناسی کے ساتھ مناتی ہے، جو انسانیت کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت اور قربانی کی عکاسی کرتی ہے۔ مسیحی عقائد کے مطابق عیسیٰ مسیح کو ان کے زمانے کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے مصلوب کیا تھا۔ یہ واقعہ یروشلم میں پیش آیا اور عیسائیت میں اسے انسانیت کے گناہوں کے کفارہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یسوع کی یہ قربانی ان کے پیروکاروں کے لیے نجات اور نجات کی علامت بن گئی۔ گڈ فرائیڈے ہولی ویک کا حصہ ہے، جو پام سنڈے سے شروع ہوتا ہے اور ایسٹر سنڈے تک چلتا ہے۔ اس ہفتے کے دوران، مسیحی برادری یسوع کے آخری ایام، ان کے مصائب اور موت پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ گڈ فرائیڈے خاص طور پر اس کی مصلوبیت اور موت کی یاد مناتا ہے۔ گڈ فرائیڈے پر مسیحی برادری مختلف روایات اور رسومات کے ذریعے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربانی کو یاد کرتی ہے۔ بہت سے عیسائی اس دن روزہ رکھتے ہیں اور سبزی خور کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ خود پر قابو پانے اور کفارہ کی علامت ہے۔ خصوصی دعائیہ مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں یسوع کے مصائب اور موت کے بارے میں بائبل کے واقعات پڑھے جاتے ہیں۔ کچھ جگہوں پر "کراس کے اسٹیشن" ہیں، علامتی طور پر یسوع کے صلیب تک جانے کے راستے کی عکاسی کرتے ہیں۔ کراس کو گرجا گھروں میں آویزاں کیا جاتا ہے اور عقیدت مند اسے چوم کر یا چھو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس دن گرجا گھروں میں گھنٹیاں نہیں بجائی جاتی ہیں۔ اس کی جگہ لکڑی کی جھنکار بجائی جاتی ہیں۔ یہ خاموشی اور ماتم کی علامت ہے۔ بہت سے عقیدت مند سیاہ یا گہرے رنگ کے لباس پہنتے ہیں، جو ماتم اور سنجیدگی کی علامت ہے۔ گرجا گھروں اور گھروں میں آرائشی اشیاء کو ہٹا دیا جاتا ہے یا کپڑے سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ ماحول میں سنجیدگی اور سوگ کا احساس برقرار رہے۔ گڈ فرائیڈے دنیا بھر میں مختلف طریقوں سے منایا جاتا ہے۔ گڈ فرائیڈے برطانیہ میں عام تعطیل ہے۔ گرجا گھروں میں خصوصی خدمات منعقد کی جاتی ہیں اور بہت سے لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ فلپائن میں، لوگ گڈ فرائیڈے پر جلوسوں میں سڑکوں پر نکلتے ہیں، جن میں سے کچھ یسوع کے مصائب کی نقل کرتے ہیں۔

محمد عطاء اللہ ادریسی کو سینکڑوں نم دیدہ لوگوں نے کیا سپرد خاک

حاجی پور/مہوا (محمد آصف عطا، دلشیر) ضلع کے مہوا نگر پریشد حلقہ کے وارڈ نمبر 23 واقع مکند پور گاؤں باشندہ محمد عطاء اللہ ادریسی کو بعد نماز جمعہ سینکڑوں نم دیدہ لوگوں نے سپرد خاک کیا۔ جن کے نماز جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے شرکت کی اور دعا مغفرت کی۔ نماز جنازہ مہوا بازار واقع شاہی جامع مسجد کے خطیب و امام محمد صدام حسین نے پڑھایا۔ اس موقع پر حافظ سعید تقی، مولانا عبدالعلی فریدی، یقین احمد عرف عرفی بابو، محمد صدام، محمد شمشاد عالم، ادریسیہ درزی فیڈریشن کے ریاستی جنرل سکریٹری راجو وارثی، ماسٹر محمد شعیب، محمد تنویر، محمد نوشاد، حافظ محمد رحمت اللہ، محمد قدوس، مولانا قمر عالم ندوی، حافظ معاذ، ماسٹر محمد شفیع، ماسٹر محمد صابر، ماسٹر محمد شفیق اللہ انصاری، محمد پپو، حاجی ببلو، محمد سلطان، اعجاز، محمد عزیز، محمد اکبر، محمد نسیم، صحافی محمد دلشیر سمیت دیگر معززین موجود تھے۔ وہیں ادریسیہ درزی فیڈریشن کے بانی و قومی صدر علی امام بھارتی، میڈیا انچارج محمد شاہنواز عطا نے محمد عطاء اللہ ادریسی کے انتقال پر گہرے صدمہ کا اظہار کیا ہے اور دعا مغفرت کی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے محمد عطاء اللہ ادریسی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

بہار کے 27 اضلاع میں بارش ہونے کا امکان

پٹنہ (پریس ریلیز) بہار میں موسم نے خوفناک شکل اختیار کر لی ہے۔ تیز آندھی، بارش اور آسمانی بجلی کا سلسلہ تھمنے کے آثار نہیں دکھا رہا۔ جمعرات کو پٹنہ موسمیاتی مرکز نے ریاست کے گوپال گنج، سیتا مڑھی، سیوان، مشرقی چمپارن اور شیوہر اضلاع میں بھاری بارش، ژالہ باری اور آسمانی بجلی گرنے کے امکان کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا تھا۔ یہ اس سیزن کا پہلا ریڈ الرٹ تھا۔ پٹنہ کے موسمیاتی مرکز کے مطابق، یہ خراب موسم 19 اپریل تک جاری رہے گا۔ بہار کے 27 اضلاع میں جمعہ اور ہفتہ کو بارش کا امکان ہے، جس کے لیے ان اضلاع کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ خراب موسم میں لوگوں سے محتاط رہنے اور گھروں کے اندر رہنے کی اپیل کی گئی ہے۔ پٹنہ کے موسمیاتی مرکز نے اپنی پیشین گوئی میں سیتا مڑھی، شیوہر، ویشالی، سمستی پور، پٹنہ، نالندہ، جہان آباد، گیا، نوادہ، جموئی، بانکا، مونگیر، بھاگلپور، کٹیہار، مدھو گنج، سوجانچ، پور، 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا کے ساتھ گرج چمک اور گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ بہار کے دربھنگہ، سہرسہ، بیگوسرائے، کھگڑیا، بھاگلپور اور شیخ پورہ اضلاع۔ محکمہ موسمیات نے اس حوالے سے اورنج الرٹ جاری کر دیا ہے۔ بہار میں ایک طرف بارش اور طوفان نے تباہی مچا رکھی ہے تو دوسری طرف گرمی اور آلودگی بھی لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔ ریاست کے مختلف شہروں میں درجہ حرارت اور ایئر کوالٹی انڈیکس (AQI) کے اعداد و شمار تشویشناک سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ گرم ترین شہر کی بات کریں تو ڈیہری میں پارہ 39.3 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا، جو ریاست میں سب سے زیادہ ہے۔ اسی طرح گیا میں بھی درجہ حرارت 38 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتے ہیں: مولانا شیخ اسد

پھلواری شریف: 18 اپریل، مولانا شیخ اسد شمیم آروی نے جمعہ کو پھلواری شریف کے ہارون نگر سیکٹر 1 کی مسجد میں اپنے خطبے میں فرمایا کہ آج کل بہت سے لوگ "نیکی کر، دریا میں ڈال" کے بجائے اس کے الٹ عمل کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں حال یہ ہے کہ لوگ نیکی کر کے انسٹاگرام پر ڈالتے ہیں، اس کا اسٹیٹس لگاتے ہیں، فیس بک پر شیئر کرتے ہیں اور تصویریں کھنچواتے ہیں۔ مولانا نے اس لت کو شیطانی چال قرار دیا، جس میں اکثر لوگ پھنس جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ شیطان کے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ بہت نیک انسان کو بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ مشہور ہونے کی خواہش ایک ایسی بیماری ہے جس میں نیک نیت لوگ بھی گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مولانا نے مشہور ہونے کی خواہش کو ایک برا عمل قرار دیا اور کہا کہ اگر کوئی انسان نیکی کر کے اس کو مشتہر کرتا ہے تو وہ اللہ کی نظر میں مجرم بن سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ نیکی صرف اللہ کے لیے کرے اور کسی کو نہ بتائے تو اس کا معاملہ اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نیک بندوں کی ایک نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی نیکی صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں۔ ان کا مقصد کسی اور کو خوش کرنا نہیں بلکہ اللہ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتے ہیں، ان کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نفل نمازوں میں سب سے افضل نماز "تہجد" ہے، جو آدھی رات کے بعد پڑھی جاتی ہے، اور اس وقت بندہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس عبادت کا بھی پرچار کرنے لگتے ہیں، جو کہ درست نہیں۔ اسی طرح نفل روزوں کا چرچا کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو بندے اور اللہ کے درمیان راز ہے۔

قرآن کی تلاوت کے پرچار سے بھی بچنا چاہیے، بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ قرآن کو تنہائی میں پڑھا جائے، یہی اس کی خوبصورتی ہے۔ قرآن اور روزہ دونوں قیامت کے دن بندے کے حق میں سفارش کریں گے۔ مولانا نے فرمایا کہ صدقہ و خیرات کو بھی مشتہر نہ کیا جائے۔

مسلمان تحفظ اوقاف کے لیے بیدار رہیں: مولانا انیس الرحمن قاسمی

پھلواری شریف (پریس ریلیز) وقف ایکٹ 2025 پر ملک کی سپریم عدالت میں سماعت جاری ہے، اس موقع پر عدالت عظمیٰ نے وقف املاک میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرنے کا حکم سناتے ہوئے مرکزی حکومت سے نئے وقف قانون پر جواب مانگا ہے، عدالت عظمیٰ نے سات دن کے اندر مرکزی حکومت کو سپریم کورٹ میں اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت کی ہے، اس دوران سپریم کورٹ نے واضح طور پر حکم جاری کیا ہے کہ جب تک کوئی فیصلہ نہیں سنایا جاتا اس وقت تک وقف املاک کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، سپریم کورٹ کے عبوری حکم نامے پر اظہار خیال کرتے ہوئے امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کہا کہ سپریم کورٹ کا عبوری حکم نامہ وقف املاک کے تحفظ کے باب میں بہت ہی امید افزا ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ سپریم کورٹ سے وقف ایکٹ 2025 کے معاملے میں مسلمانوں کو بڑی راحت ملے گی اور انشاء اللہ حق کی فتح ہوگی، اس موقع پر حضرت امیر شریعت نے اوقاف کے تحفظ کے لیے سرگرم تنظیمیں بالخصوص آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی ہند، امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ سمیت ملک کی دیگر تمام ملی و سماجی تنظیموں کی ستائش کی اور سپریم کورٹ جانے کے اہم اقدام کو سراہا، انہوں نے کہا کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہ ایک جمہوری ملک ہے، یہاں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی ہے، ہمارا دستور ہمیں اپنے مذہب اور مذہبی شعائر کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، ہمیں اپنے ملک کی عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے، ہمیں امید ہے کہ اوقاف کے معاملے میں عدالت عظمیٰ آئین و دستور کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا فیصلہ سنائے گی۔ واضح رہے کہ امارت شرعیہ کی جانب سے بھی حضرت امیر شریعت، بورڈ آف ٹرسٹیز اور مجلس شوریٰ کے مشورے سے ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد شبلی القاسمی نے سپریم کورٹ میں اس قانون کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ مولانا محمد شبلی القاسمی نے مزید کہا کہ اوقاف کا تحفظ ہمارا شرعی اور قانونی حق ہے، ہم امارت شرعیہ کے پلیٹ فارم سے تمام جماعتوں اور مسلمانوں سمیت ملک کے دوسرے انصاف پسند شہریوں کے ساتھ آئین کے دائرے میں تحفظ اوقاف کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔

کانگریس کا انتخابی منشور بہار کی خواتین کی آواز بنے گا

خواتین کے مطالبات کو منشور میں شامل کرنے کے لیے مہیلا کانگریس بلاکس میں جائے گی: الکالامبا

پٹنہ (پریس ریلیز) آنے والے بہار اسمبلی انتخابات کے پیش نظر، مہیلا کانگریس نے انتخابی منشور میں خواتین کی ضروریات، خواہشات اور توقعات کو شامل کرنے کے لیے "مہیلا کی بات، کانگریس کے ساتھ" مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم میں خواتین سے براہ راست رابطہ کرنے کے لیے مہیلا کانگریس کوآرڈینیٹر خواتین کی خواہشات کو بلاکس تک براہ راست پہنچائیں گے اور انہیں انتخابی منشور میں شامل کریں گے۔ یہ باتیں آل انڈیا مہیلا کانگریس کمیٹی کی صدر الکالامبا نے بہار کانگریس ہیڈکوارٹر صداقت آشرم میں ایک پریس کانفرنس میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے برعکس ہم بند کمروں اور اے سی دفاتر میں بیٹھ کر منشور تیار نہیں کرتے ہیں، بلکہ ہم گاؤں اور گلیوں میں جا کر انتخابی منشور تیار کرنے کے لیے براہ راست رابطہ قائم کرتے ہیں۔

اس مہم کے ذریعے مہیلا کانگریس کارکنان لوک سبھا وار، ضلع وار، اسمبلی وار اور بلاک وار جا کر خواتین سے براہ راست رابطہ قائم کریں گی۔ خواتین کے ساتھ مہنگائی، آمدنی، ادویات، تعلیم اور سلامتی کے بارے میں کھلے عام ڈائیلاگ، گروپ ڈائیلاگ اور تجاویز (ذاتی / ڈیجیٹل) کے لیے ڈائیلاگ پروگرام ترتیب دے کر، ہم ان کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو انتخابی منشور میں شامل کریں گے۔ اس کے لیے مہیلا کانگریس پٹنہ میں دو روزہ تربیتی کیمپ لگائے گی اور اس کے بعد تربیت یافتہ کارکنوں کو علاقوں میں بھیجے گی۔ یہ پروگرام ڈیڑھ ماہ یعنی مئی کے آخر تک چلے گا۔ اس دوران مہیلا کانگریس بھی سوشل میڈیا پر مختلف ہیش ٹیگز کے ساتھ مہم کو فروغ دے رہی ہے۔

#عورت کی بات
#کانگریس کے ساتھ
ManifestoForWomen#

کو سوشل میڈیا پر روزانہ دستیاب کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بہار کانگریس کے صدر راجیش رام نے کہا کہ کانگریس پارٹی خواتین کی ترقی کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔

کانگریس پارٹی اپنے انتخابی منشور میں خواتین کی آواز کو شامل کرے گی تاکہ وہ عظیم اتحاد کی حکومت کے قیام کے بعد بہار کی خواتین کی توقعات کے مطابق کام کر سکے۔ کانگریس خواتین کی ترقی کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی ایسا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

پٹنہ کے 5 بلڈرز کے خلاف فوجداری مقدمہ درج

پٹنہ (پریس ریلیز) ریرا کورٹ کے حکم

کی تعمیل نہ کرنے والے پٹنہ کے پانچ بلڈروں کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جائے گا۔ پٹنہ کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) کی عدالت نے ریرا ایکٹ کے سیکشن 59(1) کے تحت ریرا بہار کی طرف سے پاس کردہ حکم کی تعمیل نہ کرنے پر ان بلڈروں کے خلاف درج مقدمات کا نوٹس لیا ہے۔ ان بلڈرز نے اپنے پراجیکٹس کو RERA ایکٹ کے سیکشن 3 کے مطابق رجسٹر نہیں کرایا تھا، جس کی وجہ سے RERA نے ان بلڈرز کے خلاف احکامات جاری کیے تھے۔ جن بلڈروں کے خلاف CJM عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا وہ ہیں گرین سٹی ریئل اسٹیٹ، اگرانی ہومز پرائیویٹ لمیٹڈ، اگرانی ہوم ریئل مارکیٹنگ پرائیویٹ لمیٹڈ، شری رام کنسٹرکشن اور رمن اینڈ کمار کنسٹرکشن۔ اس کے علاوہ ان کمپنیوں کے ڈائریکٹرز کے خلاف بھی فوجداری مقدمہ درج کیا جائے گا۔ ان بلڈروں کے خلاف اب انڈین جسٹس کوڈ کی دفعہ 316(2)/3(5) اور RERA ایکٹ کی دفعہ 59(2) کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا۔ بی این ایس کی دفعہ 316(2) کے تحت جرم ثابت ہونے پر پانچ سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ RERA بہار کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ان بلڈروں نے RERA ایکٹ کے سیکشن 3 کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کے علاوہ، اس نے اپنا پروجیکٹ RERA بہار کے ساتھ رجسٹرڈ کروائے بغیر اپارٹمنٹ/ پلاٹ کا اشتہار دیا تھا/ بک کرایا تھا۔ اس کے خلاف سوموٹو کی کارروائی شروع کی گئی۔ یہ جرمانہ RERA عدالت نے لگایا تھا۔ پروموٹرز نے جرمانے کی رقم ادا نہیں کی اور ایکٹ کے سیکشن 3 کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ اگر ان بلڈروں کو سی جے ایم عدالت قصوروار ٹھہراتی ہے تو دیگر پابندیوں کے علاوہ قصوروار پروموٹرز کے پاسپورٹ بھی ضبط کیے جا سکتے ہیں اور انہیں الیکشن لڑنے سے بھی روکا جا سکتا ہے۔

پٹنہ ہائی کورٹ نے فحش گانوں پر پابندی سے متعلق عرضی پر بڑا حکم دیا

پٹنہ (پریس ریلیز) پٹنہ ہائی کورٹ نے مشہور فلم اداکارہ نیتو چندرا کی طرف سے فحش گانوں پر پابندی لگانے اور ان پر کارروائی کرنے کے سلسلے میں دائر PIL کی سماعت کرتے ہوئے عرضی گزار کو ہدایت دی کہ آئی ٹی دفعات کے تحت ریاستی حکومت کو نوٹس دیں۔ اس پی آئی ایل کی سماعت کرتے ہوئے، قائم مقام چیف جسٹس آشوتوش کمار کی ڈویژن بنچ نے ریاستی حکومت کو ان دفعات کے تحت سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے اس پی آئی ایل کو نمٹا دیا۔ پچھلی سماعت میں عدالت نے مرکزی حکومت سے اگلی سماعت میں صورتحال واضح کرنے کو کہا تھا۔ عدالت نے تبصرہ کیا تھا کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ مفاد عامہ کی عرضی نہیں ہے۔ اس پی آئی ایل میں عرضی گزار نے کہا تھا کہ یو ٹیوب سنگھ عرف ہردیش سنگھ کے بنائے ہوئے گانے کے پاگل میں بہت زیادہ فحاشی ہے۔ اس میں خواتین کو فحش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ان کو استعمال کی اشیاء کے طور پر پیش کر کے ان کا کمرشلائز کیا گیا ہے۔ کہا گیا کہ خواتین کو جنسی علامت کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔

نالندہ: سسرال گئے نوجوان کی مشتبہ حالات میں موت، بیوی اور سسرال پر قتل کا الزام

بہار شریف (ایم ایم عالم) نالندہ ضلع کے گیریک تھانہ علاقہ کے راشتر گاؤں میں اپنی سسرال کے گھر آئے نوجوان کی مشتبہ حالت میں موت ہو گئی۔ متوفی نور سرائے تھانہ علاقہ کے بیلر گاؤں کے رہائشی نریش چودھری کا 34 سالہ بیٹا شنکر چودھری کے طور پر پہچان کی گئی ہے۔ متوفی کے بھائی منتو چودھری نے بتایا کہ وہ تقریباً 8 ماہ قبل بھابھی اپنے عاشق کے ساتھ بچوں سمیت فرار ہو گئی تھی۔ شوہر نے کئی بار اسے واپس بلانے کی کوشش کی لیکن بیوی نے ہر بار اسے نظرانداز کیا۔ لیکن اپریل کے مہینے میں اچانک سب کچھ بدل گیا۔ بیوی اپنے والدین کے گھر واپس آ گئی وہاں سے شنکر کو یہ کہہ کر بلایا گیا کہ اب وہ دوبارہ ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ شوہر کے دل میں امید پیدا ہوئی اور وہ 16 اپریل کو بیوی سے ملنے اپنی سسرال کے گھر پہنچا۔ لیکن یہ ملاقات اس کی زندگی کی آخری ملاقات بن گئی۔ لیکن یہ ملاقات محبت نہیں تھی، یہ ایک سازش کا آغاز تھا۔ بیوی، سالی اور گھر والوں نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کھانا کھانے کے بعد جیسے ہی شنکر کی حالت خراب ہونے لگی، آس پاس کے لوگوں نے اسے فوراً پرائیویٹ کلینک میں داخل کرایا۔ اطلاع ملتے ہی گھر والے بھی وہاں پہنچ گئے لیکن تب تک وہ دم توڑ چکا تھا۔ ناراض خاندان کے لوگ راشتر گاؤں پہنچے اور بیوی کو پکڑ کر پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ نور سرائے تھانہ صدر رجنیش کمار نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش کو لواحقین کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ موت کی وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد ہی معلوم ہو سکے گی۔

امریکہ میں ہر سال ہزاروں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں!

سرفراز احمد قاسمی

حیدرآباد

مذہب اسلام، امریکہ سمیت دنیا بھر میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پھیل رہا ہے اور یکے بعد دیگرے اسلام کے مغرب و یورپ کے علاوہ دیگر ممالک میں انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلنے کے واقعات مسلسل سامنے آتے رہے ہیں اور اب تک غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد مشرف بہ اسلام ہوچکی ہے اور قبول اسلام کا یہ سلسلہ تمام عالم میں آج بھی پورے آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے، آئے دن مختلف ممالک کے مختلف شہروں سے اسلاموفوبیا کی خبریں وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں جو بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں، ایسے میں دیگر مذاہب کو چھوڑ کر اسلام کے دامن میں پناہ لینے کی خبر اگر میڈیا کے ذریعے آنے لگے تو یہ انتہائی خوش کن اور حوصلہ بخش ہیں، ہندوستان سمیت عالمی طاقتیں جس طریقے سے اسلام اور مسلمانوں پر یلغار کررہی ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کرنے، خوف و دہشت میں مبتلا کرنے اور دوسرے نمبر کا شہری بنانے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں، ایسے میں اسطرح کی خبروں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، گذشتہ دنوں امریکہ سے یہ خبر آئی کہ کینیڈا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کی سیریز دی اسٹیٹ آف اسٹریجکلی ودلیزا میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ وہاں قیدیوں میں آخر اسلام کیوں کر اتنا مقبول ہو رہا ہے؟ سی بی سی نے طیبہ فاؤنڈیشن کے بانی ڈائریکٹر رامی نسور سے بات کی یہ تنظیم امریکی جیلوں میں قیدیوں کے لئے فاصلاتی تعلیم کا پروگرام فراہم کرتی ہے، رامی نسور نے بتایا کہ ہم نے تقریباً 15 سال پہلے اس تنظیم کا آغاز کیا تھا، کیونکہ یہ وہ بنیادی ضرورت تھی جس کا قیدی بارہا مطالبہ کرتے رہے تھے، طیبہ فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر نے مزید بتایا کہ اسلام، امریکہ کی جیلوں میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نے 13 ہزار سے زائد افراد کو تعلیمی اور تربیتی مواد فراہم کیا، جن میں سے تقریباً 90 فیصد نے اسلام قبول کیا اور بیشتر نے جیل میں رہتے ہوئے یہ کام کیا، رامی نسور کا کہنا ہے کہ جیل میں جسمانی اور روحانی طور پر قید ہونے کی وجہ سے بہت سے قیدی اسلام کو اپنا کر روحانی آزادی حاصل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں نظم و ضبط کا ایک طریقہ کار ہے، جیسے پانچ وقت کی نمازیں ہیں، سی بی سی نے اسلام قبول کرنے والے ایسے ہی ایک قیدی سے بھی بات کی، محمد امین اینڈرسن کو 30 سال قید کی سزا ہوئی تھی اور انہوں نے ایک سال بعد یعنی دوسرے سال ہی اسلام قبول کرلیا تھا، محمد امین نے بتایا کہ جب میں جیل آیا تھا، تو میں نے اپنی انسانیت کھودی تھی، میں حیوان تھا لیکن جیل میں آکر میں نے اپنی انسانیت کو دوبارہ حاصل کیا اور اس کا سہرا اسلام کو جاتا ہے، اسلام قبول کرنے والے قیدی امین فیلڈیلفیا کے رہائشی اور ایک پادری کے بیٹے تھے، لیکن نوجوانی میں ہی منشیات کی لت میں مبتلا ہو گئے تھے، بعدازاں وہ ایک گینگ کا حصہ بن گئے اور قتل جیسا ہولناک جرم بھی کیا، گرفتار ہوئے اور 30 سال قید کی سزا کاٹنے جیل پہنچے، جہاں انہیں اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع ملا اور انہوں نے اپنی زندگی ایمان اور روحانیت پر غور کرنا شروع کیا تو اسلامی تعلیمات میں ذہنی جسمانی اور روحانی سکون پایا، محمد امین نے اسلام قبول کرنے میں دیر نہیں لگائی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے اور اب وہ دوسرے قیدیوں کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کرا رہے ہیں، عہد جدید میں بھی ایسے کئی خوش نصیبوں کی مثالیں ملتی ہیں جنھیں رب تعالی نے اپنی مہربانی سے اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا، محمد علی باکسر اور یوسف یوحنا (محمد یوسف) کی مثالیں تو اب پرانی ہوگئیں، حال ہی میں جورام وین کلیورن (Joram Van Klaveren) پر جب اسلام کے حقائق منکشف ہوئے اور حقیقتیں آشکار ہوئیں تو اسلام مخالف کتاب لکھنے والا ہالینڈ کا یہ سیاستدان بھی مسلمان ہوگیا اور ہالینڈ کی سب سے بڑی مسلمان مخالف سیاسی جماعت کے سابق رکن نے اسلام قبول کرلیا، جورام وین کلیورن نیدرلینڈ کی دائیں بازو کی سب سے بڑی انتہا پسند جماعت کے دوسرے سیاستدان ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ اسلام مخالف جذبات کی حامل ڈچ سیاسی جماعت پارٹی فار فریڈم کے سربراہ گیرٹ وائلڈرز ہیں جنھوں نے رحمۃ للعالمین، محسن انسانیت ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کرانے کا اعلان کیا تھا۔ وین کلیورن اپنے لیڈر گریٹ وائلڈرز کے دست راست اور پارٹی آف فریڈم سے رکن اسمبلی تھے، 40 سالہ وین کلیورن نے سات برس تک اسمبلی میں اسلام مخالف بل پیش کیے اور مہم چلائی جن میں برقعہ سمیت دیگر اسلامی روایات پر پابندی عائد کرنا بھی شامل ہے۔ وین کلیورن سے قبل اسی سیاسی جماعت کے رکن آرنا ڈوارن ڈرون نے اسلام قبول کیا تھا۔ گزشتہ رمضان میں برطانیہ جیسے ملک میں ایک تاریخ رقم کی گئی، شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی ہزار سالہ تاریخ میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، مسلم ممالک کی طرح مغربی دنیا میں بھی رمضان المبارک جیسے مقدس ماہ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، امریکہ اور برطانیہ سمیت کئی غیر مسلم ممالک کے سربراہان مملکت کی جانب سے مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا جاتا ہے، برطانیہ میں شاہی قلعہ ونڈسر کیسل کی تاریخ ہزار سال سے زائد طویل ہے اور اس ہزار سالہ تاریخ میں یہاں پہلے کبھی افطار پارٹی نہیں ہوئی تھی، تاہم گزشتہ روز یہ تاریخ بھی رقم ہوگئی اور اس ونڈسر کیسل میں پہلی بار مسلمانوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا گیا، برطانوی میڈیا کے مطابق صدیوں پرانے اس قلعے میں افطار کے لئے سینٹ جارج ہال میں دریاں اور سفید چادریں بچھانے کے بعد دسترخوان بچھائے گئے تھے، یہ ہال سرکاری مہمانوں کے لئے مختص ہے، دسترخوان پر انواع و اقسام کے کھانے اور مشروبات رکھے گئے تھے، اس تاریخی افطار ڈنر میں تقریباً 350 مسلمان شریک تھے، افطار سے قبل ونڈسر کیسل کی فضا میں پہلی بار اذان مغرب کی مشہور کن صدا بھی گونجی، اذان کی آواز سنتے ہی روزہ داروں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے کھجوروں سے روزہ کھولا، اس افطار پارٹی کا اہتمام ایک چیریٹی ادارے کی جانب سے کیا گیا تھا جس کا مقصد مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے، مسلمان شرکا نے شاہی قلعے میں افطار کی اجازت دینے پر شاہ چارلس کا شکریہ ادا کیا، دوسری جانب امریکی صدارتی محل وائٹ ہاؤس میں بھی افطار پارٹی اب ایک روایت بن چکی ہے، اس کی بنیاد آج سے 220 سال قبل امریکہ کے تیسرے صدر تھامس جیفرسن نے رکھی تھی انہوں نے 1805 میں وائٹ ہاؤس میں پہلی بار مسلمان صومالی سفیر کے لئے ماہ رمضان میں افطار کا اہتمام کیا تھا، اور عشائیہ بھی دیا تھا، عید اور تہوار کے موقع پر تقریبات کے انعقاد سے حکومتیں اپنے موقف یا یکجہتی کا اظہار کرتی رہی ہیں، امریکہ کے وائٹ ہاؤس میں اسی مقصد کے تحت افطار پارٹی کی دعوت دی جاتی رہی ہے، 2017 میں امریکی صدر کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں دی جانے والی افطار پارٹی کی روایت کو ڈونالڈ ٹرمپ نے توڑ دیا تھا، ان کے افطار پارٹی نہ دینے پر اندرون امریکہ بھی مذمت ہوئی تھی اور غالباً بیرون امریکہ بھی، اس کے بعد ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ افطار پارٹی محض چند لوگوں کا اجتماع نہیں ہے، اس سے امریکی حکومت یہ دکھانے کی کوشش کرتی ہے کہ اس کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کی یکساں اہمیت ہے، اسی لیے ٹرمپ نے 2018 میں افطار پارٹی دی، 2019 میں بھی دی، جبکہ اس بار صدارت کے لئے پہلے ہی سال میں ان کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں افطار پارٹی دی گئی، اس موقع پر ٹرمپ نے صدر امریکہ کی حیثیت سے جو کچھ کہا وہ امریکی مسلمانوں کے لیے باعث اطمینان ہوگا، البتہ ان کے امریکہ کی غزہ پالیسی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے یہ بات ناقابل فہم نہیں رہ گئی کہ ٹرمپ کی اسرائیل پالیسی بدلی نہیں ہے، وہ خود کو اسرائیل کا بہی خواہ ثابت کرنے کا کوئی موقع چھوڑیں گے نہیں، چاہے ان کی جنگ بھیانک ہی کیوں نہ ہو، 27 مارچ 2025 کو امریکہ کے موجودہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں دی گئی افطار پارٹی میں مسلم طبقے کی موثر شخصیات، سفارت کاروں اور سرکاری افسران نے شرکت کی تھی، جبکہ کچھ مسلم پارٹیوں نے اسکا بائیکاٹ بھی کیا تھا، جس میں ٹرمپ بہ نفس نفیس موجود تھے، انہوں نے افطار پارٹی میں شامل مسلمانوں کو رمضان مبارک میرے مسلم دوستو! کہہ کر مخاطب کیا اور یہ کہا کہ نومبر میں مسلم طبقہ ہمارے ساتھ تھا اور جب تک میں صدر رہوں میں آپ کے ساتھ رہوں گا، ان کا یہ کہنا واقعی بڑی بات ہے یہ سچ ہے کہ نومبر 2024 میں امریکہ کے صدارتی انتخاب میں کملا ہیرس سے ان کی زبردست مقابلہ آرائی تھی، کملا کی جیت زیادہ ممکن نظر آرہی تھی، ٹرمپ ایک ایک ووٹ حاصل کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کررہے تھے، اس وقت غزہ جنگ پر صدر بائیڈن کی پالیسی سے امریکہ کے مسلمان دلبرداشتہ تھے، امن پسند امریکی بھی یہ چاہتے تھے کہ جنگ ختم ہو، حماس کے حملوں کی سزا عام فلسطینیوں کو نہ دی جائے مگر جنگ کو ختم کرنے کے سلسلے میں کملا ہیرس کا کوئی واضح موقف نہیں تھا، اس لیے امریکہ کے مسلمانوں اور امن پسند لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آنے لگی تھی کہ کملا ہیرس کے صدر بن جانے کے بعد غزہ جنگ پر بائیڈن کی پالیسی جاری رہے گی، بلکہ بائیڈن کی پالیسی کی یہ توسیع ہوگی، جبکہ ٹرمپ نے کھل کر یہ بات کہی کہ وہ غزہ جنگ ختم کرائیں گے کوئی نئی جنگ شروع نہیں کریں گے اس سے امریکہ کے مسلمانوں اور امن پسند لوگوں کا جھکاؤ ان کی طرف ہوگیا اور پھر صدارتی انتخابات میں ان کی جیت آسان ہوگئی جیتنے کے بعد ٹرمپ نے اپنے پہلے خطاب میں امریکی مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا، یہ ان کی طرف سے پہلا اشارہ تھا کہ امریکی مسلمانوں کے تئیں ان کی نفرت کی پالیسی پچھلی مدت صدارت کی طرح اس بار کی مدت صدارت میں باقی نہیں رہے گی کیونکہ وقت پڑنے پر اس کے باوجود مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا کہ پچھلی بار وہ ان کا دل ہی زیادہ دکھاتے رہے تھے، ٹرمپ نے افطار پارٹی میں کہا ہر دن ہم مسلم طبقے سے کئے گئے وعدوں کو پورا کر رہے ہیں، میری حکومت تاریخی ابراہم سمجھوتے پر مبنی مشرق وسطیٰ میں مستقل امن قائم کرنے کے لیے کوشش کررہی ہے، اس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ ابراہم سمجھوتے کے سلسلے میں کوئی نئی پیشرفت ہوسکتی ہے، ممکن ہے اسے غزہ جنگ کے خاتمے سے مشروط کردیا جائے، تاکہ جو نیا فریق سمجھوتے سے وابستہ ہو، اس کی مسلم دنیا میں اچھی امیج برقرار رہے، مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ کیا سعودی عرب ابراہم سمجھوتے سے وابستہ ہونے کے لئے تیار ہوجائے گا؟ خیر وائٹ ہاؤس میں پہلی افطار پارٹی تیونس کے سفارت کار میدی سلیمان میلی کو امریکہ کے صدر تھامس جیفرسن نے 1805 میں دی تھی، سرے سے افطار پارٹی دینے کی ابتدا 1996 میں بل کلنٹن نے کی، اس کے بعد سے یہ سلسلہ جاری ہے، بس صرف 2017 میں افطار پارٹی نہیں دی گئی تھی، 9/11 کے بعد بھی وائٹ ہاؤس میں افطار پارٹی ہوتی رہی، جونیئر بش کا ماننا تھا کہ یہ افطار پارٹی ضروری ہے کیونکہ اس سے یہ اشارہ دینے کا موقع ملتا ہے کہ امریکہ کی جنگ دہشت گرد تنظیموں سے ہے اسلام سے نہیں ہے۔ ٹرمپ کے وعدے کے مطابق ابھی تک غزہ میں جنگ بندی نہیں ہو سکی ہے، مذاکرات جاری ہیں اور اسی درمیان اسرائیل کی بربریت اور حیوانیت بھی جاری ہے، ابھی تک جنگ بندی کے امکانات موہوم ہیں، ٹرمپ اسرائیل کی بربریت پر نکیل کس کر غزہ میں جنگ بندی کرانے میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں یا وہ اس جنگ کو مزید طول دیتے ہیں آگے یہ دیکھنا ہوگا۔ بھارت میں ملک کو درپیش معاشی مسائل اور معیشت کے نقصانات پر بات کرنے کے بجائے فرقہ پرستی کو ہوا دیتے ہوئے عوام کو الجھایا جارہا ہے، معاشی عدم استحکام کے باوجود مرکزی حکومت کی جانب سے ان مسائل سے نمٹنے کے بجائے غیر اہم مسائل پر توجہ دی جارہی ہے، اور عوام کو منقسم کرنے کے منصوبے پر عمل کیا جارہا ہے ہندوستان میں وقف بل اورنگزیب اور دیگر فرقہ وارانہ مسائل سے زیادہ اہم مسئلہ ملک کی گرتی معاشی صورتحال ہے لیکن حکومت خاموش ہے، اور خاموشی کے ساتھ ملک کے خالی خزانوں کو بھرنے بیرونی کمپنیوں کو سماجی مراعات کی فراہمی میں مصروف ہے، ایسے مسائل کی پشت پناہی کی جارہی ہے جس سے مسلمانوں سے نفرت میں اضافہ ہو، اسلاموفوبیا کا زور ہو اور مسلمانوں سے زیادہ سے زیادہ نفرت پیدا کی جائے، ان حالات میں اگر امریکہ سمیت پوری دنیا سے اتنی بڑی تعداد میں اسلام قبول کرنے کی یہ رپورٹ آرہی ہے تو یہ غیر معمولی ہے، ہمیں مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے، متحد ہوکر ہمیں مذہب کے تئیں حساس، مضبوط اور سنجیدہ ہونا ہوگا، اپنے مذہب کی تعلیمات پر خود بھی پورا پورا عمل کرنا ہوگا اور بڑے پیمانے پر اسکی تعلیمات کو عام کرنا ہوگا، برادران وطن تک اسلام کا صحیح اور درست پیغام پہونچانا ہوگا تاکہ جو لوگ ابھی ہمارے دشمن ہیں یا دشمن بنائے جارہے ہیں وہ لوگ بھی آج نہیں تو کل اسلام کے دامن میں ضرور پناہ لیں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں یہ ضرور سوچنا ہوگا کہ کیا ہم بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داریوں اور اسکے تقاضوں کو پورا کررہے ہیں؟؟؟ (مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

رابطہ: 8099695186

وقف قانون کی واپسی کا امکان کیا

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

حکومت عوام کی بھلائی کے لئے قانون بناتی ہے۔ اس کے لئے تجاویز اور مشورے طلب کئے جاتے ہیں۔ جن کے لئے قانون بنایا گیا انہیں پسند نہ آنے پر اسے واپس لیا جاتا ہے۔ کئی بار حکومت از خود واپس لے لیتی ہے، تو کبھی عوام، سیاسی جماعتوں کے دباؤ یا عدالت کی مداخلت بعد واپس لینا پڑتا ہے۔ یہی جمہوریت کی خوبصورتی ہے۔ جمہوریت میں عوام کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ کیونکہ انہیں کے ووٹ سے حکومت کا انتخاب ہوتا ہے۔ وقف بل پر بھی جے پی سی نے رائے مانگی، متعلقہ افراد اور اپوزیشن ممبران کو سنا۔ لیکن کسی کی بھی تجویز کو منظور نہیں کیا۔ جے پی سی نے اپنی سفارشات کے ساتھ بل اسپیکر کو سونپ دیا۔ پارلیمنٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ بل کے حق اور مخالفت میں کتنی رائے آئیں۔ شراکت داروں کی تجاویز کے بغیر اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس کرکے قانون بنادیا گیا۔ جس کی وجہ سے عام مسلمانوں میں ناراضگی ہے۔ وقف ایکٹ 2025 کو وہ اپنے حقوق پر حملہ تصور کر رہے ہیں۔ اس لئے پورے ملک میں احتجاج ہو رہا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے ساتھ سکھ، عیسائی، بودھ، دلت، آدی واسی، او بی سی، سول سوسائٹی کے ارکان اور انصاف پسند ہندو بھی شریک ہو رہے ہیں۔ احتجاج کا حق ملک کے آئین نے دیا ہے۔ مگر احتجاج پرامن ہونا چاہئے۔ تین زرعی قوانین کے خلاف کسانوں کا آندولن اس کی مثال ہے۔ سات سو سے زیادہ کسانوں کی آندولن کے دوران موسم اور پولس کی زیادتیوں کی وجہ سے موت ہو گئی۔ لیکن انہوں نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ سی اے اے کے خلاف شاہین باغ کا احتجاج بھی پرامن تھا۔ اسے مشتعل کرنے کی بہت کوشش ہوئی لیکن وہ پرامن رہا۔ سیلم پور میں بی جے پی کی کوشش کامیاب ہوگئی۔ اس میں مسلمانوں کا بڑا جانی و مالی نقصان ہوا۔ کئی لوگ ابھی تک جیل میں ہیں۔ سیلم پور فساد کے ماسٹر مائنڈ کپل مشرا پر پولس نے کوئی کاروائی نہیں کی۔ عدالت کو بھی اس پر ایف آئی آر کر کاروائی کا حکم دینے میں پانچ سال لگ گئے۔ لیکن ابھی تک ان کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔ قانون انتظامیہ کو منھ چڑھانے والے کپل مشرا کو بی جے پی نے دہلی کا وزیر قانون بنایا ہوا ہے۔ مغربی بنگال کا احتجاج بھی انہیں عناصر کی وجہ سے پرتشدد ہوا۔ اس میں کئی لوگوں کی جان جا چکی ہے اور سو سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ مجبوری میں سڑک یا گھر پر اجتماعی نماز پڑھنے پر کاروائی لیکن جاگرن، ماتا کی چوکی، کاوڑ کے لئے راستہ روکنے پر کوئی کاروائی نہیں۔ وقف قانون پر ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے کالی پٹی باندھنے پر تقریباً 350 لوگوں سے دو سے پانچ لاکھ تک کا مچلکا بھروایا گیا۔ لیکن سڑک پر غیر قانونی ہتھیار لہراتے ہوئے جلوس نکالنے پر کوئی پابندی نہیں۔ حکومت کا یہی دوہرا رویہ وقف قانون میں بھی سامنے آیا ہے۔ برسراقتدار جماعت نے یہ جھوٹ پھیلایا کہ جہاں بادشاہ سلامت کا گھوڑا کھڑا ہوگیا وہ زمین وقف ہوگئی۔ جبکہ وہی جائیداد وقف ہوسکتی ہے وقف کرنے والا جس کا مالک ہو۔ وقف قانون پہلی مرتبہ 1913 میں انگریزوں نے بنایا۔ ملک آزاد ہونے کے بعد 1954 میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔ کئی مرتبہ اس میں ترمیم ہوئی لیکن 1995 میں تمام کمیوں کو دور کرکے اسے بہتر شکل دی گئی۔ اسے لمیٹیشن ایکٹ سے مستثنیٰ کیا گیا۔ یعنی اگر کوئی شخص 12 سال سے کسی جگہ پر بغیر روکاوٹ کے قابض ہے تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا۔ وقف بورڈ کو اپنی جائیداد کبھی بھی واپس لینے کا حق دیا گیا۔ بورڈ میں خواتین ممبران کو شامل کیا گیا۔ واضح رہے کہ وقف املاک میں زیادہ تر زمینیں خواتین نے وقف کی ہیں۔ قدیم جائیدادیں جو سیکڑوں سالوں سے جو مذہبی مقاصد (مسجد، قبرستان، درگاہ، خانقاہ، عیدگاہ، امام باڑہ وغیرہ) کے لئے استعمال ہو رہی ہیں انہیں وقف بائی یوزر تسلیم کیا گیا۔ وقف کے کرایہ داروں سے مارکیٹ ریٹ کے حساب سے کرایہ وصولنے کا التزام کیا گیا۔ پھر منتخب ممبران چیئرمین کا انتخاب کرتے تھے۔ تنازعہ کی شکل میں معاملہ سہ رکنی ٹریبونل کے پاس جاتا جس میں ضلع جج، سکریٹری کی سطح کا شخص اور ایک وقف کا جانکار ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کو ہائی کورٹ ریویو کرسکتا تھا۔ وقف املاک کا سروے کمشنر کرتا اور ڈی ایم اس کا معاون ہوتا تھا۔ یہ تمام افراد سرکار کی مرضی سے ہی مقرر ہوتے تھے۔ پھر کوئی بھی اپنی املاک وقف کرسکتا تھا۔ برسراقتدار جماعت نے جھوٹ پھیلایا کہ وقف کی املاک ریلوے، فوج کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ کیرالہ، آندھرا، تمل ناڈو اور تلنگانہ صرف چار ریاستوں میں مندروں کی جائیداد وقف سے زیادہ ہے۔ وقف ترمیمی بل لانے سے پہلے کہا گیا کہ بدعنوانیوں کو دور کرکے صاف شفاف بنانے کے لئے وقف قانون میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ دستاویزات کی بنیاد پر اس کا ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کیا جائے گا۔ ہریانہ میں ایک ریلی کے دوران وزیراعظم نے کہا کہ وقف املاک کا اگر صحیح فائدہ مسلمانوں کو پہنچتا تو کوئی پنچر نہیں جوڑتا۔ وزیر اعظم نے درست فرمایا مگر سوال یہ ہے کہ وقف املاک کو خرد برد کس نے کیا۔ نیچے سے لے کر اوپر تک تمام لوگ حکومت سے متعلق تھے تو پھر بدعنوانی کیسے ہوئی۔ اسے روکنے کی ذمہ داری کس کی تھی۔ وقف کی بہت سی جائیدادوں پر سرکاری دفاتر قائم ہیں۔ حکومت ان کا کرایہ بھی ادا نہیں کرتی کیوں؟ اس پر کوئی بات نہیں کی گئی بلکہ ایسی ترمیمات کی گئی ہیں جن سے وقف کا وجود ہی ختم ہوگیا ہے۔ اسے وقف قانون نہیں بلکہ امید کا نام دیا گیا ہے۔ جو پوری طرح ناامید کرنے والا ہے۔ وقف کو لمیٹیشن سے مستثنیٰ کرنے والی دفعہ ہٹادی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے وقف کے قبضہ دار اب مالک بن جائیں گے۔ اب کوئی بھی اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہ وقف کرسکتا، نہ اس کا استعمال کرسکتا اور نہ ہی اس کا متولی بن سکتا ہے۔ اس کے لئے کم از کم پانچ سال کا پریکٹسنگ مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح وقف بورڈ اور وقف کونسل میں غیر مسلم ممبران کو شامل کرنے کا التزام کیا ہے۔ جبکہ کسی بھی دوسرے مذہب کے اوقاف میں ایسی شرط نہیں ہے۔ مثلاً کاشی وشوناتھ مندر کے ٹرسٹ میں ڈی ایم ایکس اوفیشیو آفیسر ہوتا ہے۔ اگر وہ غیر ہندو ہے تو اس کے نیچے کا افسر ممبر ہوگا۔ پھر مسلم اوقاف میں یہ شرط کیوں؟ وقف بائی یوزر کو ختم کردیا گیا ہے۔ اس کا اثر ساٹھ فیصد سے زیادہ ان املاک پر پڑے گا جو سیکڑوں سالوں سے مذہبی مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔ تنازعہ کی صورت میں جائیداد کا وقف اسٹیٹس ختم ہوجائے گا فیصلہ ہونے تک وہ سرکاری زمین سمجھی جائے گی۔ اگر کوئی وقف املاک آثار قدیمہ کی نگرانی میں ہے تو وہ وقف نہیں رہے گی۔ یہ عبادت گاہ ایکٹ 1991 کی سیدھی خلاف ورزی ہے۔ اگر کسی جائیداد کا وقف بورڈ، ریونیو ریکارڈ میں رجسٹریشن نہیں ہے یا اس کے کاغذات دستیاب نہیں ہیں تو وہ اس کی تفصیل ڈی ایم حکومت کو بھیجے گا حکومت کا فیصلہ ہونے تک وہ سرکاری جائیداد کہلائے گی۔ آدی واسیوں کی املاک وقف نہیں ہوگی۔ اب انڈمان نکوبار، گوا، گجرات، مہاراشٹر، آسام، نارتھ ایسٹ کی ریاستوں کے مسلمان آدی واسی اپنی املاک وقف نہیں کرسکیں گے۔ یہ آئین کی دفعہ 14 اور 21 کی خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون آئین کی دفعہ 25، 26، 29 اور 13 کے بھی خلاف ہے۔ جس میں مذہبی آزادی، مذہب پر عمل کرنے، اس کی تعلیمات کو عام کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس قانون کی واپسی کے لئے مسلمان کیا کریں۔ دانشوروں کے مطابق یہ مسئلہ جتنا مسلمانوں سے متعلق ہے اتنا ہی آئین کو بچانے کا ہے۔ اس لئے جو لوگ آئین کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں انہیں وقف قانون کے خلاف احتجاج کا حصہ بنایا جائے۔ بلکہ مسلمانوں کو انہیں آگے رکھنا چاہئے۔ یہ پورا آندولن پرامن ہو تشدد کا راستہ اختیار نہ کیا جائے۔ دوسرے حکومت سے اس کے لئے مکالمہ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام قانون بننے سے پہلے کرنا چاہئے تھا جو نہیں کیا گیا۔ اب بھی وقت ہے کہ وزیراعظم، وزیر داخلہ وغیرہ سے ملاقات کی جائے۔ صدر جمہوریہ سے ملاقات کرکے بھی اپنے احساسات کا اظہار کیا جائے۔ اس قانون کو رد کرانے کے لئے عدالت سے رجوع کیا جائے جو کیا بھی گیا ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ عدالت سے اس میں ریلیف ملے۔ عدالت سے یہ بھی درخواست کی جائے کہ باسی پورٹل پر دستیاب وقف کی تفصیلات کو محفوظ کرکے نئے پورٹل پر منتقل کیا جائے۔ نیا وقف ترمیمی قانون عبادت گاہوں کے قانون، آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق اور فطری انصاف کے خلاف ہے۔ اس لئے عدالت سے راحت ملنے کا پورا امکان ہے۔ لیکن جب تک سماعت پوری نہ ہو تب تک اس قانون پر روک لگنا ضروری ہے۔ عدالت نے سماعت کے لئے اسے منظور تو کر لیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس معاملہ میں کیا رخ اپناتی ہے۔

☆☆☆

کام ہے میرا تغیر نام ہے میرا شباب
میرا نعرہ انقلاب انقلاب انقلاب
ہمارا نعرہ
"HAMARA NAARA" Daily patna
۱۹ اپریل ۲۰۲۵

ایران نے امریکہ کا مطالبہ مسترد کردیا

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکی نمائندے کے بیان پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے جوہری افزودگی کے حق پر کسی قسم کی بات نہیں ہوسکتی۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ اسٹیو وٹکوف کی جانب سے متضاد بیان سننے کو ملا ہے، حقیقی موقف مذاکرات کی میز پر ہی واضح ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ جوہری افزودگی پر ممکنہ خدشات دور کرسکتے ہیں، لیکن افزودگی کے حق پر کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ قبل ازیں مشرق وسطیٰ کے لیے امریکا کے خصوصی نمائندے اسٹیو وٹکوف نے کہا تھا کہ امریکا کے ساتھ معاہدے پر پہنچنے کے لیے ایران کو جوہری افزودگی روکنی، ختم کرنی ہوگی۔ واضح رہے کہ ایرانی پاسداران انقلاب نے امریکا کے ساتھ جوہری پروگرام پر مذاکرات کے دوسرے دور سے قبل واضح کردیا تھا کہ فوجی صلاحیتوں پر کوئی بات چیت یا مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ ترجمان ایرانی پاسداران انقلاب علی محمد نینی نے ایرانی نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کو بتایا کہ قومی سلامتی، دفاع اور فوجی طاقت ایران کی سرخ لکیروں میں سے ہیں جن پر کسی صورت بات چیت یا مذاکرات ممکن نہیں۔ ایران اور امریکہ ہفتے کے روز مسقط میں مذاکرات کا ایک اور دور شروع کرنے والے ہیں۔ یہ پیشرفت 2015 کے جوہری معاہدے کے خاتمے کے بعد اعلیٰ سطحی بات چیت کیلیے عمانی دارالحکومت میں اعلیٰ حکام کی ملاقات کے بعد سامنے آئی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت کے دوران 2015 میں واشنگٹن کو معاہدے سے الگ کردیا تھا جبکہ رواں سال جنوری میں اقتدار میں واپس آنے کے بعد سے وہ ایران کے خلاف زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ مارچ میں ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ایک خط ارسال کیا جس میں جوہری مذاکرات کا مطالبہ اور انکار کی صورت میں ممکنہ فوجی کارروائی کا انتباہ دیا گیا۔ امریکی صدر نے ایران کے حوالے سے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں اس مسئلے کو حل کروں گا، یہ تقریباً ایک آسان مسئلہ ہے۔ انہوں نے ایران کی جوہری تنصیبات پر حملے کی دھمکی بھی دی تھی اور ایرانی حکام کو بنیاد پرست قرار دیا۔ تہران نے بارہا ایٹم بم کے حصول کی تردید کی ہے اور واضح کیا ہے کہ اس کا جوہری پروگرام پُرامن مقاصد کے لیے ہے۔

☆☆☆

وقف پر حکومتی قبضے کے مہلک اثرات

سید واصف اقبال گیلانی

وقف کا نظام اسلام کے ان عظیم معاشی وسماجی نظریات میں سے ایک ہے جس نے مسلم تہذیب کو صدیوں تک فلاح، علم، اور عدل کا مرکز بنائے رکھا۔ وقف، صدقۂ جاریہ کی وہ صورت ہے جو نہ صرف مال کے پاکیزہ استعمال کی ضمانت دیتا ہے بلکہ سماج کے پسماندہ، مجبور، اور تعلیم سے محروم طبقات کے لیے ایک امید بن کر ابھرتا ہے۔ خلافت راشدہ سے لے کر خلافت عثمانیہ تک، وقف کا ادارہ مسلم معاشرت کی ریڑھ کی ہڈی رہا ہے۔ لیکن جب ہم موجودہ ہندوستان میں وقف کے قانونی و سیاسی مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک گہری سازش کا پتہ چلتا ہے۔ ایک ایسی منظم کوشش جو بدعنوانی کے نام پر، شفافیت کے نعرے کے پردے میں، دراصل مسلمانوں کی اجتماعی و دینی خودمختاری کو سلب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ حالیہ وقف ترمیمی قوانین اور حکومتوں کی من مانیاں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اصل نشانہ یہ نہیں کہ وقف کی حفاظت ہو، بلکہ یہ کہ وقف کی زمینیں حکومتی و کارپوریٹ مفادات کی نذر کر دی جائیں۔ یہ مضمون اسی نکتہ پر روشنی ڈالتا ہے کہ کیسے وقف کو بدعنوانی کا نشانہ بنا کر اس کے وجود کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اور یہ کہ اگر یہ سلسلہ نہیں رکا تو مستقبل میں اس کے معاشرتی، دینی اور تہذیبی نتائج کیا ہوں گے۔ یہ ایک علمی، دینی، اور آئینی دفاع ہے۔ صرف وقف کے لیے نہیں، بلکہ پوری ملت اسلامیہ ہند کے لیے۔ وقف، اسلامی شریعت کا وہ مستقل ادارہ ہے جو کسی بھی امت مسلمہ کے سماجی، تعلیمی، اور دینی استحکام کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو صدقۂ جاریہ کے اصول پر قائم ہوتا ہے، جہاں کوئی فرد اپنی کسی ملکیت کو اللہ کی رضا کے لیے ہمیشہ کے لیے وقف کر دیتا ہے تاکہ اس سے آنے والی نسلیں فیض یاب ہوں۔ لیکن جب اس اسلامی ادارے کو ریاستی طاقت کے بل پر قانوناً اپنے قبضے میں لینے کی کوشش کی جائے تو یہ صرف ایک انتظامی فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ ایک تہذیبی حملہ ہوتا ہے۔ شریعت محمدی ﷺ میں وقف کو "تحبیس الاصل و تسبیل المنفعت" کہا گیا ہے یعنی اصل جائیداد کو روک دیا جائے اور اس کی منفعت اللہ کے راستے میں وقف کی جائے (فقہ حنفی، الہدایہ: جلد 2، باب الوقف)۔ اس اصول کی رو سے کوئی بھی ریاست، حتیٰ کہ اسلامی خلافت بھی، کسی وقف شدہ مال کو واپس نہیں لے سکتی کیونکہ وہ اب نہ خریدا جاسکتا ہے، نہ بیچا جاسکتا ہے، نہ وراثت میں دیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی ریاستی ملکیت میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ خلافت راشدہ کے دور سے لے کر عثمانی خلافت تک، وقف کے ادارے کو ریاستی سیاست سے مکمل طور پر آزاد رکھا گیا۔ عثمانی خلافت میں تو "وزارت اوقاف" ایک خودمختار اور معزز ادارہ تھی، جو خلافت کے دیگر محکموں سے اعلیٰ مقام رکھتا تھا۔ وہاں وقف کی جائیدادوں پر نہ صرف شریعت کے مطابق نگرانی ہوتی تھی بلکہ عوامی احتساب اور علماء کی مشاورت کے ساتھ اس کی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس کے برعکس، ہندوستان میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے مسلمانوں کی سیاسی خودمختاری پر قبضہ کیا تو انہوں نے صرف زمینیں نہیں چھینیں، بلکہ ادارۂ وقف کو بھی کمزور کر کے اسے انتظامی مشینری میں ضم کرنے کی کوشش کی۔ لارڈ ڈلہوزی کا "Doctrine of Lapse" اسی سوچ کی عملی شکل تھا، جس نے مسلمان نوابوں اور حکمرانوں کی ریاستوں کو اس بنیاد پر ہتھیا لیا کہ وہاں "قانونی جانشین" نہیں ہے۔ اب اسی منطق کو بدل کر وقف کی جائیداد پر نافذ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ چونکہ وقف بورڈ بدعنوان ہے، اس لیے حکومت کو اختیار دیا جائے کہ وہ اس پر قابض ہو جائے۔ بھارت کا آئین دفعہ 26 میں تمام مذاہب کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا بنیادی حق دیتا ہے۔ جب حکومت وقف جائیدادوں کو اپنی تحویل میں لینے کی کوشش کرتی ہے تو یہ نہ صرف شریعت، بلکہ آئین ہند کی بھی صریح خلاف ورزی ہے۔ اگر یہ منطق مان لی جائے کہ بدانتظامی کی بنیاد پر قبضہ جائز ہے، تو پھر مندر بورڈز، چرچ ٹرسٹس، یا جین مت کے ادارے بھی ریاستی کنٹرول میں جانے چاہئیں، کیونکہ بدعنوانی صرف وقف بورڈ تک محدود نہیں ہے۔ آج وقف جائیدادوں پر سرکاری قبضے کے جواز میں بدعنوانی کو پیش کیا جاتا ہے، لیکن درحقیقت نیت یہ نہیں کہ بدعنوانی ختم کی جائے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں کی قیمتی اراضیات کو "ریاستی پالیسی" کے نام پر سستے داموں اپنے قریبی کارپوریٹ حامیوں کو دے دی جائے۔ جیسا کہ ہم نے ممبئی میں امبانی کے بنگلے کی مثال میں دیکھا، جہاں وقف زمین پر اینٹیلیا جیسا محل کھڑا ہے لیکن وقف کو کرایہ تک نہیں دیا گیا۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا، تو مستقبل میں: مدارس اور دینی جامعات ختم ہو جائیں گی۔ مساجد کی زمینوں پر شاپنگ مال اور کارپوریٹ پروجیکٹس بنیں گے۔ یتیم خانے اور بیواؤں کے لیے قائم ادارے بند ہوں گے۔ مسلمان تعلیم، روزگار، اور سماجی فلاح میں مزید پچھڑ جائیں گے۔ وقف، اسلامی تہذیب کا وہ نادر ادارہ ہے جس نے تاریخ میں نہ صرف فلاحی اقدار کو جنم دیا بلکہ معاشرے کے کمزور طبقوں کے لیے امید کا چراغ روشن رکھا۔ وقف وہی روحانی و سماجی پل ہے جس پر علم، خدمت، عبادت اور رفاہ کے قافلے گزرتے ہیں۔ لیکن آج جب ہم ہندوستان جیسے ملک میں وقف کی حالتِ زار پر نظر ڈالتے ہیں، تو ایک تلخ حقیقت سے روبرو ہوتے ہیں کہ وقف کو بدعنوانی، بدانتظامی اور لاپرواہی کا بہانہ بنا کر درحقیقت ایک بڑے قبضے کے منصوبے کے تحت استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ محض قانونی یا انتظامی نوعیت کا نہیں، بلکہ تہذیبی اور دینی آزادی پر حملہ ہے۔ حکومتِ ہند اور اس کی پشت پناہی کرنے والی اکثریتی قوتیں وقف پر کنٹرول کو بدعنوانی کے خاتمے کا جواز بنا کر پیش کر رہی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وقف ہی وہ واحد ادارہ ہے جس میں بدعنوانی پائی جاتی ہے؟ کیا بھارت کا کوئی محکمہ، کوئی شعبہ ایسا ہے جو مکمل شفافیت اور ایمان داری سے چل رہا ہو؟ اگر نہیں، تو پھر وقف ہی کو تختۂ مشق کیوں بنایا جا رہا ہے؟ یہاں دراصل بدعنوانی کو ایک ذریعۂ جواز کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، تاکہ ایک مخصوص دینی، تاریخی اور ثقافتی ادارے کو تحلیل کیا جا سکے اور اس کی املاک پر قبضہ جمایا جا سکے۔ یہ طرزِ حکمرانی ہمیں ماضی کی ایک اہم مثال یاد دلاتا ہے: برطانوی سامراج کے دور میں لارڈ ڈلہوزی کا "Doctrine of Lapse"۔ اس قانون کے تحت جب کوئی مقامی ریاست ایسٹ انڈیا کمپنی کے تابع ہونے سے انکار کرتی تھی یا اس کے سربراہ کا کوئی حیاتی وارث نہ ہوتا، تو کمپنی اس ریاست کو اپنے قبضے میں لے لیتی تھی۔ یہ ایک منصوبہ بند قانونی حملہ تھا، جو برطانوی سامراج کو ہندوستانی ریاستوں پر کنٹرول دلانے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ آج کا وقف ایکٹ بھی اسی ذہنیت کا عکاس ہے۔ صرف زبان اور مفردات بدلے ہیں، لیکن نیت اور طریقہ واردات وہی ہے۔ بدعنوانی کی آڑ میں جب وقف بورڈز پر سرکاری کنٹرول بڑھایا جاتا ہے، جب وقف کی املاک کو ریگولیشن کے نام پر حکومت اپنی تحویل میں لے لیتی ہے، تو یہ بھی اسی Doctrine of Lapse کا ایک جدید اور "جمہوری" چہرہ ہے۔ اصل مقصد یہ نہیں کہ وقف بورڈز میں شفافیت آئے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان اداروں پر مسلمانوں کا دینی، سماجی اور تہذیبی اختیار ختم کر دیا جائے، اور یہ املاک ایک نئے حکومتی طبقے، ایک نئے سیاسی و مذہبی ایجنڈے کے لیے استعمال ہو سکیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہی حکومتیں، جو وقف کی بدعنوانی پر شور مچاتی ہیں، وہ اپنے ہی اکثریتی مذہب کے اداروں کی بدعنوانی اور نااہلی پر لب کشائی نہیں کرتیں۔ بھارت میں ہزاروں ہندو مندر حکومت کے کنٹرول سے باہر آزادانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے مالی حسابات، ان کے زمین و جائیداد کے معاملات، ان کے پجاریوں کی تقرریاں، سب کچھ ان کے اپنے مذہبی ٹرسٹ سنبھالتے ہیں۔ نہ ان پر RTI لاگو ہے، نہ ان کے لیے کوئی قومیانے کا قانون موجود ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے: اگر ہندو مندر اپنے مذہبی اصولوں کے تحت آزادی سے چل سکتے ہیں، تو وقف اداروں پر پابندیاں کیوں؟ کیوں صرف مسلمانوں کے دینی ادارے سرکاری نگرانی کے "قابل" سمجھے جاتے ہیں؟ یہ تضاد صرف انتظامی نہیں، بلکہ فکری اور تہذیبی ہے۔ اس کی جڑیں اسی نظریے میں پیوست ہیں جو مسلمانوں کی خودمختاری، ان کی شناخت، اور ان کے اثاثوں کو مشکوک اور قابلِ کنٹرول سمجھتا ہے۔ اسی لیے وقف بورڈز میں اصلاح کی جگہ مداخلت، اور احتساب کی جگہ قبضے کی راہ اپنائی جا رہی ہے۔ مسلمانانِ ہند کو یہ سمجھنا ہوگا کہ یہ کوئی وقتی سیاسی چال نہیں، بلکہ ایک طویل المدتی منصوبہ ہے جس کا مقصد صرف وقف کی زمین نہیں، بلکہ دینی اور تہذیبی ورثے کی بیخ کنی ہے۔ اس منظرنامے میں امبانی کا محل اینٹیلیا ایک آئینہ ہے جس میں ہم حکومت کی نیت کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ یہ عمارت، جو ممبئی میں وقف کی زمین پر تعمیر ہوئی ہے، آج تک ممبئی وقف بورڈ کو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے کرایہ ادا نہیں کر رہی۔ اگر حکومت واقعی وقف کی خیر خواہ ہوتی، اگر وہ انصاف کے تقاضے پورے کرنا چاہتی، تو سب سے پہلے امبانی سے وہ رقم وصول کرتی جو وقف بورڈ کا حق ہے۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور نہ ہونے کے آثار ہیں کیونکہ اصل نیت خیر خواہی نہیں، بلکہ وقف کو کمزور کر کے اپنے اثر و رسوخ کے تابع کرنا ہے۔ یہ حقیقت بھی قابلِ غور ہے کہ وقف کا تصور صرف قانونی جائیداد تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک مذہبی عبادت ہے۔ اسلامی فقہ کے مطابق وقف ایک ایسا عطیہ ہے جو اللہ کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے اور جسے ہمیشہ کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ نہ اسے بیچا جاسکتا ہے، نہ اس پر کسی کی ذاتی ملکیت قائم ہو سکتی ہے۔ جب کوئی شخص وقف کرتا ہے، تو وہ دراصل میں اپنی زندگی کے ایک حصے کو اُمت کے لیے وقف کرتا ہے یہ ایک روحانی، سماجی اور اخلاقی معاہدہ ہوتا ہے جسے دنیاوی قانون کی گرفت میں لانا نہ صرف غیر شرعی بلکہ غیر اخلاقی بھی ہے۔ موجودہ صورتحال میں ایک اور خطرناک رجحان سامنے آ رہا ہے وہ ہے مسلمانوں کی خاموشی یا کمزوری۔ بہت سے لوگ بدعنوانی کی خبریں سن کر یہ ماننے لگتے ہیں کہ واقعی حکومت کو کچھ کنٹرول حاصل ہونا چاہیے، تاکہ "نظم" قائم ہو سکے۔ لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ نظم کی آڑ میں کیا کچھ دائمی طور پر چھینا جا رہا ہے۔ مسلمان اگر آج اپنی جڑوں کو نہ بچائیں، اپنے اداروں کا دفاع نہ کریں، تو کل شاید وہ ان اداروں کو صرف کتابوں میں پڑھا کریں گے۔ اسی لیے اس وقت نہ صرف قانونی بلکہ علمی، فکری، سماجی اور دینی سطح پر اس تحریک کی ضرورت ہے جو وقف کی شناخت کو بچا سکے۔ علماء، وکلاء، مفکرین اور نوجوان نسل کو اس سازش کو بے نقاب کرنا ہوگا، جو ایک تہذیبی اثاثے کے خلاف کی جا رہی ہے۔ وقف محض زمین کا معاملہ نہیں یہ عقیدے کا سوال ہے، تہذیب کا سوال ہے، اور امت کی خودمختاری کا سوال ہے۔ وقف کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے، اور یہ محض انتظامی معاملہ نہیں بلکہ ایک شرعی عبادت ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں وقف کے کئی عملی نمونے موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے خیبر کی ایک زمین کو اللہ کی راہ میں وقف کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ نہ وہ بیچی جائے، نہ کسی کو ہبہ کی جائے، اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہو۔ یہ بنیادی اصول تمام فقہاء نے تسلیم کیے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل سب کے ہاں وقف کی حیثیت مستقل، مقدس اور ناقابلِ تصرف ہے۔ جب کوئی زمین یا جائیداد اللہ کی راہ میں وقف کی جاتی ہے، تو وہ ملکِ خدا بن جاتی ہے، اور انسانی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہی طور پر وقف پر ریاست کا کنٹرول صرف نگہبانی یا عدالتی دائرے تک محدود ہو سکتا ہے، ملکیتی دائرے تک نہیں۔ اس لحاظ سے موجودہ وقف ایکٹ، جو حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ وقف جائیدادوں کی نگرانی کے نام پر عملی قبضہ کرے، اسلامی فقہ کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وقتاً فوقتاً وقف بورڈز میں بدعنوانی کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کا علاج "قانونی قبضہ" ہے یا ادارہ جاتی اصلاح؟ اگر واقعی حکومت شفافیت چاہتی ہے تو وہ مسلمانوں کو خود اپنے اندر احتسابی نظام قائم کرنے کی اجازت دے، آزاد وقف عدالتیں قائم کی جائیں، علماء، وکلاء اور ماہرین پر مشتمل غیر سیاسی بورڈز تشکیل دیے جائیں، نہ کہ ان بورڈز کو سرکاری کارندوں کا اڈہ بنا دیا جائے، جو وقف کے حقیقی مقصد سے ناآشنا ہوں اور جن کی وفاداری اسلام سے نہیں بلکہ اقتدار سے جڑی ہو۔ یہ بھی غور طلب بات ہے کہ جس ملک میں بدعنوانی کا دائرہ پارلیمنٹ سے لے کر پنچایت تک پھیلا ہوا ہے، جہاں عدلیہ، پولیس، اور تعلیم جیسے بنیادی ادارے بھی کرپشن کی زد میں ہیں، وہاں صرف وقف کو نشانۂ عبرت بنانا دراصل ایک خاص ذہنیت کا مظہر ہے۔ یہ ذہنیت مسلمانوں کو اجتماعی، دینی اور سماجی طور پر کمزور دیکھنا چاہتی ہے۔ وقف اس قوم کی اجتماعی طاقت کا ایک مظہر ہے اسے ختم کرنا دراصل مسلم خودداری کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ آئینی سطح پر دیکھا جائے تو بھارت کا آئین تمام مذہبی طبقات کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، ان کا انتظام سنبھالنے اور اپنی مرضی سے چلانے کا حق دیتا ہے۔ آرٹیکل ۲۶ کے تحت ہر مذہبی گروہ کو "freedom to manage religious affairs" حاصل ہے۔ یہ حق صرف پوجا پاٹھ تک محدود نہیں بلکہ اس میں اثاثوں، جائیداد، اور مالی نظم ونسق کا اختیار بھی شامل ہے۔ جب حکومت وقف پر قبضے کی قانونی راہیں تلاش کرتی ہے تو وہ نہ صرف اسلامی فقہ بلکہ بھارتی آئین کے ان اصولوں کی بھی خلاف ورزی کرتی ہے۔ اور اگر پھر بھی کوئی اس حق کو صرف اس بنا پر چیلنج کرے کہ وقف بورڈ میں بدعنوانی ہے، تو ہم پوچھتے ہیں: کیا ہندو مذہبی اداروں میں بدعنوانی نہیں؟ تروپتی دیوستھانم، جگن ناتھ مندر، اور سومناتھ جیسے ادارے کروڑوں روپے کا چندہ جمع کرتے ہیں۔ ان اداروں میں بھی کئی بار مالی بے ضابطگیوں کی خبریں آ چکی ہیں، لیکن آج تک حکومت نے وہاں کوئی "قومیاتی" قانون نافذ نہیں کیا۔ یہ مذہبی ادارے آج بھی اپنے ٹرسٹیز اور پنڈتوں کے ذریعے چل رہے ہیں، آزادانہ فیصلے لے رہے ہیں، اور سرکاری مداخلت سے آزاد ہیں۔ تو پھر مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو کیوں غلام بنایا جا رہا ہے؟ اس کا جواب صاف ہے: حکومت کا اصل مسئلہ بدعنوانی نہیں بلکہ خودمختاری ہے۔ مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ اپنے مذہبی ادارے خود چلائیں، اپنی جائیداد خود سنبھالیں، اپنے تعلیمی ادارے خود بنائیں کیونکہ یہی ادارے وہ بنیاد ہیں جن پر قوم کی دینی، علمی، اور سماجی شناخت قائم ہوتی ہے۔ جب یہ بنیادیں کمزور ہوں گی، تو قوم خود بہ خود کمزور ہو جائے گی۔ یہ حکمت عملی کوئی نئی نہیں، بلکہ استعمار کا آزمودہ حربہ ہے۔ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں قدم رکھا، تو اس نے بھی یہی حکمتِ عملی اپنائی: پہلے مقامی ریاستوں میں کمزوریاں تلاش کرو، پھر ان کمزوریوں کو جواز بنا کر قانونی قبضہ کرو، اور آخر کار ان ریاستوں کی خودمختاری سلب کر لو۔ آج یہی کام "جمہوری" پردے میں، قانون سازی کے ذریعے، وقف اداروں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ وقف کے ادارے صرف ماضی کی یادگاریں نہیں، بلکہ مستقبل کے لیے ایک امید ہیں۔ آج بھی لاکھوں طلبہ دینی مدارس میں وقف کی بنیاد پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یتیم بچے وقف کے سہارے پل رہے ہیں، مساجد، قبرستان، مدارس، اور خانقاہیں وقف کی وجہ سے قائم و دائم ہیں۔ اگر ان اداروں پر سرکاری کنٹرول مکمل ہو گیا، تو نہ صرف ان کی آزادی ختم ہو جائے گی، بلکہ ان کا نظریاتی تشخص بھی مٹ جائے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ معاملہ صرف زمینوں یا جائیداد کا نہیں بلکہ امت کی خودی اور وقار کا ہے۔ جب کوئی قوم اپنی شناخت کے اداروں پر کنٹرول کھو دیتی ہے، تو اس کی زبان، اس کا لباس، اس کی عبادت اور اس کی تعلیم سب کچھ اغیار کے رحم و کرم پر آ جاتا ہے۔ وقف دراصل ایک اجتماعی عبادت ہے، جو امت کے روحانی اور تمدنی وقار کا نشان ہے۔ اس پر حملہ دراصل ایک پوری تہذیب پر حملہ ہے۔ یہ ایک گہری نظریاتی جنگ کا حصہ ہے۔ اس وقت جو رجحان دکھائی دیتا ہے، وہ صرف ایک اقلیت کو اقتدار کے کنارے دھکیلنے کا نہیں بلکہ اس کی تہذیبی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا ہے۔ وقف اس تہذیبی بنیاد کا ایک ستون ہے اور اس ستون کو گرانے کی شعوری کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ بی جے پی حکومت نے اپنے اقتدار کے دوران مندروں کے تحفظ اور فروغ کے لیے مختلف ریاستوں میں بڑے فیصلے کیے ہیں۔ اتر پردیش، مدھیہ پردیش، گجرات، اور مہاراشٹر میں متعدد مندر سرکاری امداد، زمینوں کی واپسی، اور نذرانے کی وصولی کے مکمل اختیار کے ساتھ پنڈتوں اور ہندو ٹرسٹیز کے زیرِ انتظام ہیں۔ اگر ہندو حکومتیں اپنے مذہبی ادارے خود چلا سکتی ہیں، تو مسلمانوں کو یہ حق کیوں حاصل نہ ہو؟ کیوں وقف بورڈز کو سرکاری کنٹرول کے تحت لایا جاتا ہے، کیوں وقف کی زمینوں کو ترقی کے نام پر بلڈرز کو دے دیا جاتا ہے، اور کیوں عوام کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے؟ یہ تضاد دراصل اس حکومت کی دوغلی پالیسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف اقلیتوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ "قومی دھارے" میں شامل ہوں، اور دوسری طرف ان کے تمام خودمختار اداروں کو زبردستی قوم کے نام پر ہڑپ کر لیا جاتا ہے۔ اگر قوم کی تعمیر واقعی مدنظر ہوتی تو حکومت وقف کو ایک طاقتور، خودمختار اور شفاف ادارہ بنانے میں مدد کرتی، تاکہ اسے کمزور کر کے زمینوں کے سودے کرتی۔ یہاں ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ موجودہ حکومت نے معاشی سطح پر جو پالیسیاں اپنائی ہیں، وہ بڑی حد تک کارپوریٹ مفادات کے گرد گھومتی ہیں۔ ریئل اسٹیٹ، انفراسٹرکچر، اور اربن ڈویلپمنٹ میں وقف زمینوں کی حیثیت بہت اہم ہے۔ وقف کی لاکھوں ایکڑ زمین بھارت بھر میں قیمتی علاقوں میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جائیدادیں صرف مذہبی یا فلاحی ادارے کی نظر سے نہیں دیکھی جاتیں، بلکہ سرمایہ دار طبقے کے لیے یہ سونے کی کان ہیں۔ وقف بورڈ کو بدنام کرنے کا مقصد ان زمینوں کو خالی کرانا اور بلڈرز کے حوالے کرنا ہے۔ ممبئی کے قلب میں واقع امبانی کا اینٹیلا محل اسی سازش کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ وقف کی زمین پر کھڑا یہ عالی شان قصر، جہاں ہر منزل سونے کے فرش اور ماربل کی دیواروں سے مزین ہے، آج تک وقف بورڈ کو کرایہ نہیں دے رہا۔ کیا حکومت کو یہ نظر نہیں آتا؟ اگر وہ واقعی وقف کی خیر خواہ ہے تو وہ اینٹیلا کو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے کرایہ ادا کرنے پر مجبور کیوں نہیں کرتی؟ کیوں امبانی سے ایک نذیر قائم نہیں کی جاتی؟ اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ حکومت کی نیت وقف کی اصلاح نہیں بلکہ قبضہ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اس صورت حال میں کیا کریں؟ سب سے پہلے تو ہمیں اس مغالطے سے باہر آنا ہوگا کہ صرف قانونی چارہ جوئی یا عدالتوں کے ذریعے ہم اپنے حق کو بچا سکتے ہیں۔ عدلیہ کا حال بھی کسی سے چھپا نہیں، جہاں مذہبی اقلیتوں کے مقدمات اکثر برسوں تک زیر التوا رہتے ہیں اور فیصلے طاقتور فریقین کے حق میں آتے ہیں۔ لہٰذا اس وقت سب سے اہم ضرورت عوامی شعور بیدار کرنے کی ہے۔ مساجد، مدارس، خانقاہیں، اور محلے کے امام و خطباء کو یہ پیغام عام کرنا چاہیے کہ وقف ایک دینی امانت ہے اور اس پر حملہ ہمارے دین، ہماری تہذیب اور ہماری اجتماعی شناخت پر حملہ ہے۔ نوجوان طبقے کو خاص طور پر اس مہم کا حصہ بنانا ہوگا، کیونکہ وہی قوم کا مستقبل ہیں۔ سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلز، پبلک تقریریں اور مقامی سطح پر عوامی تحریکات کے ذریعے اس ایشو کو قومی سطح پر اٹھانا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو وقف کے اداروں میں شفافیت لانی ہوگی۔ یہ درست ہے کہ بدعنوانی کے الزامات بعض صورتوں میں درست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا علاج خوداحتسابی سے کیا جائے، نہ کہ خودسپردگی سے۔ ہمیں آزاد، غیر سرکاری، علماء و ماہرین پر مشتمل وقف نگرانی کمیٹیاں قائم کرنی ہوں گی، جو وقف بورڈ کے اقدامات پر نظر رکھ سکیں، ان کی رپورٹنگ کریں، اور عوام کو اعتماد میں لے سکیں۔ تیسری بات، ایک متحدہ محاذ کی ضرورت ہے۔ علماء، دانشور، وکلاء، سوشل ورکرز، اور سیاستدان سب کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہوگا۔ وقف صرف کسی ایک فرقے یا مدرسے کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ ہند کا مسئلہ ہے۔ اس پر اتحاد اور تنظیم ہی اصل قوت بن سکتی ہے۔ اور سب سے آخر میں، یہ یاد رکھنا ہوگا کہ تاریخ ان قوموں کو یاد رکھتی ہے جو اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے کھڑی ہو گئیں، چاہے ان کے پاس وسائل کم ہوں، مگر ایمان، اخلاص، اور جدوجہد زیادہ ہو۔ وقف پر حملہ دراصل ہمارے دین پر، ہماری شناخت پر، اور ہمارے مستقبل پر حملہ ہے۔ اگر ہم نے اس وقت بھی خاموشی اختیار کی تو ہماری نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ امانت ہے۔ موجودہ وقف ایکٹ دراصل ایک نیا "Doctrine of Lapse" ہے سامراجی قبضہ ایک نئے چہرے میں۔ آج اگر ہم نے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو کل نہ مساجد باقی رہیں گی، نہ مدارس، نہ خانقاہیں، نہ یتیم خانے۔ اور پھر ہم صرف تاریخ میں پڑھیں گے کہ ایک قوم تھی جو خاموشی سے اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی بغیر آواز اٹھائے۔ آج اگر ہم وقف کے مسئلے کو صرف ایک انتظامی یا قانونی الجھن سمجھ کر خاموش رہتے ہیں تو کل ہمیں وہ منظر دیکھنے کو ملے گا جو نہ صرف ہماری نسلوں کے لیے تباہ کن ہوگا، بلکہ ہماری اجتماعی تہذیب، دینی شناخت، اور سماجی ڈھانچے کو جڑ سے ہلا دے گا۔ وقف پر موجودہ حکومت کی چالاک گرفت اور ریاستی قانون سازی کے ذریعہ اس پر قبضہ دراصل ایک طویل المیعاد سازش کا پیش خیمہ ہے، جس کے مہلک اثرات آنے والے وقت میں ہر مسلمان کو محسوس ہوں گے۔ پہلا بڑا خطرہ دینی شناخت کے مٹنے کا ہے۔ وقف کی زمینوں پر مساجد، مدارس، خانقاہیں، یتیم خانے اور دارالعلوم جیسے ادارے قائم ہیں جو صدیوں سے اسلامی علم وثقافت کے محافظ رہے ہیں۔ اگر وقف کی زمینوں پر ریاست یا کارپوریٹ طبقہ قابض ہو گیا، تو ان اداروں کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا۔ مدارس بند ہوں گے، دینی تعلیم کے مراکز ختم ہوں گے، اور نئی نسل کو دینی تشخص سے جوڑنے والا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دوسرا خطرہ معاشی تباہی کا ہے۔ وقف کی جائیدادیں لاکھوں مسلمانوں کی معیشت کو سہارا دیتی ہیں۔ ان زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے یتیموں کی کفالت، بیواؤں کی مدد، اور طلبہ کی تعلیم ممکن ہوتی ہے۔ حکومت اگر ان زمینوں کو ہتھیا لے، تو ان فلاحی کاموں کے لیے وسائل ختم ہو جائیں گے۔ نتیجتاً غربت میں اضافہ، تعلیم کا زوال، اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا جس سے مسلمانوں کی محرومی مزید گہری ہو گی۔ تیسرا خطرہ فرقہ وارانہ نفرت کے بڑھنے کا ہے۔ وقف کی جائیدادوں پر ریاستی قبضہ ایک مخصوص مذہبی طبقے کے خلاف کھلی جارحیت ہوگی، جس سے سماجی کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ جب ایک اقلیت کو اس کے مذہبی اداروں، عبادت گاہوں، اور فلاحی نظام سے محروم کیا جائے گا، تو وہ خود کو غیر محفوظ اور بیزار محسوس کرے گی۔ یہ بے اطمینانی شدت پسندانہ سوچوں کو جنم دے سکتی ہے، جس کا فائدہ صرف وہ عناصر اٹھائیں گے جو ملک میں فساد چاہتے ہیں۔ چوتھا اور سب سے خطرناک اثر قانونی اور آئینی نظام پر عوام کے اعتماد کا خاتمہ ہوگا۔ جب ریاست خود ہی ایک مذہبی ادارے کو کمزور کرنے کے لیے قانون سازی کرے، تو اقلیتوں کو یہ پیغام ملتا ہے کہ آئین ان کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ ایک بار اگر یہ تاثر مضبوط ہو گیا، تو پورے ملک کا سیکولر تانا بانا کمزور ہو جائے گا۔ ہندوستان جیسی کثیرالمذہبی ریاست میں اگر ایک مذہب کے خلاف ایسا تعصب اختیار کیا جائے، تو یہ دوسرے مذاہب کے لیے بھی خطرناک مثال بنے گی۔ آخری مگر اہم نکتہ یہ ہے کہ یہ قبضہ صرف زمین کا نہیں، ذہنوں اور دلوں کا بھی ہے۔ وقف کا ادارہ صرف زمینوں کا نگران نہیں بلکہ ایک روحانی وتہذیبی علامت ہے۔ اس پر حملہ دراصل مسلمانوں کے حوصلے، ان کے اعتماد، اور ان کی اجتماعی خودی پر حملہ ہے۔ اگر قوم نے یہ حملہ برداشت کر لیا، تو پھر اگلا ہدف مساجد ہوں گی، پھر مدارس، پھر یونیورسٹیاں، اور پھر شاید ہماری زبان، ہماری ثقافت، اور ہمارا تشخص۔ اس لیے یہ وقت احتجاج کا نہیں، شعور اور تنظیم کا ہے۔ ہمیں نہ صرف اس قانون کی مخالفت کرنی ہے بلکہ اس کے دوررس نتائج سے عوام کو آگاہ کرنا ہے۔ اگر ہم نے یہ موقع گنوا دیا تو کل ہماری نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی، اور ہم صرف تاریخ کے اوراق میں ایک بے حس قوم کہلائیں گے جس نے خاموشی سے اپنی جڑیں کٹنے دیں۔ وقف کا نظام اسلام کے ان عظیم معاشی وسماجی نظریات میں سے ایک ہے جس نے مسلم تہذیب کو صدیوں تک فلاح، علم، اور عدل کا مرکز بنائے رکھا۔ وقف، صدقۂ جاریہ کی وہ صورت ہے جو نہ صرف مال کے پاکیزہ استعمال کی ضمانت دیتا ہے بلکہ سماج کے پسماندہ، مجبور، اور تعلیم سے محروم طبقات کے لیے ایک امید بن کر ابھرتا ہے۔ خلافت راشدہ سے لے کر خلافت عثمانیہ تک، وقف کا ادارہ مسلم معاشرت کی ریڑھ کی ہڈی رہا ہے۔ لیکن جب ہم موجودہ ہندوستان میں وقف کے قانونی و سیاسی مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک گہری سازش کا پتہ چلتا ہے ایک ایسی منظم کوشش جو بدعنوانی کے نام پر، شفافیت کے نعرے کے پردے میں، دراصل مسلمانوں کی اجتماعی و دینی خودمختاری کو سلب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ حالیہ وقف ترمیمی قوانین اور حکومتوں کی من مانیاں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اصل نشانہ یہ نہیں کہ وقف کی حفاظت ہو بلکہ یہ کہ وقف کی زمینیں حکومتی وکارپوریٹ مفادات کی نذر کر دی جائیں۔ جب ہم وقف پر حکومت کی بڑھتی ہوئی دخل اندازی اور قانونی جبر کا تجزیہ کرتے ہیں، تو لازم ہے کہ ہم اس منظرنامے کو وسعت دے کر ایک اصولی سوال پر غور کریں: اگر اسی ماڈل کو ہندوستان کے مندروں، آشرموں، اور مذہبی ٹرسٹوں پر لاگو کیا جائے تو کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ یہ سوال نہ صرف مسلمانوں بلکہ خود ہندو اکثریتی سماج کے لیے بھی ایک فکری زلزلہ بن سکتا ہے۔ کیوں کہ اگر مذہبی جائیدادوں کے نظم ونسق میں بدعنوانی کی بنیاد پر ریاست کو مکمل اختیارات دیے جانے لگیں، تو کل یہی منطق ہندو مذہبی اداروں پر بھی لاگو کی جا سکتی ہے اور تب ہندو برادری کو بھی اسی کرب سے گزرنا پڑے گا جس سے آج مسلمان گزر رہے ہیں۔ ہندوستان کا آئین تمام مذاہب کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، انہیں چلانے، اور ان کی جائیدادوں کا نظم کرنے کا حق دیتا ہے (آرٹیکل 26)۔ اگر حکومت مندر جائیدادوں کو اس بنیاد پر ضبط کرنے لگے کہ وہاں بدعنوانی ہے یا انتظامی خامیاں ہیں، تو یہ مذہبی آزادی کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ یہ خطرناک رجحان ریاست کو ایک نیا استبدادی راستہ فراہم کرے گا جہاں کسی بھی مذہب کی آزادی کو "انتظامی اصلاحات" کے نام پر ختم کیا جا سکے گا۔ آج ملک بھر میں لاکھوں کروڑوں روپے کی آمدنی مندروں کے ذریعے پیدا ہوتی ہے، خاص طور پر بڑے مندروں جیسے کہ تروپتی، پدمانابھ، یا شری شنکراچاریہ متھ وغیرہ۔ ان مندروں کی آمدنی نہ صرف مذہبی سرگرمیوں بلکہ تعلیمی، فلاحی، اور رفاہی منصوبوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اگر حکومت ان اداروں پر کنٹرول حاصل کر لے، تو ممکن ہے یہ وسائل عوامی بہبود کی بجائے سیاسی مقاصد، نجی مفادات، یا کارپوریٹ تعلقات کی نذر ہو جائیں۔ مذہبی جائیدادیں صرف مالیاتی اثاثے نہیں ہوتیں، بلکہ وہ تہذیبی ورثے کی علامت ہوتی ہیں۔ جب کوئی ریاست کسی مذہب کے اثاثوں پر کنٹرول حاصل کرتی ہے، تو وہ دراصل اس مذہب کی ثقافتی شناخت پر گرفت حاصل کرتی ہے۔ کل اگر حکومت مندر ٹرسٹوں کو تحلیل کرے، ان کے پجاریوں کی تقرری خود کرے، یا مندروں کی زمینوں پر "ترقیاتی منصوبے" چلانے لگے، تو ہندو مذہب کی خودمختاری بھی ختم ہو جائے گی جیسے آج وقف کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ایسا ریاستی رویہ نہ صرف اقلیتوں بلکہ اکثریتی برادری میں بھی بے چینی پیدا کرے گا۔ جب لوگ یہ محسوس کریں گے کہ ان کے مذہبی ادارے محفوظ نہیں، تو وہ ریاست سے بیگانگی محسوس کریں گے۔ نتیجتاً، وہ ریاست کو مخالف سمجھنے لگیں گے اور یہ چیز فرقہ واریت، سیاسی انتشار، اور داخلی خلفشار کو جنم دے سکتی ہے۔ وقف کے خلاف جو الزامات لگائے جا رہے ہیں، اگر وہی اصول مندر جائیدادوں پر لاگو کیے جائیں تو بہت سے سیاسی و سماجی چہرے بے نقاب ہوں گے۔ مثلاً آج بی جے پی حکومت خود کو ہندو مذہب کا علمبردار کہتی ہے، مگر اگر اسی حکومت نے ہندو مندروں کی زمینیں قومیانے کی کوشش کی، تو اس کی بنیادیں خود ہل جائیں گی۔ تب عوام یہ سوال ضرور اٹھائیں گے کہ "اصلاح" کے نام پر مذہب کا استحصال کہاں تک جائز ہے؟ اگر ریاست خود کو سیکولر کہتی ہے، تو وہ کسی بھی مذہب کی جائیداد پر قبضہ کیوں کرے؟ اور اگر ریاست مذہب دوست ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، تو وہ اپنے ہی مذہب کے اداروں کو کیوں نشانہ بنائے؟ دونوں صورتوں میں ریاست کی نیت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہی حربے جو آج وقف کے خلاف استعمال کیے جا رہے ہیں، ہندو مذہبی جائیدادوں پر آزمائے جائیں، تو صرف مسلمان نہیں، بلکہ پورا ہندوستان اپنی مذہبی، اخلاقی، اور تہذیبی جڑوں سے کٹ جائے گا۔ لہٰذا، تمام مذاہب کے ماننے والوں کو وقف کے تحفظ کی حمایت اس بنیاد پر کرنی چاہیے کہ یہ ایک اصولی، آئینی، اور تہذیبی جنگ ہے صرف ایک فرقے کی نہیں، بلکہ پوری انسانیت کی آزادی کی جنگ۔ تقریباً تمام وہ ارکان پارلیمنٹ جنہوں نے لوک سبھا میں نیا وقف قانون پیش کیا، ہندو تھے، اور راجیہ سبھا سے اس قانون کو پاس کروانے والے بھی اکثر ہندو ارکان تھے۔ نئے آئینی وقف ایکٹ کے خلاف عدلیہ میں مقدمہ لڑنے والے بڑے وکلا بھی ہندو ہیں، اور اس قانون کے دفاع میں سرکاری وکیل بھی ہندو ہیں۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت کے چیف جسٹس بھی ہندو ہیں۔ جب اس نئے وقف قانون پر ٹی وی چینلز پر بحث ہوتی ہے، تو ہر بڑی سیاسی جماعت کے ترجمان جو اس پر اظہارِ خیال کرتے ہیں، وہ ہندو ہی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اس منظرنامے کو "گنگا-جمنی تہذیب" کی مثال بنا کر تالیوں سے نوازتے ہیں، مگر یہ تصویر دراصل بھارت میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور حاشیے پر ڈالے جانے کی واضح علامت ہے۔ غور کیجیے: مسلمانوں کی زمینیں، مساجد، درگاہیں، مدارس، عیدگاہیں، قبرستان، امام بارگاہیں سب کچھ نشانے پر ہے۔ لیکن افسوس، خود مسلمان اپنی وکالت کے لیے عدالت میں کھڑے ہونے کے بھی قابل نہیں بچا۔ یہ صرف معاشی یا سیاسی کمزوری نہیں بلکہ گہری نفسیاتی شکست ہے۔ گزشتہ ستر برسوں میں ہندوستان کے آئینی نظام نے اس قدر منظم انداز سے مسلمانوں کا ذہنی اور اجتماعی استحصال کیا ہے کہ مسلمان اپنے دکھ کا اظہار بھی نہیں کر پاتا۔ آج اگر کوئی مسلمان اپنے حق کی بات کرتا ہے، تو اس پر مقدمات قائم کیے جاتے ہیں، عدالت کے ذریعے جیل بھیج دیا جاتا ہے، برسوں ضمانت نہیں ملتی، سماعت نہیں ہوتی، اور اس کا خاندان عدالتی دہلیز پر انصاف کے انتظار میں بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے۔ ایک پوری قوم کو اپنی بات کہنے کے لیے بھی دوسروں کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اس قدر دبایا گیا ہے کہ ان کی زبان حال گونگی کر دی گئی ہے۔ یہ کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے شرم کی بات ہے، لیکن کچھ لوگ اس ظلم پر خوشی منا کر مکار ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ مضمون اسی نکتہ پر روشنی ڈالتا ہے کہ کیسے وقف کو بدعنوانی کا نشانہ بنا کر اس کے وجود کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اور یہ کہ اگر یہ سلسلہ نہیں رکا تو مستقبل میں اس کے معاشرتی، دینی اور تہذیبی نتائج کیا ہوں گے۔ یہ ایک علمی، دینی، اور آئینی دفاع ہے صرف وقف کے لیے نہیں، بلکہ پوری ملت اسلامیہ ہند کے لیے۔ آج وقف کے خلاف جو خاموش اور قانونی حملہ ہو رہا ہے، وہ محض جائیداد کا مسئلہ نہیں، بلکہ مسلمانوں کی دینی شناخت، اجتماعی خودمختاری اور تاریخی شعور پر حملہ ہے۔ اگر ہم نے اس لمحے خاموشی اختیار کی، تو کل ہمارے مدارس، مساجد، دارالعلوم، یتیم خانے، اور فلاحی ادارے محض ماضی کی یادگاریں بن جائیں گے، اور ان کی جگہ کارپوریٹ ٹاور، میٹرو سٹیشن یا پرتعیش رہائش گاہیں کھڑی ہوں گی۔ یہ وقت ہے کہ ہم علم، شعور، اور آئینی ذرائع سے اس مہم کے خلاف کھڑے ہوں۔ ہمیں یہ باور کرانا ہوگا کہ شریعت کی رو سے وقف ایک غیر منقول، غیر تجارتی، اور غیر ریاستی امانت ہے۔ حکومت کو اگر واقعی اصلاح کی فکر ہے تو وہ کرپشن کا قلع قمع کرے، نہ کہ وقف پر قبضہ کرے۔ اور اگر بدعنوانی کی بنیاد پر قومیانا جائز قرار دیا جائے، تو سب سے پہلے ہندو مندر بورڈز، چرچ ٹرسٹس، اور دیگر مذہبی اداروں کو بھی اس کسوٹی پر پرکھا جائے، ورنہ یہ محض منافقت ہے۔ وقف کا دفاع صرف دینی فریضہ ہی نہیں، بلکہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیبی بقا کی جنگ ہے۔ اور یہ جنگ ہمیں علم، عقل، اور اتحاد کے ساتھ جیتنی ہو گی۔

☆☆☆

ایک تھپڑ نے بدل کر رکھ دی للیتا پوار کی زندگی

ممبئی، 18 اپریل (یو این آئی) یوں تو بالی ووڈ میں وقتاً فوقتاً بے شمار اداکار آتے ہیں اور اپنا جلوہ دکھا کر گمنامی کے اندھیرے میں کھو جاتے ہیں۔ وقت کے ساتھ لوگ بھی انہیں فراموش کر دیتے ہیں لیکن چند کرداران میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو برسوں تک یاد کیے جاتے ہیں۔ ان کی اداکاری کی بہت ستائش کی جاتی ہے اور ناظرین انہیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ ایسا اکثر فلم کے ہیرو یا ہیروئن کے ساتھ ہوتا ہے، لیکن کچھ معاون اداکار اتنے مضبوط ہوتے ہیں جو اپنی چھاپ چھوڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور برسوں ناظرین کے دلوں میں راج کرتے ہیں۔ انہیں ٹائپ کاسٹ کہیے یا رول کی خوبصورتی، لیکن یقین کریں ایسے کردار بہت خاص ہوتے ہیں۔ فلم دنیا میں برطانوی دور سے ہی اس طرح کے کردار چلے آ رہے ہیں اور ان فنکاروں میں سے ایک للیتا پوار بھی تھیں۔ وہ شخصیت جس کی اسکرین پر موجودگی لوگوں کو خوفزدہ کر دیتی تھی۔ وہ ایک بدمزاج ساس کے رول میں اتنی جچتی تھیں جتنی کہ وہ ایک پیار کرنے والی ماں کے طور پر پسند کی جاتی تھیں۔ جب للیتا پوار پردے پر ہیرو اور ہیروئن کو ڈانٹتی تھیں تو ایسا لگتا تھا جیسے گھر کا ہی سین چل رہا ہو۔ للیتا پوار نے اپنے تمام کردار اسی انداز میں نبھائے اور اسی طرح وہ 'رامائن' کی منتھرا بھی بنیں اور 'آنند' کی مدر میٹرن بھی۔ للیتا پوار نے منتھرا کا رول اتنی خوبصورتی سے ادا کیا کہ لوگ اصل زندگی میں بھی انہیں بری خاتون سمجھ کر طعنے مارنے لگے تھے۔ للیتا پوار نے مختلف قسم کے چیلنجنگ اور آف بیٹ کردار ادا کیے ہیں۔ سلور اسکرین پر للیتا پوار کی مقبول شبیہ ایک سازشی، غیرت مند اور استحصال کرنے والی ساس کی رہی ہے۔ للیتا پوار کا فلمی کیریئر کافی طویل رہا۔ انہوں نے سال 1928 سے 1998 تک فلموں میں بے شمار یادگار رول ادا کیے۔ للیتا پوار کی پیدائش 18 اپریل 1916 کو ناسک، مہاراشٹر کے ایک چھوٹے سے گاؤں ییولے میں ایک خوشحال گھرانے میں ہوئی تھی۔ ان کا اصل نام امبا لکشمن راؤ ساگن تھا۔ ان کا خاندان ریشم کا کاروبار کرتا تھا۔ سال 1927 میں، للیتا پوار اپنے بھائی اور والد کے ساتھ پونے چلی گئیں، جہاں انہوں نے 'آرین پروڈکشن' کا رخ کیا اور فلم 'پتیت ادھار' میں چائلڈ آرٹسٹ کا کردار حاصل کیا۔ اس فلم میں انہیں 'للیتا' نام دیا گیا۔ للیتا پوار نے فلم میں ایک معصوم بچی کا کردار ادا کرتے ہوئے شاندار پرفارمنس دی۔ للیتا پوار نے اس کمپنی کے ساتھ تقریباً 20 فلمیں کیں اور اس کے بعد دوسری کمپنی میں کام کرنا شروع کیا۔ للیتا پوار کو اپنی پہلی فلم کے فوراً بعد فلموں میں کام کرنے کی پیشکشیں موصول ہونے لگیں۔ جب للیتا بڑی ہوئی تو انہوں نے کئی فلموں میں مرکزی کردار ادا کیے اور 'خاموش فلموں کی سب سے دلکش خوبصورتی' بن گئی۔ اس کے بعد اگلے 18 برسوں تک

للیتا پوار مختلف قسم کے کردار ادا کرتی رہیں۔ سال 1932 میں، للیتا پوار نے 'کیلاش' نامی خاموش فلم بنائی اور اس میں اداکاری بھی کی تھی۔ اس فلم میں انہوں نے ہیروئن، ولن اور ماں کے تین رول ادا کیے۔ سال 1937 میں للیتا پوار نے ایک اور فلم 'دنیا کیا ہے' بنائی جو ایک ٹاکی فلم تھی۔ مراٹھی میں ان کی کچھ سپرہٹ فلموں میں نیتا جی پالکر (1938)، ست دھاجی، امرت، گورا کمہار شامل ہیں۔ اس کے بعد للیتا پوار آہستہ آہستہ مقبولیت کی منزلیں عبور کرتی گئیں۔ للیتا پوار نے تاریخی سے لے کر سماجی، کاسٹیوم ڈرامہ سے لے کر افسانوی، کامیڈی سے لے کر ٹریجڈی، تھرلر سے میوزیکل اور سنجیدہ سے رومانٹک تک کی فلموں میں کام کیا۔ وہ 1942 تک اسی طرح کام کرتی رہیں، لیکن فلم 'جنگ آزادی' کے ایک سین نے ان کی زندگی کا رخ ہی بدل دیا۔ اس فلم میں للیتا پوار کو ایک تھپڑ کھانا تھا۔ دراصل اس منظر میں بھگوان دادا کو للیتا پوار کو تھپڑ مارنا تھا اور بھگوان دادا نے انہیں اتنی زور سے تھپڑ مارا کہ ان کے کان سے خون بہنے لگا اور آنکھ کے پاس کی ایک رگ پھٹ گئی۔ انہیں اسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں ان کا غلط علاج کیا گیا جس کی وجہ سے للیتا پوار کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہو گیا۔ وہ 3 برس تک علاج کرواتی رہیں اور اس دوران انہیں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تین برسوں میں ان کا کیریئر اور فلم لائن دونوں ہی بدل گئے۔ جب للیتا پوار واپس آئیں تو انہیں مرکزی کردار نہیں ملے۔ ان کی ایک آنکھ اسکرین پر ہمیشہ چھوٹی نظر آتی تھی اور وہ خوبصورتی جس کی وجہ سے انہیں مرکزی رول ملتے تھے، وہ بھی ختم ہو چکی تھی۔ للیتا پوار کو ساس، ماں، بہن جیسے کردار ملنے لگے۔ لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور ان کرداروں کو بخوبی ادا کرتی چلی گئیں۔ 25 سال کی عمر میں للیتا کو کیریکٹر رولز کرنے پڑے اور ان کے پاس اپنے سے بڑے بڑے اداکاروں کی ماں بننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ اشوک کمار، راج کپور، دلیپ کمار، دیو آنند بھی للیتا سے بڑے یا ہم عمر تھے لیکن للیتا کو ان سب کی ماں کا کردار ادا کرنا تھا۔ للیتا پوار نے اس حادثے کو قسمت کی مرضی کے طور پر قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ شاید وہ ایک اداکارہ کے طور پر اتنی شہرت حاصل نہ کر پاتی جتنی کہ ان کرداروں نے انہیں دلائی ہے۔ للیتا پوار کو اس حادثے نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا نقصان ان کے ذاتی تعلقات نے انہیں پہنچایا۔ جب وہ اپنے کیریئر میں مستحکم ہوئیں تو انہیں اپنی ذاتی زندگی میں جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا۔ للیتا پوار نے 1930 کی دہائی میں فلم ساز گنپت راؤ پوار سے شادی کی۔ یہ وہ وقت تھا جب للیتا کچھ عرصے کے لیے بہت خوش تھیں لیکن اس کے بعد للیتا کو معلوم ہوا کہ ان کے شوہر کا ایکسٹرا میریٹل افیئر ہے۔ للیتا اس وقت حیران رہ گئی جب انہیں پتہ چلا ان کے شوہر کا ان کی چھوٹی بہن کے ساتھ معاشقہ چل رہا ہے۔ اس کے بعد للیتا نے ان سے شادی ختم کر دی۔ اس کے بعد للیتا نے فلم ساز راج کمار گپتا سے شادی کی۔ للیتا کا ایک بیٹا جے ہے جو فلم پروڈیوسر ہے۔ للیتا پوار کی کچھ یادگار فلموں میں آنند، ہم لوگ، راج کپور، پھولوں، راج چوہان، گامنی کا اوتار، چتور سندری، شری 420، پریم بندھن، سونگ آف لائف، دلیر جگر اور شالا شامل ہیں۔ انہوں نے راجیت اور چتور سندری جیسی فلموں کے سینما گھروں میں ریکارڈ مدت تک چلیں۔ للیتا نے فلم چتور سندری میں 17 مختلف کردار ادا کیے تھے۔ للیتا پوار نے 12 برس کی چھوٹی عمر میں خاموش فلموں سے لے کر ڈیجیٹل ساؤنڈ کے دور تک، تقریباً 82 سال کی عمر تک کام کیا۔ للیتا پوار کی آخری ہندی فلم 1993 میں ریلیز ہوئی تھی، اس فلم میں انہوں نے پوجا بترا کی نانی اور اوم پوری کی ماں کا کردار ادا کیا تھا۔ اپنے ستر سالہ کیریئر کے دوران انہوں نے سات سو فلموں میں کام کیا۔ اسکرین پر بہترین کردار ادا کرنے والی اس خاتون نے حقیقی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ دیکھے، لیکن کبھی ہمت نہیں ہاری۔ منہ کا کینسر ہونے کے بعد وہ پونے منتقل ہو گئیں۔ اپنے آخری دنوں میں وہ تنہا تھیں اور انہوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ ان کے منفی کردار ادا کرنے کے سبب ہو رہا ہے۔ جب انہوں نے آخری سانس لی تو اس وقت بھی وہ گھر پر تنہا تھیں۔ جب اس کے بیٹے نے گھر فون کیا تو کسی نے فون نہیں اٹھایا اور جب سب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ للیتا تین دن پہلے 24 فروری 1998 کو اس دار فانی سے کوچ کر چکی ہیں۔

ایم ایل اے لنگیٹ شیخ خورشید کا نوجوانوں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج

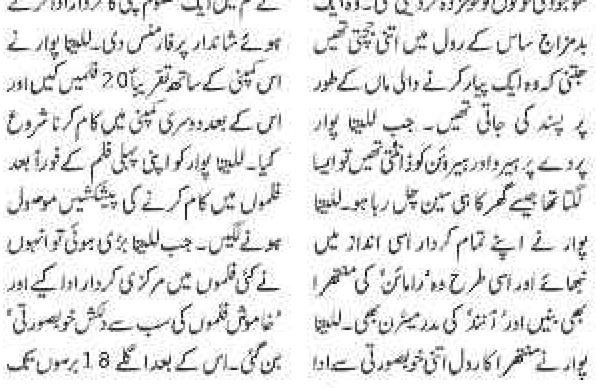

سری نگر، 18 اپریل (یو این آئی) لنگیٹ حلقہ انتخاب سے رکن اسمبلی شیخ خورشید نے اپنے حلقے میں کئی نوجوانوں کی گرفتاری کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ ان نوجوانوں کو مبینہ طور پر اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کے حوالے سے سوشل میڈیا پر چلائی جانے والی مہم میں شرکت کے الزام میں حراست میں لیا گیا ہے۔ شیخ خورشید نے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ جمہوری اقدار کا احترام کرتے ہوئے فوری طور پر گرفتار نوجوانوں کو رہا کرے۔ انہوں نے کہا کہ "جمہوری معاشرے میں ہر فرد کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے، اور اگر نوجوان پر امن طور پر کسی مہم میں شامل ہوتے ہیں تو یہ ان کا آئینی حق ہے۔" انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر کسی پر امن مہم کی بنیاد پر گرفتاریوں کا سلسلہ نہ صرف نوجوانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے بلکہ جمہوریت کے اصولوں پر بھی سوالیہ نشان ہے۔ شیخ خورشید نے مزید کہا کہ نوجوانوں کی آواز دبانے کی کوششیں معاشرتی بے چینی کو جنم دے سکتی ہیں۔ "میں انتظامیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دانشمندی کا مظاہرہ کرے اور بلا تاخیر ان لڑکوں کو رہا کرے، تاکہ عوام کا جمہوری نظام پر اعتماد بحال رہے۔" انہوں نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ نوجوانوں کی رہائی کے حوالے سے وہ اپنا اثر رسوخ استعمال کریں۔

340 ہیکٹر جنگلاتی اراضی پر سیاحتی مقام کی تعمیر کی مخالفت

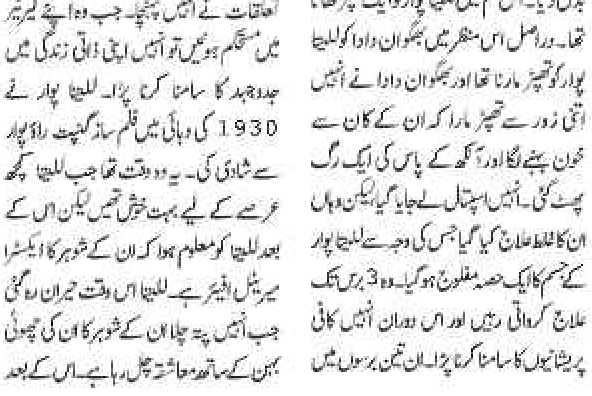

جگدل پور، 18 اپریل (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے بھانپوری جنگلاتی حدود کے تحت سلمنیا، کھڑکا، چوراونڈ اور کمیلا گاؤں کے گاؤں والوں نے یہاں کلکٹریٹ آفس پہنچ کر محکمہ جنگلات کے مجوزہ سیاحتی پروجیکٹ کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔ گاؤں والوں نے گیٹ کے سامنے مظاہرہ بھی کیا۔ گاؤں والوں نے الزام لگایا کہ 340 ہیکٹر جنگلاتی اراضی جس پر ایک سیاحتی مقام اور چڑیا گھر بنانے کا منصوبہ ہے، وہ برسوں سے کسانوں کی روزی روٹی کی بنیاد ہے۔ مظاہرے میں خواتین کی بڑی تعداد بھی شامل تھی جنہوں نے کلکٹر کے دفتر کے سامنے زمین پر بیٹھ کر پر امن احتجاجی مظاہرہ کیا اور احتجاجی خط پیش کیا۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ یہ علاقہ پہلے ہی کوسرٹیڈا آبی ذخائر کے زیر آب آ چکا ہے جس کی وجہ سے ان کی زرعی زمین پہلے ہی متاثر ہو چکی ہے۔ اب جو تھوڑی سی زمین بچ گئی ہے وہ بھی محکمہ جنگلات کے منصوبوں کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ کھڑکا گاؤں کے سرپنچ سنت رام نے بتایا کہ گاؤں کے لوگ محکمہ جنگلات کی طرف سے سیاحتی مقام بنائے جانے کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے کوسارٹیڈا کے نزدیک اس مقام پر پہنچے ہیں۔ یہاں کے گاؤں کے لوگ جنگل کی پیداوار اور کھیتی باڑی سے اپنی روزی کماتے ہیں۔

پاکستان سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے: سرچند

امرتسر، 17 اپریل (یو این آئی) پنجاب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ترجمان پروفیسر سرچند سنگھ خیالا نے اٹاری سرحد پر اکالی دل مان کے صدر سمرجیت سنگھ مان کے پاکستان کے ساتھ تجارت بحال کرنے کے مطالبے پر دیئے گئے دھرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بہتر ہوتا اگر مان دہشت گردوں کو دھرنا دینے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بہتر ہوتا کہ مان پاکستان کو پنجاب میں نشیلی اشیاء، خطرناک ہتھیار اور دہشت گرد بھیجنے سے روکنے کے لیے دھرنا دیتے۔ پروفیسر سرچند سنگھ نے جمعہ کے روز کہا کہ ہم پڑوسی ملک کے ساتھ اٹاری سرحد کے ذریعے تجارت چاہتے ہیں، جس کے لیے ہندوستان نے اٹاری زمینی بندرگاہ پر 120 ایکڑ پر پھیلی انٹیگریٹڈ چیک پوسٹ (آئی سی پی) پر تجارت کے لیے ایکسٹرا کارگو ہینڈلنگ اور کرینز جیسا بنیادی ڈھانچہ قائم کیا ہے۔ لیکن ہندوستان دہشت گردی اور تشدد سے پاک ماحول میں پاکستان کے ساتھ معمول کے ہمسایہ تعلقات چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سرحد پر موم بتیاں جلا کر محبت کا پیغام دیتے ہیں لیکن دوسری طرف عالمی دہشت گردی کا مرکز بننے والا پاکستان نہ صرف ہم پر بری نظر رکھتا ہے بلکہ ڈرون اور دیگر ذرائع سے منشیات، اسلحہ اور دہشت گرد بھیج کر ہمارے ملک کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہمارے شہریوں اور فوجیوں پر مسلسل حملے کر کے پنجاب میں امن و امان کی صورتحال کو تباہ کر رہا ہے۔ یہ پاکستان ہی ہے جو کشمیر کے ایک بڑے حصے پر قابض ہے جو ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے اور پاکستانی آرمی چیف عاصم منیر کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہہ کر کشمیریوں کو ہندوستان کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ ایسے میں ہمیں اس ملک سے کیا سروکار ہو سکتا ہے؟ پاکستان کے ساتھ تجارت کے بارے میں بات کرتے ہوئے پروفیسر سرچند نے کہا کہ یہ ہندوستان نہیں تھا جس نے تجارت روکی تھی بلکہ پاکستان نے اگست 2019 میں ہندوستان کی طرف سے کشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹائے جانے کے بعد ہندوستان کے ساتھ تجارت بند کر دی تھی۔ اس سے قبل 14 فروری 2019 کو ہندوستان نے پاکستان سے پسندیدہ ترین ملک کا درجہ واپس لے لیا تھا جب پاکستان کی سرپرستی میں دہشت گردوں نے کشمیر میں پیرا ملٹری فورسز کے قافلے پر حملہ کیا تھا۔ بلاشبہ ہندوستان نے اس حملے کا جواب پاکستان میں داخل ہو کر دہشت گردوں کے کیمپوں کو تباہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سیکیورٹی اداروں کو پاکستان کی جانب سے شروع کی گئی ہائبرڈ دہشت گردی سے نمٹنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ پلوامہ حملے کے علاوہ موہالی انٹیلی جنس ڈپارٹمنٹ اور سرحالی پولیس اسٹیشن پر پاکستان کی طرف سے بھیجے گئے گماشتوں نے آر پی جیز سے حملہ کیا اور اب بھی کئی تھانوں اور ہمارے لوگوں پر بموں اور ٹارگٹ کلنگ سے حملہ کیا جا چکا ہے۔

آرمی چیف نے یادو سے بشکریہ ملاقات کی

بھوپال، 18 اپریل (یو این آئی) آرمی چیف جنرل اوپیندر دویدی نے آج مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو سے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ سمتو بھون میں بشکریہ ملاقات کی۔ چیف منسٹر نے پھولوں کا گلدستہ، انگ وستر م اور راجہ بھوج کا مجسمہ پیش کر کے آرمی چیف دویدی کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مسٹر دویدی نے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر یادو کو مٹی پوری انداز میں بنی رادھا کرشن کی نقل پیش کی۔ لیفٹیننٹ جنرل پی پی سنگھ اور میجر جنرل سمیت بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔

نارائن پور سڑک حادثہ میں 10 سے زائد مسافر زخمی

نارائن پور، 18 اپریل (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے نارائن پور ضلع میں تیز رفتاری کے باعث ایک بس بے قابو ہو کر الٹ گئی، جس سے 10 سے زیادہ مسافر زخمی ہو گئے، جن میں سے پانچ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ پولیس نے جمعہ کو بتایا کہ ابوجھماڑ سے نارائن پور سے اور چھاجری بستر ٹریولز کی ایک مسافر بس ایک بڑے سڑک حادثے کا شکار ہو گئی۔ بس بے قابو ہو کر گڑھ بنگال پل کے نزدیک الٹ گئی جس سے 10 سے زائد مسافر زخمی ہو گئے۔ مسافروں سے بھری بس اور چھا کی طرف جا رہی تھی۔ جیسے ہی بس پل پر پہنچی تو اچانک بے قابو ہو کر پل کے کنارے پر الٹ گئی۔ حادثے کے بعد مسافروں میں چیخ و پکار مچ گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

ہماچل میں دو پولیس اہلکاروں کو منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے پر برطرف کر دیا گیا

شملہ، 18 اپریل (یو این آئی) ہماچل پردیش حکومت نے دو پولیس کانسٹیبل سندیپ کمار اور جگل کشور کو منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کے الزام میں برطرف کر دیا ہے۔ شملہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجیو گاندھی کے مطابق ریاست کی تاریخ میں شاید یہ پہلا موقع ہے کہ منشیات کی اسمگلنگ کے الزام میں پولیس اہلکاروں کے خلاف اتنی سخت کارروائی کی گئی ہے۔ برطرفی کے احکامات وزیر اعلیٰ آفس کی ہدایات کے بعد جاری کیے گئے۔ شملہ پولیس میں تعینات دونوں کانسٹیبلوں کو ابتدائی طور پر ان کے مبینہ ملوث ہونے کے بعد کیتھو تھانے منتقل کر دیا گیا تھا، جس کے بعد ملزمان کو جواب کا موقع دیتے ہوئے انہیں باضابطہ نوٹس جاری کر دیا گیا۔ چیف منسٹر آفس نے ان کے جوابات کا جائزہ لیا اور انہیں غیر تسلی بخش پایا جس کے بعد انہیں ملازمت سے برطرف کرنے کی ہدایت دی گئی۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ دونوں کانسٹیبلوں کے علاقے میں سرگرم ایک بدنام زمانہ منشیات فروش گینگ شاہ سنڈیکیٹ سے تعلقات تھے۔ اس اقدام کو بڑے پیمانے پر منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف حکومت کی طرف سے ایک سخت پیغام اور سرکاری ملازمین پر مشتمل مجرمانہ سرگرمیوں کے خلاف اس کی زیرو ٹالرنس پالیسی کی عکاسی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ اندرونی احتساب اور نظم و ضبط کی طرف انتظامی توجہ میں تبدیلی کا بھی اشارہ کرتا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ایک بڑے کریک ڈاؤن میں شملہ ضلع میں چٹا نامی مصنوعی منشیات کی اسمگلنگ کے الزام میں 24 سرکاری ملازمین کو گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں صحت، تعلیم، جنگلات اور ریونیو جیسے محکموں کے اہلکار شامل ہیں جن میں ڈاکٹرز، اساتذہ، تحصیل ویلفیئر افسران، فارسٹ گارڈز اور پٹواری شامل ہیں۔ ریاستی حکومت نے بھی تصدیق کی ہے کہ ہماچل پردیش میں تقریباً 60 سرکاری ملازمین منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث پائے گئے ہیں۔ پولیس نے تمام ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کی سفارش کی ہے۔

جموں و کشمیر میں انسداد دہشت گردی گرڈ کو جدید خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے: پولیس سربراہ

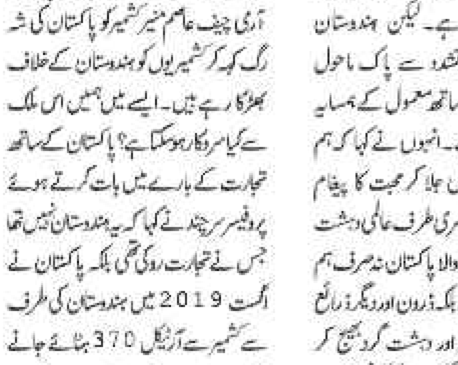

سری نگر، 18 اپریل (یو این آئی) جموں و کشمیر پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) نالین پربھات نے جمعے کے روز کہا کہ یونین ٹریٹری میں انسداد دہشت گردی گرڈ کو مزید مضبوط کیا جا رہا ہے تاکہ سیکورٹی صورتحال کو مستحکم اور دیرپا بنایا جا سکے۔ اطلاعات کے مطابق منیگام گاندربل میں پاسنگ آؤٹ پریڈ سے خطاب کے دوران ڈی جی پی نے کہا کہ جموں و کشمیر پولیس دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن فورس کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہے، اور اب سائبر جرائم سے نمٹنے کے لیے بھی جدید اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ڈی جی پی نالین پربھات نے کہا: "ہم جموں و کشمیر میں انسداد دہشت گردی کے گرڈ کو مزید موثر اور مضبوط بنا رہے ہیں تاکہ کسی بھی خطرے سے بروقت اور موثر انداز میں نمٹا جا سکے۔ ساتھ ہی ہم سائبر جرائم کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے بھی اپنی کوششوں کو تیز کر رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ پولیس فورس کو جدید سہولیات اور تربیت فراہم کی جا رہی ہے تاکہ بدلتے ہوئے جرائم کی نوعیت سے موثر انداز میں نمٹا جا سکے۔ ہم مرکز اور وزارت داخلہ کے شکر گزار ہیں جو ہمیں ہر ممکن مدد اور سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ ڈی جی پی نے پولیس شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا: "جموں و کشمیر پولیس اپنے شہداء کے اہل خانہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ ان کی قربانیاں ہماری طاقت کا سرچشمہ ہیں اور ان کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔" پاس آؤٹ ہونے والے نوجوان اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ڈی جی پی نے کہا: "آج آپ ملک کی بہترین اور بہادر پولیس فورس کا حصہ بن چکے ہیں۔ میں آپ میں نظم و ضبط، عزم اور خدمت کا جذبہ دیکھ رہا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ آپ جموں و کشمیر کے امن اور ترقی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔" انہوں نے کہا کہ پولیس فورس کی ذمہ داریاں صرف سیکورٹی تک محدود نہیں بلکہ عوامی فلاح، انصاف کی فراہمی اور قانون کی عملداری کا تحفظ بھی پولیس کا اولین فرض ہے۔

نرملا جین کے انتقال پر مہادیوی ورما سروجن پیٹھ میں تعزیتی اجلاس

نینی تال، 18 اپریل (یو این آئی) ہندی کی مشہور ادیب اور نقاد پروفیسر نرملا جین کے انتقال پر کماؤن یونیورسٹی کے رام گڑھ میں مہادیوی ورما سروجن پیٹھ میں ایک تعزیتی اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مہادیوی ورما سروجن پیٹھ کے ڈائریکٹر پروفیسر شریش کمار موریہ نے کہا کہ نرملا جین جنہوں نے شہر در شہر اور سوانح عمری زمانہ میں ہم جیسی یادگار تصانیف کی مصنفہ کے طور پر بے پناہ شہرت حاصل کی، نے ہندی ادب میں ان تخلیقات کے ذریعے مرد ناقدین کو سنجیدگی سے لینے کی روایت کو توڑا۔ ان کی تخلیقات ہندی ادب کے طالب علموں کے لیے آج بھی رول ماڈل ہیں۔ ان کی سب سے بڑی طاقت وقار اور مضبوطی کے ساتھ اختلاف رائے کا اظہار تھی۔ وہ پہلی خاتون نقاد تھیں جنہوں نے مردوں کو غلبہ والے ادبی میدان میں جگہ بنائی تھی۔

بہرائچ: نوجوان کی مشتبہ حالت میں موت

بہرائچ: 18 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کے درگاہ شریف علاقے میں ایک نوجوان کی مشتبہ حالت میں چھت گرنے کی وجہ سے موت ہو گئی۔ متوفی کی ماں نے بیٹے کے قتل کا الزام لگایا ہے۔ پولیس کے مطابق تھانہ علاقے رام پور متھرا ضلع سیتا پور باشندہ کنہیا (25) یہاں ایک آٹا مل میں ملازم تھا۔ آج صبح اس کی لاش مل کے پیچھے پڑی ملی ہے۔ متوفی کی ماں کا کہنا ہے کہ اس کے بیٹے کا جمعرات کی رات فون آیا تھا کہ اس کا کسی سے جھگڑا ہوا ہے اور وہ لوگ جان سے مارنے کی دھمکی دے کر گئے ہیں۔ پولیس معاملہ درج کر کے جانچ کر رہی ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر میں ریزرویشن نافذ: گوئل

لہراگاگا، 18 اپریل (یو این آئی) پنجاب کے کابینی وزیر بریندر کمار گوئل نے جمعہ کو کہا کہ حکومت نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے خواب کو سچ کرنے کو بڑا فروغ دیا ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران مسٹر گوئل نے کہا کہ ریاستی حکومت ہندوستانی آئین کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے اصولوں پر عمل پیرا ہے جس کے تحت ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر میں ایس سی/ایس ٹی زمرہ قائم کیا گیا ہے۔ حکومت نے درج فہرست ذات (ایس سی) برادری سے تعلق رکھنے والے وکلا کو کیٹیگری سے تعلق رکھنے والی آسامیوں کو پر کرنے میں درپیش ایک دیرینہ رکاوٹ کو مستقل طور پر ہٹا دیا ہے جو بہت زیادہ آمدنی کی اہلیت کی حد کی وجہ سے خالی رہ گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کے نوٹس میں آیا ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر میں 58 میں سے تقریباً 15 آسامیاں بہت زیادہ آمدنی کی اہلیت کی حد کی وجہ سے خالی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس فرق کو دور کرنے کے لیے مان حکومت نے قانون کے افسران کی تقرری کے لیے آمدنی کی حد کو نصف کرنے کے لیے ترمیم کی تھی اور آمدنی کی اہلیت کی شرط کو 50 فیصد تک کم کیا تھا، جس سے ایس سی برادری کو ایک بڑی راحت ملی ہے۔

مشہور پورنا گیری دھام میں لاش ملی، شناخت نہیں ہو سکی

چمپاوت/نینی تال، 18 اپریل (یو این آئی) اتراکھنڈ کے مشہور پورنا گیری دھام میں جمعہ کو ایک نامعلوم لاش برآمد ہوئی۔ ایس ڈی آر ایف نے لاش پولیس کے حوالے کر دی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق میلے میں آئے عقیدت مندوں نے بھیرو مندر کے پاس ایک لاش دیکھی۔ یہ اطلاع بھیرو مندر تھانے کو دی گئی۔ پولیس سے اطلاع ملنے پر ایس ڈی آر ایف چیف کانسٹیبل ہریش چندر کی قیادت میں ایک ٹیم موقع پر پہنچی، لاش کو برآمد کر کے ضلع پولیس کے حوالے کر دیا۔ لاش کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس نے لاش کی شناخت کے ساتھ ہی آگے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پورنا گیری دھام میں ان دنوں مشہور ماں پورن گیری میلہ چل رہا ہے۔ یہ میلہ 15 جون تک جاری رہے گا۔ ان دنوں ہزاروں عقیدت مند دیوی ماں کے درشن کرنے پہنچ رہے ہیں۔

ہیپی کی گرفتاری آئی ایس آئی کے حمایت یافتہ دہشت گرد نیٹ ورک کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے: یادو

چنڈی گڑھ، 18 اپریل (یو این آئی) پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس گورو یادو نے جمعہ کو کہا کہ آئی ایس آئی کی حمایت یافتہ ببر خالصہ انٹرنیشنل (بی کے آئی) کے امریکہ میں مقیم ایک اہم آپریٹو اور پاکستان میں مقیم دہشت گرد رندا کے قریبی ساتھی ہرپریت سنگھ عرف ہیپی پاسیا کی گرفتاری آئی ایس آئی کے دہشت گردی نیٹ ورک کے خلاف جاری کریک ڈاؤن میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ ڈی جی پی نے کہا کہ 2023-2025 کے درمیان ہیپی پاسیا نے پنجاب اور دیگر ریاستوں میں ٹارگٹ کلنگ، پولیس اداروں پر گرینیڈ حملوں اور بھتہ خوری میں مرکزی کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ 17 اپریل 2025 کو ایف بی آئی اور آئی سی ای کے ذریعہ سیکرامنٹو، امریکہ میں ان کی گرفتاری امریکہ اور ہندوستان کے درمیان بہترین بین الاقوامی تعاون اور معلومات کے تبادلے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پولیس مرکزی ایجنسیوں کے ساتھ مسلسل انٹیلی جنس شیئر کرتی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ "ہمارا عزم پختہ ہے: ریاست پنجاب کے ہر شہری کی حفاظت، دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنے اور سرحد پار سے خطرات کے پیش نظر امن کو برقرار رکھنے کے لیے ہے"۔

درخت سے آم توڑنے پر لڑکے کی بے دردی سے پٹائی

بھیلواڑہ، 18 اپریل (یو این آئی) راجستھان کے بھیلواڑہ ضلع کے ہنومان نگر تھانہ علاقے میں ایک ایسا معاملہ سامنے آیا ہے جہاں ایک بچے کو ٹیچر نے درخت سے کچے آم توڑنے پر بے دردی سے پیٹا۔ متاثرہ کے والد چین سنگھ مینا نے جمعہ کو پولیس اسٹیشن میں کیس درج کراتے ہوئے کہا کہ ان کا بیٹا رہائشی کالونی میں اپنے دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا۔ کھیلتے ہوئے بچوں نے قریبی آم کے درخت سے کچھ کچے آم توڑ لیے۔ اس سے ناراض ہو کر قریب ہی رہنے والے ایک استاد نے ان کے بیٹے کو پکڑ کر اپنے گھر لے جا کر باندھ کر بے رحمی سے پیٹا۔ پولیس اسٹیشن افسر گنیش رام نے کہا کہ پولیس نے اس معاملے میں فوری کارروائی کی اور بچے کا طبی معائنہ کرایا، جس میں معمولی زخم پائے گئے۔ پولیس کو ٹیچر کے گھر بھیجا گیا تاہم ملزم موقع پر نہیں ملا۔ معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔

ماہل پور میں گرو گرنتھ صاحب کی بے حرمتی، نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج

ہوشیار پور، 18 اپریل (یو این آئی) پنجاب کے ہوشیار پور ضلع کے نور پور جناں گاؤں میں جمعہ کو گوردوارہ کے اندر مقدس سری گرو گرنتھ صاحب کے تقریباً 15 صفحات پھٹے ہوئے پائے گئے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (انویسٹی گیشن) ڈاکٹر مکیش کمار نے کہا کہ بے ادبی کے سلسلے میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس ٹیمیں مجرموں کی شناخت کے لیے گوردوارہ اور آس پاس کے علاقوں سے سی سی ٹی وی فوٹیج اسکین کر رہی ہیں اور مزید تفتیش جاری ہے۔ واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے سابق ایم ایل اے اور شرومنی اکالی دل (بادل) کے لیڈر سریندر سنگھ بھولے وال راٹھن نے کہا کہ مقدس کتاب کی بے حرمتی کے واقعہ سے نہ صرف گاؤں والوں بلکہ وسیع تر سکھ برادری کے مذہبی جذبات کو بھی شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بے ادبی کے ذمہ داروں کو جلد از جلد گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

حضرت موسیٰ، فرعون کی شکست اور لاش محفوظ کیے جانے کا قصہ اسلام اور دیگر مذاہب میں

وقار مصطفیٰ

جب حضرت موسیٰ کی پیدائش ہوئی تو مصر میں آباد اُن کی قوم، بنی اسرائیل،

میں ہر پیدا ہونے والے لڑکے کو قتل کیا جا رہا تھا۔'بنی اسرائیل' مصر میں حضرت یوسف کے زمانے سے رہ رہے تھے جہاں حضرت موسیٰ کی پیدائش کے زمانے میں قبطی نسل کے فرامین (فرعونوں) کی حکومت تھی۔قرآن کی سورۃ القصص' میں ہے کہ فرعون نے سرکشی اختیار کر لی تھی۔ لوگوں کو اس نے گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ان میں سے ایک گروہ کو اس نے تختی سے دبا رکھا تھا اور اُن کے بیٹوں کو وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ذبح کر چھوڑتا اور اُن کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔'حضرت موسیٰ کا قصہ اسلام، یہودیت اور مسیحیت میں یکساں بنیادی ڈھانچے پر مبنی ہے۔ بائبل کی 'کتاب خروج' سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل سے بیگار لی جاتی رہی اور انھوں نے فرعون کے لیے ذخیرے کے شہر'پتوم' اور'رعمسیس' تعمیر کیے۔ پھر (قبطی قوم کے ایک) فرعون نے پہلے دائیوں کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیں اور پھر قبطیوں کو عام حکم دیا کہ جہاں دیکھیں کہ بنی اسرائیل کے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہوا ہے اُسے اٹھا کر لے جائیں اور دریا میں پھینک دیں۔' اور اگر بیٹی ہو تو وہ جیتی رہے۔'یہودی تعلیمات اور روایات کے مجموعے'تلمود' سے علم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف کی وفات کے ایک صدی سے زائد مدت کے بعد بُت پرست حکومت نے پہلے تو بنی اسرائیل سے اُن کی زمینیں، اُن کے مکانات اور جائدادیں چھینیں۔ پھر انھیں حکومت کے تمام عہدوں سے ہٹایا، اس کے بعد بھی جب قبطی حکمرانوں نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل اور اُن کے ہم مذہب مصری کافی طاقتور ہیں تو انھوں نے اسرائیلیوں کو ذلیل و خوار کرنا شروع کیا اور ان سے سخت محنت کے کام بہت کم معاوضے پر یا بلا معاوضہ لینے لگے۔'تلمود' اور دوسری اسرائیلی روایات میں ہے کہ فرعون سے کسی نجومی نے یہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ایک لڑکے کے ہاتھوں اُس کا تختہ اُلٹ جائے گا اور اسی خطرے کو روکنے کے لیے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہرحال'بائبل' اور 'تلمود' کے مطابق حضرت یعقوب کے بیٹے 'لاوی' کی اولاد میں سے عمرام (قرآن اسی کا تلفظ عمران کرتا ہے) کے ہاں حضرت موسیٰ کی پیدائش ہوئی۔اُن سے پہلے اُن کی ایک بیٹی مریم اور ایک بیٹے ہارون تھے۔ ہارون اُس زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے جب نوزائیدہ لڑکوں کے قتل کا حکم نہیں ہوا تھا۔قرآن میں ہے کہ'ہم نے موسیٰ کی ماں کو (اس بنا پر) وحی کی کہ ابھی اِسے دودھ پلاؤ، پھر جب اس کی نسبت تمھیں (جان کا) خطرہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور کوئی اندیشہ اور غم نہ کرنا۔ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کو ہم واپس تمھارے پاس پہنچا دیں گے اور اسے پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) بنائیں گے۔'بائبل کا بیان ہے کہ پیدائش کے بعد تین مہینے تک حضرت موسیٰ کی والدہ اُن کو چھپائے رہیں۔قرآن کی'سورۃ طہٰ' میں ہے کہ اللہ کی جانب سے ارشاد ہوا کہ' بچے کو ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دے۔' بائبل اور تلمود کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا بنایا اور اسے چکنی مٹی اور رال سے لیپ کر پانی سے محفوظ کر دیا اور پھر اس میں حضرت موسیٰ کو لٹا کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔دریائے نیل بنی اسرائیل کی بستیوں سے گزرتا ہوا شاہی محلات کی طرف جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ جس ٹوکرے میں تھے، اُسے خود بادشاہ اور ملکہ نے یا اُن کے خدام نے دیکھا اور دریا سے نکال لیا۔قرآن میں ہے کہ'فرعون کی بیوی نے (بچے کو دیکھا تو فرعون سے) کہا: یہ تو میری اور تمھاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، تم لوگ اِسے قتل نہ کرو۔ کیا عجب کہ یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اِسے بیٹا ہی بنا لیں۔' بائبل اور تلمود کا بیان ہے کہ جس خاتون نے حضرت موسیٰ کو پالنے اور بیٹا بنانے کے لیے کہا تھا وہ فرعون کی بیٹی تھیں۔ لیکن قرآن اسے 'امراۃ فرعون' (فرعون کی بیوی) کہتا ہے۔قرآن میں ہے کہ'اُدھر موسیٰ کی ماں کا دل بالکل بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم اُس کے دل کو نہ سنبھالتے کہ اُس کو ہمارے وعدے کا یقین رہے تو وہ اُس کا راز فاش کر بیٹھتی۔ اور (اسی بے قراری میں) اُس نے بچے کی بہن سے کہا کہ اُس کے پیچھے پیچھے جائے۔ چنانچہ وہ (اجنبی بن کر) اُس کو دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔'اسرائیلی روایات کے مطابق حضرت موسیٰ کی یہ بہن اس وقت دس، بارہ برس کی تھیں۔ انھوں نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ بھائی کا پیچھا کیا اور یہ پتا چلا لیا کہ وہ فرعون کے محل میں پہنچ چکا ہے۔قرآن میں ہے کہ'اور اُدھر دودھ پلانے والیوں کے دودھ سے ہم نے موسیٰ کو پہلے ہی روک رکھا تھا۔'یعنی فرعون کی بیوی جس انا کو بھی دودھ پلانے کے لیے بلاتی تھیں، بچہ اُس سے دودھ نہیں پیتا تھا۔قرآن میں ہے کہ'چنانچہ (موسیٰ کی بہن وہاں پہنچی اور یہ دیکھا تو) اُس نے اُن سے کہا: تم لوگ کہو تو میں تمھیں ایک گھرانے کا پتا بتاؤں جو تم لوگوں کی خاطر اسے پالیں گے اور بڑی خیر خواہی سے اس کی دیکھ بھال کریں گے؟'اس طرح موسیٰ کو ہم نے اُس کی ماں کی طرف لوٹا دیا کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ آزردہ خاطر نہ ہو اور اس لیے کہ وہ اچھی طرح جان لے کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔''بائبل' اور 'تلمود' سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے کا نام 'موسیٰ' فرعون کے ہاں رکھا گیا تھا۔ یہ عبرانی زبان کا نہیں بلکہ قبطی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں 'پانی سے بچایا گیا'۔قدیم مصری زبان سے بھی یہ علم ہوتا ہے۔ اس زبان میں 'مو' پانی کو کہتے تھے اور 'اوشے' کا مطلب تھا 'بچایا ہوا'۔قرآن میں ہے کہ'(فرعون کے زیر سایہ پرورش پا کر بھی) موسیٰ جب اپنی جوانی کو پہنچا اور ہر لحاظ سے پختہ ہو گیا تو ہم نے اُسے علم و حکمت سے نوازا۔ اچھے لوگوں کو ہم اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔'بائبل کی 'کتاب الاعمال' میں بتایا گیا ہے کہ'موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کام اور کلام میں قوت والا تھا۔''تلمود' کا بیان ہے کہ موسیٰ اکثر جشن کے علاقے میں جاتے جہاں اسرائیلیوں کی بستیاں تھیں، اور ان تمام سختیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے جو اُن کی قوم کے ساتھ قبطی حکومت کے ملازمین کرتے تھے۔ انھی کی کوشش سے فرعون نے اسرائیلیوں کے لیے ہفتہ میں ایک دن کی چھٹی مقرر کی۔ انھوں نے فرعون سے کہا کہ مسلسل کام کی وجہ سے یہ لوگ (بنی اسرائیل) کمزور ہو جائیں گے اور حکومت ہی کے کام کا نقصان ہوگا۔ اُن کی قوت بحال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں ہفتے میں ایک دن آرام کا دیا جائے۔ اسی طرح اپنی دانائی سے انھوں نے اور بہت سے ایسے کام کیے جن کی وجہ سے مصر میں ان کی شہرت ہوگئی تھی۔'قرآن میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک روز ایک اسرائیلی اور ایک قبطی کی لڑائی میں قبطی کو گھونسا رسید کیا تو بے ارادہ اُس کی جان چلی گئی۔'موسیٰ نے فوراً معافی مانگی: اے رب! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، مجھے بخش دے۔'بائبل کا بیان قرآن سے متفق ہے، اپنی جان بچانے کو حضرت موسیٰ نے مصر سے نکل کر مدین کا رُخ کیا تھا۔لیکن تلمود حضرت موسیٰ کے بھاگ کر حبش جانے کا بتاتی ہے۔مدین فرعون کی سلطنت سے باہر قریب ترین آزاد اور آباد علاقہ تھا۔ آج کل اسے 'البدع' کہتے ہیں۔قرآن سے پتا چلتا ہے کہ موسیٰ مدین پہنچے، وہاں ایک کنوئیں پر دو لڑکیوں کی جانوروں کو پانی پلانے میں مدد کی جن کے والد بوڑھے تھے۔ پھر ایک لڑکی نے اُن کی اپنے والد سے ملاقات کروائی۔ یہیں حضرت موسیٰ کا نکاح ہوا اور انھوں نے آٹھ یا دس سال مزدوری کی۔قرآن میں ہے کہ حضرت موسیٰ مدت پوری کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کو لے کر مدین سے روانہ ہوئے اور اس سفر میں اللہ تعالیٰ سے گفت گو اور منصب نبوت پر تقرر ہوا۔'پھر جب موسیٰ وہاں پہنچا تو وادی ایمن کے کنارے سے، اُس مبارک خطے میں، اُس کو درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ، میں ہوں اللہ، جہانوں کا پروردگار۔'' اور یہ بھی کہ اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو۔ پھر جب موسیٰ نے دیکھا کہ لاٹھی بل کھا رہی ہے، گویا کہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور اُس نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔فرمایا: موسیٰ، آگے آؤ اور ڈرو نہیں، تم بالکل مامون ہو۔'اپنا ہاتھ ذرا اپنے گریبان میں ڈالو، وہ بغیر کسی مرض کے سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا اور اس کے لیے اپنا بازو اپنی طرف سکیڑ لو، جس طرح خوف سے سکیڑتے ہیں۔ سو تیرے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس جانے کے لیے یہ دو نشانیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں۔'بائبل (کتاب خروج) کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ اپنے خسر کی بکریاں چراتے ہوئے بیابان کے پرلی طرف سے خدا کے پہاڑ 'حورب' کے نزدیک آ نکلے تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اُن سے کلام کیا اور انھیں رسالت کے منصب پر مامور کر کے مصر جانے کا حکم دیا۔ پھر وہ اپنے خسر کے پاس واپس آ گئے اور ان سے اجازت لے کر اپنے بچوں کے ساتھ مصر روانہ ہوئے۔ بائبل اور تلمود دونوں کا بیان ہے کہ تب پچھلے فرعون کی موت کے بعد ایک دوسرا فرعون مصر میں حکمران تھا۔قرآن میں ہے کہ'پھر جب موسیٰ ہماری ان واضح نشانیوں کے ساتھ اُن کے پاس آیا تو انھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو محض گھڑا ہوا جادو ہے اور اس طرح کی بات ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں تو کبھی سُنی ہی نہیں۔''فرعون نے کہا: دربار کے لوگو، میں تو اپنے سوا تمھارے لیے کسی اور معبود سے واقف نہیں ہوں۔ اچھا تو اے ہامان، تم میرے لیے مٹی کی اینٹوں کا پزاوہ لگواؤ اور ایک اونچا محل میرے لیے بنواؤ تا کہ موسیٰ کے خدا کو میں (آسمان میں) جھانک کر دیکھوں، اور میں تو اسے ایک جھوٹا آدمی سمجھتا ہوں۔''فرعون اور اُس کے لشکروں نے زمین میں ناحق گھمنڈ کیا اور خیال کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔'ڈیلس میں غامدی سینٹر آف اسلامک لرننگ سے منسلک محقق نعیم بلوچ کے مطابق حضرت موسیٰ کی داستان کا وہ حصہ جو بائبل (عہد نامہ قدیم) اور تلمود میں بیان ہوا ہے وہ زمانی ترتیب سے ہے لیکن قرآن میں یہ واقعہ سورہ القصص، سورہ الاعراف، سورہ طہٰ، سورہ الشعرا اور سورہ الزخرف میں بیان ہوا ہے اور یہ زمانی ترتیب سے نہیں بلکہ پیغمبر اسلام کی دعوت کی مناسبت سے مختلف ادوار کے واقعات پر مشتمل ہے۔انھوں نے کہا کہ البتہ مجموعی لحاظ سے قرآن اور بائبل کے بیان میں کوئی اصولی اور بنیادی فرق نہیں جزوی اختلافات ضرور ہیں۔ ان تمام واقعات کا خلاصہ اگر کیا جائے تو کچھ یوں ہے کہ جب حضرت موسیٰ مدین میں کئی سال گزارنے کے بعد کوہ طور پر اللہ کی تجلی کے ذریعے سے رسول مقرر کیے گئے تو انھیں حکم ہوا کہ مصر جا کر فرعون کو اللہ کا پیغام پہنچائیں اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلائیں۔ بائبل اور قرآن، دونوں کے مطابق، حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی حضرت ہارون کو ساتھ لیا اور فرعون کے دربار میں چلے گئے۔ بائبل کی کتاب'خروج' میں فرعون اور موسیٰ کے درمیان ہونے والا مکالمہ یوں ہے: 'خداوند، عبرانیوں کا خدا، کہتا ہے: میرے لوگوں کو جانے دو تا کہ وہ بیابان میں میری عبادت کریں۔''فرعون نے انکار کر دیا اور کہا: میں خداوند کو نہیں جانتا، اور نہ بنی اسرائیل کو جانے دوں گا۔'قرآن میں بھی سورہ القصص میں اسی مفہوم کے جملے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون نے فرعون کے سامنے اللہ کے حکم سے کئی معجزات دکھائے، جن میں لاٹھی کا اژدھا بننا، ہاتھ کا روشن ہونا، اور مصر پر مختلف قسم کے عذاب نازل ہونا شامل تھا۔۔۔۔ جیسے خون، مینڈک، جوئیں، مکھیوں کے غول، مویشیوں کی موت، پھوڑے، اولے، ٹڈیاں، اندھیرا، اور آخر میں پہلوٹھے بیٹوں کی موت۔قرآن میں ان آفات کا خلاصہ سورہ الاعراف کی آیات 131 تا 136 میں بیان ہوا ہے۔البتہ بائبل میں مذکور ہے کہ آخرکار جب پہلوٹھے بیٹوں کی موت کا عذاب آیا تو فرعون خوفزدہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ اپنی قوم کو لے کر مصر سے چلے جائیں۔ قرآن کے مطابق فرعون اور اس کی قوم نے بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ سے جان چھڑانے ہی کو بہتر جانا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے اور بیابان کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس موقع پر بائبل میں مذکور ہے، اور تفسیری روایت سے بھی اسی کی تصدیق ہوتی ہے، کہ کچھ وقت بعد فرعون کو اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوا اور اس نے اپنی فوج کے ساتھ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ بائبل کے مطابق، جب وہ بحر قلزم (Red Sea) کے کنارے پہنچے تو حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اپنا عصا سمندر پر مارا، اور سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور بنی اسرائیل خشک راستے سے پار ہو گئے۔ یہی بیان قرآن میں ہے۔ فرعون اور اس کی فوج بھی اُن کے پیچھے سمندر میں داخل ہوئے، لیکن جب بنی اسرائیل نکل چکے تو پانی دوبارہ مل گیا اور فرعون اپنی پوری فوج سمیت غرق ہو گیا۔ خروج کے مطابق 'پانی واپس آ گیا اور فرعون کی ساری فوج، رتھوں اور سواروں کو ڈھانپ لیا۔ ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔'تلمود میں اس واقعے کو تھوڑی مزید تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قرآن سے علم ہوتا ہے کہ سمندر میں راستہ بنایا گیا اور فرعون غرق ہوا۔قرآن کی سورہ القصص میں ہے کہ' آخر اُسے اور اُس کے لشکروں کو ہم نے پکڑا، پھر انھیں سمندر میں پھینک دیا تو دیکھو کہ ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔' اور اللہ نے اس کا جسم محفوظ رکھا۔ سورہ یونس میں ہے کہ 'اے فرعون) سو آج ہم تیرے (بے جان) جسم کو بچا لیں گے تا کہ تو اپنے بعد والوں کے لیے (عبرت کا) نشان ہو سکے۔'

(بشکریہ بی بی سی)

☆☆☆☆

چپس کی جنگ اور ٹرمپ کی حکمت عملی: امریکہ جدید ٹیکنالوجی کی دوڑ میں ایشیا کا مقابلہ کر پائے گا

سرنجنا تیواری

'امریکہ نے گذشتہ برسوں کے دوران چپ مینوفیکچرنگ کے حوالے سے غلطی کی جس سے چین اور دیگر ایشیائی مراکز کو آگے بڑھنے کا موقع ملا ہے۔'جینا ریمنڈو، جو اس وقت امریکی وزیر تجارت تھیں، نے 2021 میں میرے ساتھ ایک انٹرویو میں یہ بات کہی تھی۔ چار سال بعد بھی امریکہ اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی کی بالادستی کی دوڑ میں 'چپس' میدان جنگ بنی ہوئی ہیں اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اب ایک انتہائی پیچیدہ اور نازک مینوفیکچرنگ کے عمل کو تیزی سے آگے بڑھانا چاہتے ہیں جسے مکمل کرنے میں دیگر خطوں کو کئی دہائیاں لگ گئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی ٹیرف پالیسی امریکی معیشت کو آزاد کرے گی اور ملازمتیں پیدا کرے گی، لیکن کچھ بڑی کمپنیاں طویل عرصے سے اپنے امریکی کارخانوں میں ہنرمند کارکنوں کی کمی اور ناقص معیار کی مصنوعات سے نبرد آزما ہیں۔ ٹرمپ مختلف کیا کریں گے؟ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ تائیوان اور ایشیا کے دیگر حصوں میں اعلیٰ درجے کی چپس بنانے کے لیے خفیہ طریقہ موجود ہے، کیا امریکہ کے لیے بھی انھیں بڑے پیمانے پر تیار کرنا ممکن ہے؟ سیمی کنڈکٹر واشنگ مشینوں سے لے کر آئی فونز اور فوجی جیٹ طیاروں سے لے کر برقی گاڑیوں تک ہر چیز بنانے میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔'چپس' کے نام سے مشہور سلیکون کے یہ چھوٹے آلے امریکہ میں ایجاد ہوئے تھے لیکن آج ایشیا میں جدید ترین چپس غیر معمولی پیمانے پر تیار کی جا رہی ہیں۔ انھیں بنانا مہنگا اور تکنیکی طور پر پیچیدہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک آئی فون میں وہ چپس ہو سکتی ہیں جو امریکہ میں ڈیزائن کی گئی تھیں، تائیوان، جاپان یا جنوبی کوریا میں تیار کی گئیں، جس میں نایاب معدنیات کا خام مال استعمال کیا جاتا ہے جو زیادہ تر چین سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد انھیں پیکیجنگ کے لیے ویتنام بھیجا جا سکتا ہے پھر امریکہ بھیجنے سے پہلے اسمبلی اور جانچ کے لیے چین بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مربوط نظام ہے جو دہائیوں میں تیار ہوا ہے۔ ٹرمپ نے چپ انڈسٹری کی تعریف کی ہے لیکن محصولات کی دھمکی بھی دی ہے۔ انھوں نے تائیوان سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کمپنی (ٹی ایس ایم سی) سے کہا ہے کہ اگر اس نے امریکہ میں فیکٹریاں نہیں بنائیں تو اسے 100 فیصد ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ اس طرح کے پیچیدہ نظام اور شدید مسابقت کے ساتھ، انھیں زیادہ طویل مدتی اخراجات اور سرمایہ کاری کی طلب کے لیے منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ چین، تائیوان، جاپان اور جنوبی کوریا نے چپس تیار کرنے والی نجی کمپنیوں کو جو نمایاں سبسڈی دی ہے وہ ان کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ امریکی چپس اینڈ سائنس ایکٹ کے پیچھے بڑی حد تک یہی سوچ تھی، جو 2022 میں صدر جو بائیڈن کے دور میں قانون بن گیا تھا۔ یہ ملکی مینوفیکچرنگ کی حوصلہ افزائی کے لیے گرانٹ، ٹیکس کریڈٹ اور سبسڈی مختص کر کے چپس کی تیاری کو دوبارہ فروغ دینے اور سپلائی چین کو متنوع بنانے کی کوشش تھی۔ دنیا کی سب سے بڑی چپ بنانے والی کمپنی ٹی ایس ایم سی اور دنیا کی سب سے بڑی سمارٹ فون بنانے والی کمپنی سام سنگ جیسی کچھ کمپنیاں اس قانون سے سب سے زیادہ مستفید ہوئی ہیں۔ ٹی ایس ایم سی کو ایریزونا میں پلانٹس کے لیے 6.6 ارب ڈالر کی گرانٹ اور قرضے ملے جبکہ سام سنگ کو ٹیلر، ٹیکساس میں ایک تنصیب کے لیے ایک اندازے کے مطابق 6 ارب ڈالر مل رہے ہیں۔ ٹی ایس ایم سی نے ٹرمپ کے ساتھ مل کر امریکہ میں مزید 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے، جس کے علاوہ تین پلانٹس کے لیے 65 ارب ڈالر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ چپ کی پیداوار میں تنوع ٹی ایس ایم سی کے لیے بھی کارآمد ہے ایسے میں جب چین نے بار بار تائیوان جزیرے کا کنٹرول حاصل کرنے کی دھمکی دی ہے۔ لیکن ٹی ایس ایم سی اور سام سنگ دونوں کو اپنی سرمایہ کاری کے حوالے سے چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں بڑھتی ہوئی لاگت، ہنرمند مزدوروں کی بھرتی میں دشواری، تعمیراتی تاخیر اور مقامی یونینوں کی مزاحمت شامل ہیں۔ مارکیٹ انٹیلی جنس فرم کاؤنٹر پوائنٹ کے ریسرچ ڈائریکٹر مارک آئنسٹائن کا کہنا ہے کہ 'یہ صرف ایک فیکٹری نہیں ہے جہاں آپ باکس بناتے ہیں۔ چپس

بنانے والی فیکٹریوں میں ہائی ٹیک جراثیم سے پاک ماحول کی تعمیر میں برسوں لگ جاتے ہیں۔'امریکی سرمایہ کاری کے باوجود ٹی ایس ایم سی نے کہا ہے کہ اس کی زیادہ تر مینوفیکچرنگ تائیوان میں رہے گی خاص طور پر اس کی جدید ترین کمپیوٹر چپس۔ آج ایریزونا میں ٹی ایس ایم سی کے پلانٹ اعلیٰ معیار کی چپس تیار کرتے ہیں۔ لیکن 'چپ وار: دی فائٹ فار دی ورلڈز موسٹ کریٹیکل ٹیکنالوجی' کے مصنف کرس ملر کا کہنا ہے کہ 'تائیوان میں جدید ترین ٹیکنالوجی کے پیچھے ایک نسل ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'سوال اس بات پر منحصر ہے کہ امریکہ بمقابلہ تائیوان میں کتنی سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ اس وقت تائیوان کے پاس کہیں زیادہ صلاحیت ہے۔''حقیقت یہ ہے کہ تائیوان کو اس صلاحیت کو بڑھانے میں کئی دہائیاں لگ گئیں اور چین کی جانب سے اس صنعت میں تائیوان کی طاقت کو چوری کرنے کے لیے اربوں روپے خرچ کرنے کے خطرے کے باوجود، یہ پھل پھول رہی ہے۔ ٹی ایس ایم سی کا فاؤنڈری ماڈل کامیاب تھا جہاں چپ بنانے والے امریکی ڈیزائن لیے اور دیگر کمپنیوں کے لیے چپس تیار کیں۔ ایپل، کوالکوم اور انٹیل جیسے سلیکون ویلی سٹارٹ اپس کی بدولت ٹی ایس ایم سی بہترین انجینئرز، انتہائی ہنر مند مزدوروں اور معلومات کے باعث امریکی اور جاپانی کمپنیوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہا۔ مارکیٹ انٹیلی جنس فرم کاؤنٹر پوائنٹ کے ریسرچ ڈائریکٹر مارک آئنسٹائن کا کہنا ہے کہ 'کیا امریکہ چپس بنا سکتا ہے اور روزگار کے مواقع پیدا کر سکتا ہے؟ یقیناً لیکن کیا وہ چپس کو نینو میٹرک لے جا سکیں گے؟ شاید نہیں۔' اس کی ایک وجہ ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی ہے جو کہ خاص طور پر چین اور انڈیا سے ہنرمند افراد کی آمد کو محدود کر سکتی ہے۔ آئنسٹائن نے امریکہ کے ایچ ون بی ویزا پروگرام کے لیے مسک کی حمایت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'یہاں تک کہ ایلون مسک کو بھی ٹیسلا کے انجینئرز کے ساتھ امیگریشن کا مسئلہ درپیش ہے۔ یہ ایک رکاوٹ ہے اور وہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک کہ وہ امیگریشن کے بارے میں اپنا موقف مکمل طور پر تبدیل نہیں کرتے۔ آپ جادو سے پی ایچ ڈی نہیں لا سکتے۔' اس کے باوجود ٹرمپ نے سیمی کنڈکٹر سیکٹر میں قومی سلامتی کی تجارتی تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے محصولات میں دوگنا اضافہ کیا ہے۔ آئنسٹائن کا کہنا ہے کہ 'یہ ایک رکاوٹ ہے، بہت بڑی رکاوٹ۔' مثال کے طور پر جاپان اپنی معاشی بحالی کی بنیاد سیمی کنڈکٹر پر رکھ رہا تھا اور ٹیرف کے اس کاروباری منصوبے میں شامل نہیں تھے۔ ملر کے مطابق، صنعت پر طویل مدتی اثرات کے تحت دنیا کی کئی اہم معیشتوں جیسے چین، یورپ اور امریکہ میں ملک کے اندر ہی مینوفیکچرنگ پر توجہ مرکوز کیے جانے کا امکان ہے۔ کچھ کمپنیاں نئی مارکیٹوں کی تلاش کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر چینی ٹیکنالوجی کمپنی ہواوے یورپ اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں بشمول تھائی لینڈ، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، ملائیشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک میں، ایکسپورٹ کنٹرول اور ٹیرف کے سامنے پھیل گئی، حالانکہ ترقی پذیر ممالک میں مارجن بہت کم ہے۔ آئنسٹائن کا کہنا ہے کہ 'چین بالا خر جیتنا چاہتا ہے۔ اسے ریسرچ اور ڈویلپمنٹ میں جدت اور سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔ دیکھیں کہ اس نے ڈیپ سیک کے ساتھ کیا کیا۔' 'اگر وہ بہتر چپس بناتے ہیں تو ہر کوئی ان کے پاس جائے گا۔ لاگت کا اثر ایک ایسی چیز ہے جو وہ اب کر سکتے ہیں، اور یہ الٹرا ہائی ٹیک فیبریکیشن ہے۔' اس دوران نئے مینوفیکچرنگ مراکز ابھر سکتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ کے مقابلے میں انڈیا کے چپ سپلائی چین میں ضم ہونے کے زیادہ امکانات ہیں کیونکہ یہ جغرافیائی طور پر قریب ہے، لیبر سستی ہے اور تعلیم اچھی ہے۔ انڈیا نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ چپ مینوفیکچرنگ کے لیے تیار ہے۔ لیکن اسے فیکٹریوں کے لیے زمین کے حصول اور پانی سمیت کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ چپ کی پیداوار کو اعلیٰ معیار کے پانی اور بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ چپ کمپنیاں مکمل طور پر ٹیرف کے رحم و کرم پر نہیں ہیں۔ مائیکروسافٹ، ایپل اور سسکو جیسی بڑی امریکی کمپنیوں کی جانب سے چپس کی طلب اور انحصار ٹرمپ پر دباؤ ڈال سکتا ہے کہ وہ چپ سیکٹر پر عائد کسی بھی ٹیکس کو واپس لے لیں۔ کچھ اندرونی ذرائع کا خیال ہے کہ ایپل کے سی ای او ٹم کک کی شدید لابنگ نے سمارٹ فون، لیپ ٹاپ اور الیکٹرانک ٹیرف سے استثنیٰ حاصل کیا اور ٹرمپ نے مبینہ طور پر لابنگ کے نتیجے میں این ویڈیا کی چین کو فروخت کی جانے والی چپس پر عائد پابندی اٹھا لی۔ پیر کے روز اوول آفس میں ایپل کی مصنوعات کے بارے میں خصوصی طور پر پوچھے جانے پر ٹرمپ نے کہا کہ میں بہت لچکدار شخص ہوں۔ انھوں نے مزید کہا کہ 'شاید چیزیں سامنے آئیں گی۔ میں نے ٹم کک سے بات کی۔ میں نے حال ہی میں ٹم کک کی مدد کی۔' آئنسٹائن کا خیال ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ وہی کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو اس نے ٹک ٹاک کے مالک کے ساتھ کیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو اس وقت تک امریکہ میں کام نہیں کرنے دوں گا جب تک کہ آپ اوریکل یا کسی اور امریکی کمپنی کو حصہ نہیں دیں گے۔' 'مجھے لگتا ہے کہ وہ یہاں کچھ ایسا ہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ٹی ایس ایم سی کہیں نہیں جائے گا چلو انھیں انٹیل کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور کریں۔' لیکن ایشیا سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم کے بلیو پرنٹ میں ایک قابل قدر سبق ہے کہ کوئی بھی ملک اپنے طور پر چپ کی صنعت کو نہیں چلا سکتا اور اگر آپ جدید سیمی کنڈکٹر کو موثر طریقے سے اور بڑے پیمانے پر بنانا چاہتے ہیں تو اس میں وقت لگے گا۔ ٹرمپ تحفظ پسندی اور تنہائی کے ذریعے چپ انڈسٹری بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جب کہ جس چیز نے پورے ایشیا میں چپ انڈسٹری کو بنایا وہ اس کے برعکس ہے۔ اس کا راز ہے عالمی معیشت میں تعاون۔

(بشکریہ بی بی سی)

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے

محمد اختر عادل گیلانی

سرہ بقرہ کا آخری رکوع آیت، 384 تا 286 کا ترجمہ اور مختصر تشریح ملاحظہ ہو: (ترجمہ) " آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔ تم اپنے دل کی باتیں خواہ ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ ہر حال میں ان کا حساب تم سے لے لے گا۔ پھر اسے اختیار ہے، جسے چاہے، معاف کر دے اور جسے چاہے، سزا دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔(284) تشریح: سورہ کے آغاز میں دین کی بنیادی تعلیمات بیان کی گئی ہیں، اب سورہ کے اختتام پر ان تمام اصولی امور کا اعادہ کیا گیا ہے، جن پر دین اسلام کی بنیاد ہے۔ دین کی اولین بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور ان تمام چیزوں کا جو زمین و آسمان میں ہیں، اس کی ملک ہیں، اس لیے انسانوں کو اسی کے آگے سر اطاعت جھکا دینا چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ ہر انسان فرداً فرداً اللہ کے سامنے ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ جس زمین و آسمان کے بادشاہ حقیقی کے سامنے انسان جواب دہ ہے، وہ غیب و شہادت کا علم رکھنے والا ہے، حتیٰ کہ دلوں میں چھپے راز، ارادے اور وسوسے تک کو جانتا ہے۔ وہ مالک مختار ہے۔ سزا دینے یا معاف کرنے کے کلی اختیارات اسی کو حاصل ہیں۔ " رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کی رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اس رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ" ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے"۔(85) تشریح: اس آیت میں اسلام کے عقائد اور اسلامی طرز عمل کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے: اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اور اس کے رسولوں کو ماننا۔ یہ نہ ہو کہ ان میں کسی کو مانا جائے اور کسی کا انکار کیا جائے۔ اسلام کے ان پانچ بنیادی عقائد کو قبول کر لینے کے بعد ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی طرف سے اسے جو حکم پہنچے، اسے بخوشی تسلیم کرے، اس کی اطاعت کرے، اور اپنے حسن عمل پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ اللہ سے عفو و درگزر کی درخواست کرتا ہے۔" اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے، اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر"۔(286) تشریح: اللہ کے ہاں انسان کی ذمہ داری اس کی مقدرت کے لحاظ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس انسان کو بھی جس طرح کے حالات، مواقع، قدرت اور صلاحیت (جسمانی، علمی، مالی) عطا کی ہیں اسی کے مطابق باز پرس کرے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اپنی مقدرت کا فیصلہ کرنے والا انسان خود نہیں ہے، بلکہ اس کا فیصلہ اللہ کرے گا کہ کون شخص کس چیز کی قدرت رکھتا تھا اور کون سی چیز اس کی قدرت سے باہر تھی۔ اور یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ آدمی انعام اسی خدمت پر پائے گا جو اس نے خود انجام دی ہو۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کی خدمات پر دوسرا انعام پائے یا کسی کے قصور پر دوسرا پکڑا جائے اور اس کو سزا دے دی جائے۔ البتہ ایک آدمی نے کسی نیک کام کی بنا رکھی ہو اور دنیا میں ہزاروں سال تک اس کام کے اثرات چلتے رہیں تو یہ سب اس کے کارنامے میں لکھے جائیں۔ اور ایک دوسرے شخص نے کسی برائی کی بنا رکھی اور صدیوں تک دنیا میں اس کا اثر جاری رہے وہ اسی ظالم کے حساب میں درج ہوتا رہے گا۔ مطلب یہ کہ اچھا یا برا، جو کچھ بھی پھل ہوگا، آدمی کی اپنی سعی اور کسب کا نتیجہ ہوگا۔ اس رکوع کی آخری دو آیتیں واقعہ معراج کے بعد اور ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔ اس وقت مکہ میں کفر و اسلام کی کشمکش اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی، مسلمانوں پر مصائب و مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ اور سرزمین عرب پر کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں ایمان لانے والوں پر سانس لینا دشوار نہ کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ اپنے مالک سے اس طرح دعا مانگا کرو۔ ظاہر ہے کہ دینے والا خود ہی جب مانگنے کا ڈھنگ بتائے تو ملنے کا یقین آپ سے آپ پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے صبر آزما حالات میں بھی مسلمانوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ آج بھی ایسے حالات میں اس دعا کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا چاہیے۔ یہ آخری دو آیت معراج کا تحفہ ہے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ خاص کر رات کو سونے سے پہلے اس کی تلاوت کرنے سے آدمی شیطانی وسوسہ اور ہر طرح کے شر سے رات بھر محفوظ رہتا ہے۔

رابطہ:9852039746

'ایران نیوکلیئر بم بنانے سے زیادہ دور نہیں'، اقوام متحدہ جوہری نگران ادارے کے سربراہ کا دعویٰ

تہران، 18 اپریل (یو این آئی) تہران پہنچنے سے قبل غیر ملکی ادارے سے گفتگو سے اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) کے سربراہ رافیل گروسی نے دعویٰ کیا کہ ایران نیوکلیئر بم بنانے سے زیادہ دور نہیں ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق تہران اور واشنگٹن کے درمیان حالیہ مذاکرات سے قبل آئی اے ای اے کے سربراہ رافیل گروسی نے ایران اٹامک انرجی ایجنسی کے سربراہ محمد اسلامی سے ملاقات کی۔ ایرانی اور امریکی وفود عمان کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے دوسرے دور کے لیے ہفتہ کو روم میں جمع ہوں گے۔ یاد رہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان عمان کی میزبانی میں تہران کے جوہری پروگرام پر بالواسطہ مذاکرات کا آغاز 12 اپریل کو ہوا تھا، مذاکرات میں ایرانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ عباس عراقچی اور امریکی وفد کی قیادت صدر ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے ایلچی اسٹیو وٹکوف نے کی تھی۔ دونوں حریف 2018 میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے پہلے دور صدارت میں جوہری معاہدے سے دستبردار ہونے کے بعد پہلی بار مذاکرات کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے اور ایرانی جوہری ادارے کے سربراہان کے درمیان ہونے والی ملاقات کی تفصیلات فوری طور پر سامنے نہیں آسکیں، تاہم ایرانی اخبار 'شرق' نے اس ملاقات کو 'موجودہ نازک مرحلے پر اسٹریٹجک اہمیت کا حامل' قرار دیا۔ رافیل گروسی نے محمد اسلامی سے ملاقات سے قبل ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات کی، جنہوں نے ہفتے کو امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے ساتھ مذاکرات کے پہلے دور کی قیادت کی تھی۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ آئی اے ای اے کے سربراہ سے ملاقات بہت مفید رہی، جب کہ آنے والے مہینوں میں ایرانی جوہری مسئلے کا پر امن حل نکالنے میں آئی اے ای اے کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے'۔ ایرانی وزیر خارجہ نے رافیل گروسی سے مطالبہ کیا کہ وہ 'ایجنسی کو سیاست سے دور رکھیں'، کیوں کہ کچھ عناصر حالیہ مذاکرات کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری جانب، اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے سربراہ نے بھی ان ملاقاتوں کو مثبت قرار دیا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر اپنے پیغام میں ان کا کہنا تھا کہ ایران کے جوہری پروگرام کی پر امن نوعیت سے متعلق معتبر یقین دہانی فراہم کرنے کے لیے آئی اے ای اے کے ساتھ تعاون انتہائی ضروری ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب سفارت کاری کی فوری ضرورت ہے۔ ایران روانہ ہونے سے قبل، رافیل گروسی نے فرانسیسی اخبار 'لی مونڈے' کو بتایا کہ تہران 'جوہری بم کے حصول سے زیادہ دور نہیں' ہے۔ مغربی حکومتیں طویل عرصے سے ایران پر یہ الزام عائد کرتی رہی ہیں کہ وہ جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کرنا چاہتا ہے تاہم تہران نے ہمیشہ اس دعوے کی تردید کی ہے۔ 2015 کے جوہری معاہدے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی علیحدگی کے ایک سال بعد ایران نے بھی اس معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں کم کرنا شروع کر دی تھیں جس کے تحت ایران کو اقتصادی پابندیوں سے ریلیف دیا گیا تھا اور اس کے بدلے اپنے جوہری پروگرام پر آئی اے ای اے کی نگرانی قبول کرنا تھیں۔ آئی اے ای اے کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، ایران کے پاس تقریباً 8,274 کلوگرام (605 پاؤنڈ) یورینیم موجود ہے، جو 60 فیصد تک افزودہ کیا گیا ہے۔

عراق سے گرد و غبار کا طوفان سعودی عرب پہنچ گیا

ریاض، 18 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب کے محکمہ موسمیات

نے کہا ہے کہ ملک کے بیشتر علاقوں سے ہوتا ہوا گرد و غبار کا طوفان نجران پہنچ گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق گرد و غبار کے طوفان کے باعث محکمہ تعلیم ریجن کے تمام سکولوں میں تدریسی عمل متاثر ہوا ہے، گزشتہ روز طلبہ اور اساتذہ کی سلامتی کے لیے تدریسی عمل آن لائن انجام دیا گیا۔ محکمہ شہری دفاع نے تمام رہائشیوں کو گھروں تک محدود رہنے کی ہدایت کرتے ہوئے بلا ضرورت گاڑی پر سفر کرنے سے منع کیا ہے۔ بالائی علاقوں میں بارش کا بھی امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کے محکمہ شہری دفاع کا کہنا ہے کہ گرد و غبار کے طوفان سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، الباحہ، عسیر، ریاض، قصیم اور مشرقی ریجن بھی متاثر ہوں گے۔ مذکورہ علاقوں میں مطلع گرد آلود رہے گا اور حد نگاہ متاثر ہوگی جبکہ بالائی علاقوں میں ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز عراق کے جنوبی اور وسطی علاقوں میں شدید ریت کا طوفان آنے کے باعث نظام زندگی درہم برہم ہو گیا تھا، سانس میں تکلیف کے باعث ہزاروں افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا۔ جبکہ بصرہ اور نجف کے ہوائی اڈوں کو بند کر دیا گیا۔ عراقی وزارت صحت کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ دارالحکومت بغداد میں 014,1 افراد، جب کہ المثنیٰ صوبے میں 874 مریض لائے گئے۔ ترجمان سیف البدر کے مطابق اسپتالوں میں لائے گئے زیادہ تر مریضوں کو گرد و غبار کے باعث سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہے، تاہم کسی کے مرنے کی اطلاع سامنے نہیں آئی۔ رپورٹس کے مطابق شہری ماسک پہن کر سنسان سڑکوں پر چلتے نظر آئے۔ ہوا میں گرد اتنی شدید تھی کہ نظریں بمشکل ایک کلومیٹر سے آگے دیکھ سکتی تھیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عراق میں ریت کے طوفان آنا معلوم کی بات ہے، مگر ماحولیاتی تبدیلی اور صحراؤں کے پھیلاؤ کے باعث ان کی شدت اور تعداد مزید بڑھ رہی ہے، اقوام متحدہ نے عراق کو ماحولیاتی تبدیلی سے متاثرہ پانچویں سب سے زیادہ کمزور ملک قرار دیا ہے۔

گوگل نے غیر قانونی طور پر ڈیجیٹل اشتہاری بازار پر اجارہ داری قائم کی: امریکی جج

واشنگٹن، 18 اپریل (یو این آئی) امریکہ کے ایک وفاقی جج نے جمعرات کو فیصلہ سنایا کہ گوگل نے اوپن ویب ڈیجیٹل ایڈورٹائزنگ بازاروں پر اجارہ داری کر کے عدم اعتماد کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس فیصلے کو ٹیکنالوجی ماہرین کے لیے اپنے عدم اعتماد کے مقدمے میں ایک اور بڑے دھچکے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ورجینیا کے مشرقی ضلع کے لیے امریکی ضلعی عدالت کے مطابق، کمپنی نے ''گوگل کے اشاعتی صارفین، مسابقتی عمل اور بالآخر، اوپن ویب پر اطلاعات کے صارفین کو نقصان پہنچایا۔'' امریکی اٹارنی جنرل پامیلا بونڈی نے ایک بیان میں کہا کہ یہ ''ڈیجیٹل عوامی میدان پر گوگل کی اجارہ داری کو روکنے کی جاری لڑائی میں یہ ایک تاریخی فتح ہے۔'' محکمہ انصاف کے اسسٹنٹ اٹارنی جنرل ابیگیل سلیٹر نے کہا کہ گوگل کا غیر قانونی غلبہ انہیں ''امریکی آوازوں کو سینسر کرنے اور یہاں تک کہ انہیں پلیٹ فارم سے ہٹانے کی اجازت دیتا ہے''۔

انہوں نے کہا کہ ''اسی وقت، گوگل نے اپنے غیر قانونی طرز عمل کو بے نقاب کرنے والی معلومات کو تباہ کر دیا اور چھپا دیا۔ اسسٹنٹ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ''آج کی رائے آن لائن اشتہارات اور تیزی سے، انٹرنیٹ پر کنٹرول کرنے کی تصدیق کرتی ہے۔'' گوگل نے کہا ہے کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اپیل کرے گا۔ ریگولیٹری معاملات کے لیے گوگل کے نائب صدر ایلی ملہولینڈ نے دلیل دی کہ پبلشرز کے پاس کئی متبادل ہیں اور وہ اس لیے گوگل کا انتخاب کرتے ہیں کیونکہ اس کے ایڈ ٹیک ٹولز سادہ، سستی اور موثر ہیں۔ یہ دوسرا موقع ہے جب کسی امریکی وفاقی عدالت نے یہ فیصلہ سنایا ہے کہ گوگل غیر قانونی اجارہ داری میں ملوث ہے۔ اگست 2024 میں، واشنگٹن، ڈی سی میں 2005 میں، کولمبیا کے ڈسٹرکٹ کے لیے امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ نے فیصلہ دیا کہ گوگل نے آن لائن سرچ مارکیٹ پر غیر قانونی طور پر اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔

امریکی مرکزی بینک کے سربراہ کا ٹیرف کے نتیجے میں افراط زر کا خدشہ

واشنگٹن، 18 اپریل (یو این آئی) امریکی مرکزی بینک کے سربراہ جیروم پاؤل نے ٹرمپ ٹیرف کے نتیجے میں افراط زر کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ ٹیرف جنگ امریکی فیڈرل ریزرو کو سخت مشکلات میں ڈال سکتی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی مرکزی بینک کے سربراہ جیروم پاؤل کا کہنا ہے کہ تجارتی جنگ امریکی ریزرو کو ایسے مشکل میں ڈال سکتی ہے جس کا سامنا گزشتہ نصف صدی سے نہیں کیا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ اب تک اعلان کردہ ٹیرف کی سطح توقعات سے کہیں زیادہ ہے۔ اس ٹیرف کے نتیجے میں قلیل مدت میں افراط زر بڑھنے کا بہت زیادہ خدشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیرف جنگ سے دیرپا نقصانات بھی ہوں گے۔ ملازمتوں پر بھی برا اثر پڑے گا۔ واضح رہے کہ امریکا اور چین کے درمیان تجارتی جنگ شدت اختیار کر گئی ہے، گزشتہ روز ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی مصنوعات پر 245 فیصد ٹیرف عائد کرنے کا حکم نامہ جاری کر دیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ چین کی جانب سے جوابی معاشی اقدامات کے ردعمل میں کیا گیا ہے۔ 15 اپریل کو جاری کردہ اس ایگزیکٹو آرڈر میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ چین کی ''غیر منصفانہ تجارتی پالیسیوں'' کا جواب دینا بنتا تھا۔ بیان کے مطابق چین کی جانب سے ردعمل نے ہمیں یہ قدم اٹھانے پر مجبور کیا۔ ٹرمپ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ اقدام معاشی و قومی سلامتی دونوں حوالوں سے اہمیت کا حامل ہے۔ واضح رہے کہ امریکا اور چین کے درمیان ٹیرف معاملے پر کشیدگی میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے، تاہم اب امریکا چین کو تنہا کرنے کے لیے ٹیرف مذاکرات کو استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ٹیرف مذاکرات کو امریکا کے تجارتی شراکت داروں پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جائے گا تاکہ وہ چین کے ساتھ تجارت کو محدود کریں۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق 70 سے زائد ممالک سے کہا جائے گا کہ وہ چین کو اپنے علاقوں کے راستے سامان کی ترسیل کی اجازت نہ دیں۔ ان ممالک سے یہ بھی کہا جائے گا کہ امریکی ٹیرف سے بچنا ہے تو اپنے علاقوں میں چینی فرموں کی موجودگی کا خاتمہ کریں۔

یو اے ای نے شناختی کارڈ کی جگہ نیا سسٹم تیار کر لیا

ابوظہبی، 18 اپریل (یو این آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے نیا بائیو میٹرک شناختی نظام تیار کر لیا ہے۔ خلیج ٹائمز کے مطابق یو اے ای میں اب شناختی کارڈ کی جگہ نیا بائیو میٹرک نظام چلے گا، امارات چہرے کی شناخت کا استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل آئی ڈی سسٹم شروع کر رہی ہے۔ یو اے ای متبادل ڈیجیٹل شناختی نظام متعارف کرانے کے لیے بالکل تیار ہے، جس سے اہم سروسز تک رسائی کے لیے اماراتی شناختی کارڈ پیش کرنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ یہ نظام ایک سال کے اندر شروع ہونے کی توقع ہے، جو چہرے کی شناخت اور بائیو میٹرک شناخت کا استعمال کر کے مختلف شعبوں میں سروسز تک رسائی کو آسان بنائے گا۔ شناختی کارڈ کی جگہ استعمال ہونے والا یہ بائیو میٹرک نظام چہرے کی شناخت اور اے آئی ٹیکنالوجی پر مشتمل ہے، یو اے ای حکام نے بائیو میٹرک نظام کے کامیاب تجربے کی تصدیق کر دی ہے، اور کہا ہے کہ نئے سسٹم کا مکمل نفاذ آئندہ سال تک متوقع ہے۔ فیڈرل اتھارٹی برائے شناخت اس وقت بینکنگ، ہیلتھ کیئر، مہمان نوازی اور ٹیلی کیمونیکیشن جیسے شعبوں میں ای ایمریٹس IDs کے استعمال کو بڑھانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ فیڈرل نیشنل کونسل کے رکن عدنان الحمادی نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ہیلتھ سروسز کی خدمات تک رسائی کے لیے مریضوں کو ابھی بھی فزیکل شناختی کارڈ پیش کرنے کی ضرورت ہے، اور بینک بھی مالی لین دین کے لیے اس کا مطالبہ کرتے ہیں، اور ہوٹل کے مہمان بھی اپنی اصل ایمریٹس آئی ڈی دکھائے بغیر چیک ان نہیں کر پاتے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اتھارٹی نے UAEPASS ایپ کے لیے GITEX 2021 کے دوران چہرے کی شناخت کی سروس کا آغاز کیا تھا، جو شہریوں اور رہائشیوں کے لیے پہلی محفوظ قومی ڈیجیٹل شناخت ہے، جو انہیں بہت سی خدمات تک رسائی کے قابل بناتی ہے۔

امریکہ یورپ تجارتی کشیدگی، اطالوی وزیر اعظم واشنگٹن پہنچ گئیں

واشنگٹن، 18 اپریل (یو این آئی) امریکہ اور یورپ کے درمیان تجارتی کشیدگی کم کرنے کے ارادے سے اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی واشنگٹن پہنچ گئیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات میں یورپی اشیاء پر امریکی ٹیرف سے متعلق بات کریں گی۔ اس حوالے سے جاپانی وفد نے بھی امریکہ میں ڈیرے ڈال لیے ہیں، ٹرمپ سے ٹریف معاملات پر بات چیت ہوئی۔ صدر ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا سائٹ پر ملاقات کی ایک تصویر پوسٹ کرتے ہوئے کیپشن لکھا ''جاپانی وفد سے ملاقات ایک بہت بڑا اعزاز تھی''۔ واضح رہے کہ یورپی یونین نے امریکی ٹیرف کے جواب میں 25 فیصد ڈیوٹی عائد کر دی ہے۔ امریکی مصنوعات پر جوابی تجارتی اقدامات کے تحت 25 فیصد ٹیرف اطلاق 15 اپریل سے ہو چکا ہے۔ یورپی یونین کا کہنا تھا کہ واشنگٹن کے ٹیرف پر امریکا پر تجارتی جوابی اقدامات کیے جائیں گے۔ یورپی یونین کے ممالک 15 اپریل سے امریکی مصنوعات پر ڈیوٹی وصول کرنا شروع کر دیں گے لیکن امریکا متوازن تجارتی تعلقات پر راضی ہوتا ہے تو ٹیرف معطل بھی کیا جا سکتا ہے۔ جی سیون ممالک نے عالمی مالیاتی استحکام کیلئے تعاون کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ جاپان نے بھی عالمی مالیاتی استحکام کیلئے کینیڈا کی سربراہی میں جی سیون ممالک سے اظہار یکجہتی کیا ہے۔ جاپانی وزیر خزانہ نے کینیڈین ہم منصب سے رابطہ کر کے مکمل ساتھ دینے کا یقین دلایا ہے۔ امریکی ٹیرف کے باعث عالمی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتیں مزید گراوٹ کا شکار ہیں۔ چین کی جانب سے امریکی اشیا پر محصولات بڑھانے کے اقدام پر آئل مارکیٹ میں بھونچال کی صورتحال ہے۔

حجاج کرام کے لیے منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں آرام گاہ بنانے کا فیصلہ

مکہ مکرمہ، 18 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں وادی منیٰ، میدان عرفات اور مزدلفہ میں حجاج کرام کے بیٹھنے کے لیے آرام گاہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مکہ مکرمہ کے نائب گورنر شہزادہ سعود بن مشعل نے حج کی تیاری کے حوالے سے بریفنگ میں بتایا کہ وادی منیٰ میں پیدل چلنے والے حجاج کرام کے لئے پچاس ہزار میٹر مربع راستے کو سایہ دار بنایا جارہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق جبل الرحمۃ میں ساٹھ ہزار مربع میٹر پر شیڈز اور پانی کی پھوار والے پنکھوں کی تنصیب بھی جاری ہے۔ قبل ازیں اس سال حج کرنے کے خواہشمند افراد کو ایک اور زبردست موقع فراہم کیا گیا ہے، نجی حج آپریٹرز کے ذریعے 10 ہزار عازمین حج کر سکیں گے۔ تفصیلات کے مطابق سعودی عرب کی جانب سے 10 ہزار مزید پاکستانی عازمین کو حج کی اجازت دی گئی ہے، ذرائع نے بتایا کہ سعودیہ کے اس اقدام کے بعد وزارت مذہبی امور نے نجی حج آپریٹرز سے 10 ہزار عازمین کی تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ کوٹے پر عازمین جمع شدہ درخواستوں کے تحت پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر اس سال حج کر سکیں گے۔ وزارت مذہبی امور کے ذرائع نے بتایا کہ پالیسی کی خلاف ورزی یا غلط بیانی پر نجی حج کمپنی نااہل قرار دیدی جائیگی۔

اقوام متحدہ نے امریکہ-ایران جوہری مذاکرات کو 'اچھی علامت' سے کیا تعبیر

اقوام متحدہ، 18 اپریل (یو این آئی) اقوام متحدہ (یو این) کے ایک ترجمان نے جمعرات کو کہا کہ اقوام متحدہ امریکہ اور ایران کے درمیان اس ہفتے کے آخر میں ہونے والی بات چیت کے دوسرے دور کو ایک 'اچھی علامت' سمجھتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اس کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے مطابق، امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ مذاکرات کا دوسرا دور ہفتے کے روز روم میں ہوگا۔ دونوں فریق تہران کے جوہری معاملات اور واشنگٹن کی پابندیوں پر بات کریں گے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے معمول بریفنگ میں کہا کہ ''ہمیں کافی امید ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان بات چیت کا مثبت نتیجہ نکلے گا، تاکہ ہم خلیجی خطے، مشرق وسطیٰ اور دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں کمی دیکھ رہے ہیں۔''

مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کا حملہ، 2 فلسطینیوں کی موت

رملہ، 18 اپریل (یو این آئی) شمالی مغربی کنارے کے نابلس صوبے کے قصبے اوسارین کے قریب جمعرات کی رات اسرائیلی فوج نے دو فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ اطلاع فلسطینی وزارت صحت نے دی۔ ایک مختصر بیان میں، رملہ میں قائم وزارت نے متاثرین کی شناخت جہاد وسیم عبداللہ عدیلی (17) اور سیف غسان جابر عادلی (19) کے طور پر کی ہے۔ فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ڈبلیو اے ایف اے نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی فورسز نے اوسارین پر شدید گولہ باری کے دوران حملہ کیا اور علاقے میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ ڈبلیو اے ایف اے نے بتایا کہ دیگر تیسرے فلسطینی جس کی عمر 20 برس تھی، گھٹنے میں گولی لگنے سے زخمی ہوا۔ اسرائیل کی دفاعی افواج نے جمعرات کی شب ایک بیان میں کہا کہ اوسارین کے علاقے میں فورسز کی 'سرگرمی' کے دوران اس کے فوجیوں نے تین 'دہشت گردوں' کی نشاندہی کی۔

امریکہ نے یمن کے دارالحکومت صنعا پر فضائی حملے کر دیے: حوثی میڈیا کا دعویٰ

صنعا، 18 اپریل (یو این آئی) امریکہ نے مبینہ طور پر یمن کے دارالحکومت صنعا پر کئی فضائی حملے کیے جس میں ایک شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق یمنی حوثی باغیوں کے میڈیا نے بدھ کو دعویٰ کیا کہ حوثیوں کے زیر قبضہ دارالحکومت صنعا پر 12 سے زائد فضائی حملے کیے گئے، جن کا الزام امریکا پر عائد کیا گیا ہے۔ حوثیوں کے ٹی وی چینل المسیرہ کے مطابق امریکہ کی جانب سے فضائی حملوں میں دارالحکومت کے علاقے الستین میں واقع الحفا علاقے کو نشانہ بنایا گیا۔ حوثی میڈیا کا دعویٰ ہے کہ امریکی فضائی حملوں میں ایک شخص کی ہلاکت ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں حوثی میڈیا نے یمن کے صوبے الجوف کے علاقے الحزم میں بھی امریکی حملوں کی اطلاع دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان حملوں میں کسی قسم کے جانی نقصان کی فی الحال کوئی اطلاع نہیں ملی۔

یاد رہے کہ یمن کے حوثیوں کے زیر قبضہ علاقوں پر روزانہ کی بنیاد پر فضائی حملے جاری ہیں جن کا الزام امریکا پر عائد کیا جا رہا ہے۔ کیوں کہ امریکا نے 15 مارچ سے حوثیوں کے خلاف فضائی کارروائیوں کا آغاز کیا تاکہ انہیں اہم انٹرنیشنل بحری راستوں میں جہازوں کو نشانہ بنانے سے روکا جا سکے۔ حوثی باغی بھی نہ صرف امریکی فوجی جہازوں کو نشانہ بنا چکے ہیں بلکہ اسرائیل پر بھی حملے کر چکے ہیں۔ وہ ان کارروائیوں کو غزہ کے فلسطینی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی قرار دیتے ہیں۔ حوثیوں نے اکتوبر 2023 میں غزہ میں جنگ کے آغاز کے بعد بحیرہ احمر، خلیج عدن اور اسرائیلی سرزمین کی جانب جانے والے جہازوں کو نشانہ بنانا شروع کیا تھا۔ تاہم جنوری میں عارضی جنگ بندی کے دوران یہ حملے روک دیے گئے تھے۔ مارچ کے آغاز میں اسرائیل نے غزہ کی تمام ترسد بند کر دی اور 18 مارچ کو اپنی فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کر دیں، جس سے مختصر جنگ بندی بھی ختم ہو گئی۔ اسرائیل کی جانب سے غزہ کا محاصرہ دوبارہ شروع ہونے پر حوثیوں نے بحری جہازوں پر دوبارہ حملوں کی دھمکی دی، جس کے بعد امریکہ نے بھی ان پر فضائی حملوں کا آغاز کیا۔

سعودی عرب میں 21 کمپنیوں کی گاڑیوں کی مملکت درآمد پر پابندی

ریاض، 18 اپریل (یو این آئی) سعودی عرب میں سٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی آرگنائزیشن کی جانب سے 21 کمپنیوں کی گاڑیوں کی مملکت میں درآمد پر عارضی طور پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق جن گاڑیوں پر پابندی عائد کی گئی ہے وہ مملکت کے لئے مخصوص معیار پر پورا نہیں اترتیں جس کی وجہ سے ان کی درآمد پر عارضی پابندی عائد کی گئی ہے۔ اتھارٹی کے مطابق سٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی آرگنائزیشن کی جانب پورٹ اتھارٹی کو تحریری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ جن کمپنیوں کی گاڑیوں پر عارضی پابندی عائد کی گئی ہے ان میں جو نقص پایا گیا ہے وہ سعودی فیول اسٹینڈرز کے مطابق نہیں ہے۔ کوالٹی آرگنائزیشن کا کہنا ہے کہ 21 کمپنیوں کی کم وزن کی گاڑیاں جو 5.3 ٹن تک ہیں ان پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

دوسری جانب سعودی عرب نے غیر ملکیوں کے لیے ہدایات جاری کی ہیں جس پر عملدرآمد نہ کرنا ناقابل سزا جرم ہوگا۔ سعودی وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ عمرہ ویزے پر مقیم غیر ملکیوں کی واپسی کی آخری تاریخ 29 اپریل ہے، غیر ملکیوں کو ہدایات پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ ترجمان سعودی وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ مکہ بغیر اجازت جانے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی، حج ویزے کے بغیر مکہ میں رہائش اختیار کرنا ناقابل سزا جرم ہوگا۔ مشاعر مقدسہ میں داخلے کے لیے بھی پرمٹ درکار ہوگا، خلیجی ممالک کے شہری بھی عمرہ پرمٹ کے بغیر داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اس حوالے سے وزارت کا کہنا ہے کہ مقررہ تاریخ کے بعد حج سیزن کا آغاز ہو جائے گا اور اس کے بعد عمرہ زائرین کا سعودی عرب میں قیام غیر قانونی تصور کیا جائے گا۔

مقررہ تاریخ کے بعد مملکت میں رہنے والے عمرہ زائرین امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب قرار پائیں گے جس پر جرمانہ مقرر ہے۔ قبل ازیں وزارت نے عمرہ زائرین کی واپسی میں تاخیر پر ایک لاکھ ریال جرمانے بھی مقرر کیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ وہ کمپنیاں جن کے تحت بیرون ممالک سے عمرہ زائرین مملکت آتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے زیر انتظام مملکت آنے والے زائرین کی وقت مقررہ پر واپسی کو یقینی بنائیں تاکہ بھاری جرمانے سے بچ سکیں۔

پرنٹر و پبلشر مبین الہدیٰ نے سلمیٰ خاتون (پروپرائٹر کا نام) کی جانب سے ڈی بی کروپ لمیٹیڈ (بھاسکر پرنٹنگ پریس) اوڈن تولہ، شیوالہ روڈ، کھگول، شاہ پور، دانا پور کینٹ، پٹنہ۔801105 میں چھپوا کر دفتر ہمارا نعرہ، بیت الشمس، پارک لین، بھنور پوکھر، پٹنہ۔4 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: ڈاکٹر انوار الہدیٰ
" Printed and Published by Mobinul Hoda on behalf of Ms Salma Khatoon(Name of owner) and Printed at DB Crop Ltd.(Bhaskar Printing Press) Udan Tola, Shivala Road, Khagol, Shahpur, Danapur Cantt, Patna-801105, and Published from Baitush Shams, Park Lane, Bhanwar Pokhar, Patna-800004, Bihar, Editor: Dr. Anwarul Hoda

ممبئی انڈینس نے سن رائزرس حیدرآباد کو چار وکٹوں سے شکست دی

ممبئی، 17 اپریل (یو این آئی) ول جوکس (2 وکٹ/ 36 رن) اور ہاردک پانڈیا (1 وکٹ/ 21 ناٹ آؤٹ) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت ممبئی انڈینس نے جمعرات کے روز انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کے 33 ویں میچ میں سن رائزرس حیدرآباد کو چار وکٹ سے شکست دی۔ 163 رن کے ہدف کے تعاقب میں ممبئی انڈینس کے سلامی بلے بازوں ریان رکلٹن اور روہت شرما نے پہلی وکٹ کے لیے 23 رن کی شراکت کی۔ پیٹ کمنس نے چوتھے اوور میں روہت شرما کو آؤٹ کر کے اس شراکت کو توڑا۔ روہت شرما نے 16 گیندوں میں 3 چھکے لگا کر (26) رن بنائے۔ ہرشل پٹیل نے آٹھویں اوور میں ریان رکلٹن (23 گیندوں میں 31 رن) کو آؤٹ کیا۔ 13 ویں اوور میں پیٹ کمنس نے سوریہ کمار یادو کو شکار بنایا۔ سوریہ کمار یادو نے 15 گیندوں میں دو چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے (26) رنز بنائے۔ پیٹ کمنس نے ول جوکس کو آؤٹ کر کے اپنی تیسری وکٹ حاصل کی۔ ول جوکس نے 26 گیندوں میں تین چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے (36) رنز بنائے۔ 18 ویں اوور میں ایشان ملنگا نے ہاردک پانڈیا اور نمن دھیر (0) کو آؤٹ کر کے ممبئی کے خیمے میں ہلچل مچا دی۔ ہاردک پانڈیا نے نو گیندوں میں تین چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے (21) رنز بنائے۔ جب کہ تلک ورما 17 گیندوں پر 21 رنز بنانے کے بعد ناٹ آؤٹ رہے۔ ممبئی انڈینس نے 18.1 اوور میں چھ وکٹ پر 166 رنز بنا کر چار وکٹ سے میچ جیت لیا۔ سن رائزرس حیدرآباد کی جانب سے پیٹ کمنس نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ ایشان ملنگا نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ ہرشل پٹیل نے ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل ابھیشیک شرما (40)، ہینرک کلاسن (37) اور ٹریوس ہیڈ (28) کی شاندار اننگز کی بدولت سن رائزرس حیدرآباد نے جمعرات کے روز انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کے 33 ویں میچ میں ممبئی انڈینس کو جیت کے لیے 163 رنز کا ہدف دیا۔ آج ممبئی انڈینس کے کپتان ہاردک پانڈیا نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ سن رائزرس حیدرآباد کے اوپنرز ابھیشیک شرما اور ٹریوس ہیڈ نے اچھی شروعات کی اور پہلی وکٹ کے لیے 59 رنز کی شراکت کی۔ نویں اوور میں ہاردک پانڈیا نے ابھیشیک شرما کو آؤٹ کر کے ممبئی انڈینس کو پہلی کامیابی دلائی۔ ابھیشیک شرما (40) نے 28 گیندوں پر سات چوکوں کی مدد سے 40 رن بنائے۔ ایشان کشن (دو) اور ٹریوس ہیڈ (28) کو ول جوکس نے آؤٹ کیا۔ 17 ویں اوور میں ٹرینٹ بولٹ نے نتیش کمار ریڈی (19) کو آؤٹ کیا۔ 19 ویں اوور کی پہلی گیند پر جسپریت بمراہ نے ہینرک کلاسن کو بولڈ کر کے سن رائزرس حیدرآباد کی ایک بڑا اسکور بنانے کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ہینرک کلاسن نے 28 گیندوں پر تین چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 37 رنز بنائے۔ سن رائزرس حیدرآباد نے مقررہ 20 اوورز میں پانچ وکٹوں پر 162 رنز بنائے۔ انکیت ورما (18) اور کپتان پیٹ کمنس (آٹھ) ناٹ آؤٹ رہے۔ ممبئی انڈینس کی جانب سے ول جوکس نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ ٹرینٹ بولٹ، جسپریت بمراہ اور ہاردک پانڈیا نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔

ایتھلیٹ مندیپ کور نے تمام مشکلات اور چیلنجوں کو درکنار کرتے ہوئے بلندیوں کا چھوا

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) خواتین کی بہترین کارکردگی، ان کے حوصلے، ان کے جذبات، ان کی صلاحیتوں نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی سے بھی کمتر نہیں ہیں۔ خاص طور پر کھیلوں کی دنیا میں تو خواتین نے قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یوں تو ایک لمبی فہرست خواتین کھلاڑیوں کی ہمارے سامنے موجود ہے جنہوں نے کھیل کی دنیا میں اپنا ایک خاص مقام بنالیا ہے۔ انہی مشہور اور نامور کھلاڑیوں میں سے ایک خاتون اسپرنٹر مندیپ کور ہیں جو 19 اپریل 1988 کو ہریانہ کے جگدھری میں پیدا ہوئیں۔ کھلاڑی عام طور پر وہ شخص ہوتا ہے جو ایک یا زیادہ کھیلوں میں حصہ لیتا ہے جس میں جسمانی طاقت، رفتار، طاقت یا برداشت شامل ہوتی ہے۔ اس طرح کی تمام خوبیاں ایک خاتون کھلاڑی میں پائی جائیں تو وہ ایک بہترین کھلاڑی ثابت ہوتی ہے۔ ایتھلیٹکس بھی بلاشبہ ایک ایسا ہی کھیل ہے جس میں صنف نازک کا ان تمام چیزوں کا ہونا لازمی ہے تبھی وہ ایک کامیاب ایتھلیٹ کہلائے گی۔ کھلاڑی پیشہ ور یا شوقیہ ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تر پیشہ ور کھلاڑیوں کے پاس خاص طور پر اچھی طرح سے تیار شدہ جسم ہوتے ہیں جو ایک سخت غذائی نظام کے ساتھ وسیع جسمانی تربیت اور سخت ورزش کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔ مندیپ کور نے بھی اپنے آپ کو اس طرح سے بطور ایتھلیٹ تیار کیا ہے۔ انہوں نے بچپن سے ہی سخت محنت کی۔ صبح جلدی اٹھ کر کوسوں میل دوڑنا، اپنی فٹنس پر بھرپور توجہ دی۔ مندیپ کور ایک ہندوستانی ایتھلیٹ ہیں جو بنیادی طور پر 400 میٹر میں مقابلہ کرتی ہے۔ انہوں نے 2008 کے اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا لیکن پہلا راؤنڈ پاس کرنے میں ناکام رہیں۔ مندیپ کور نے 2010 کے کامن ویلتھ گیمز اور 2010 اور 2014 کے ایشین گیمز میں خواتین کے 400 x4 میٹر ریلے ایونٹس میں سونے کے تمغے جیتے۔ مندیپ کور ایتھلیٹ کا سفر کم عمری میں ہی شروع ہو گیا تھا، اور وہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں سے تیزی سے شہرت حاصل کرنے لگیں۔ ان کے عزم اور استقامت نے ہندوستان اور دنیا بھر میں بہت سے خواہشمند کھلاڑیوں کو متاثر کیا ہے۔ مندیپ کور ایک باصلاحیت ایتھلیٹ شمار کی جاتی ہیں۔ انہوں نے بہت کم عمری میں ہی دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ بھاگنے اور کھیل کا شوق انہیں زمانہ طفلی سے شروع ہو گیا تھا، اور وہ اپنی لگن اور محنت سے تیزی سے اس سمت میں آگے بڑھتی گئیں۔ مندیپ جب ایتھلیٹ کی تربیت حاصل کر رہی تھیں تو اس وقت ان کے سامنے بہت سی مشکلات اور چیلنج تھے۔ ان تمام چیلنجوں اور مشکلات کا انہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنے ہدف کی طرف بھرپور توجہ دی۔ یہی وجہ ہے کہ کھیل میں کامیابی کے لیے ہمیشہ وہ اپنے پرعزم رویے اور پرفارمنس کے لیے جانی جاتی ہیں۔ مندیپ کور نے سال 2007 میں عمان، اردن میں منعقدہ ایشین چیمپئن شپ میں میٹر ریلے میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ چین کے شہر گوانگزو میں منعقدہ 2009 کی ایشیائی چیمپئن شپ میں انہوں نے چار سو میٹر ریلے میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ نئی دہلی، ہندوستان میں منعقدہ 2010 کے کامن ویلتھ گیمز میں چار سو میٹر ایونٹ میں سونے کا تمغہ جیتا۔ چین کے شہر گوانگزو میں منعقدہ 2010 کے ایشیائی کھیلوں میں 4 سو میٹر ریلے میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ انچیون، جنوبی کوریا میں منعقدہ 2014 ایشیائی کھیلوں میں 4 سو میٹر ریلے میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ مندیپ کور نے چنئی میں انکم ٹیکس انسپکٹر کا عہدہ بھی سنبھالا تھا، لیکن ان کی نوکری اس کی بیڈمنٹن کی تربیت میں رکاوٹ ثابت ہوئی۔ چونکہ انہیں کام سے چھٹی نہیں مل رہی تھی۔ اس لئے انہیں تربیت سے محروم رہنا پڑتا تھا اور سارا دن دفتر میں رہنا پڑتا تھا مندیپ کور ہندوستان کی بہترین اور اعلی اسپرنٹر کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں۔ اپنی انتہائی لگن، اور اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے عزم کے ساتھ، مندیپ بہت سے لوگوں کے لیے ایک تحریک بن چکی ہیں۔ وہ بہترین صلاحیتوں کی تلاش کے لیے اپنے کبھی نہ ختم ہونے والے نقطہ نظر کے ذریعے غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرتی ہیں۔ وہ طاقتور اور حوصلہ مند خاتون ہیں۔

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025: سمستی پور میں مشعل گورو یاترا کا شاندار استقبال

سمستی پور، 18 اپریل (یو این آئی) بہار میں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کے انعقاد کے موقع پر مشعل گورو یاترا آج سمستی پور ضلع پہنچی۔ اس اہم تقریب کے دوران مقامی انتظامیہ، کھیلوں کے شائقین، نوجوانوں اور عام لوگوں نے مشعل گورو یاترا کا بڑے جوش و خروش کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔ یہ یاترا کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے تئیں بیداری اور جوش پیدا کرنے کے لیے بہار کے 38 اضلاع سے گزر رہی ہے۔ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 پہلی بار بہار میں منعقد ہو رہا ہے، جو 4 مئی سے 15 مئی تک نالندہ، پٹنہ، گیا، بھاگلپور، بیگوسرائے میں منعقد ہوں گے۔ اس ایونٹ میں ملک بھر سے ہزاروں نوجوان کھلاڑی شرکت کریں گے جو اپنی کھیل کی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں گے اور قومی سطح پر اپنا نام روشن کریں گے۔ مشعل گورو یاترا کا مقصد نوجوانوں میں کھیلوں کے تئیں جوش و خروش پیدا کرنا اور ریاست بھر میں کھیلوں کے کلچر کو فروغ دینا ہے۔ سمستی پور میں مشعل گورو یاترا کے استقبال میں نوجوانوں اور کھیلوں سے محبت کرنے والوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا، جس سے اس ایونٹ کی کامیابی کی امید مزید مضبوط ہوئی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مقامی عہدیداروں نے بھی اپنی بھرپور سرگرمی دکھائی۔ یہ یاترا نہ صرف کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ یہ بہار میں کھیلوں کی ترقی اور نوجوان ٹیلنٹ کی حوصلہ افزائی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز 2025 کے انعقاد سے بہار کے کھیلوں کا بنیادی ڈھانچہ مضبوط ہوگا اور ریاست کے نوجوان کھلاڑیوں کو ملک کے بہترین کھلاڑیوں سے مقابلہ کرنے کا سنہری موقع ملے گا۔ یہ ایونٹ بہار کی کھیلوں کی تاریخ میں ایک نئی مثال قائم کرے گا اور نوجوانوں کو صحت مند، فعال اور متحرک بنانے میں اہم رول ادا کرے گا۔

تھائی لینڈ کے خلاف 87 رن سے پاکستانی ویمن ٹیم کی جیت

لاہور، 18 اپریل (یو این آئی) سدرہ امین (80)، کپتان فاطمہ ثنا (62 ناٹ آؤٹ/تین وکٹ)، رامین شمیم اور نشرہ سندھو (تین وکٹ) کی شاندار کارکردگی کی بدولت پاکستانی ویمن ٹیم نے جمعرات کے روز ورلڈ کپ کوالیفائر میں تھائی لینڈ کو 87 رنز سے شکست دی۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پاکستانی ویمن ٹیم نے سدرہ امین (80)، کپتان فاطمہ ثنا (62 ناٹ آؤٹ)، منیبہ علی (17) اور سدرہ نواز (11) کی شاندار اننگز کی بدولت مقررہ 50 اوورز میں چھ وکٹ پر 205 رنز بنائے۔ پاکستان کے 205 رن کے جواب میں تھائی لینڈ کی ٹیم بیٹنگ کے لیے آئی اور پاکستان ویمن ٹیم کے باؤلنگ اٹیک کے سامنے زیادہ دیر نہ چل سکی اور پوری ٹیم 34.4 اوورز میں 118 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ تھائی لینڈ کی بیٹنگ کی حالت ایسی تھی کہ اس کا کوئی بھی بلے باز 20 کے اسکور تک بھی نہ پہنچ سکا۔

ویسٹ انڈیز کی خواتین ٹیم نے بنگلہ دیش کو تین وکٹوں سے شکست دے دی

لاہور، 18 اپریل (یو این آئی) عالیہ ایلنی (چار وکٹوں) کے بعد چنیل ہنری (ناٹ آؤٹ 51)، اسٹیفنی ٹیلر (36)، ہیلی میتھیوز (33) کی کارآمد اننگز کی بدولت ویسٹ انڈیز کی خواتین نے جمعرات کو ورلڈ کپ کے 11 ویں میچ میں بنگلہ دیش کو تین وکٹوں سے شکست دے دی۔ ویسٹ انڈیز کی خواتین نے بنگلہ دیش کے 227 رنز کے جواب میں بیٹنگ کرتے ہوئے 46 اوورز میں 7 وکٹوں پر 228 رنز بنائے اور چنیل ہنری (ناٹ آؤٹ 51)، اسٹیفنی ٹیلر (36)، ہیلی میتھیوز (33)، کیانا جوزف (31)، شیمائن کیمبل (31) اور شیمائن کیمبل (20) کی کارآمد اننگز کی بدولت تین وکٹوں سے میچ جیت لیا۔

سائی نے آسام کو شکست دے کر گروپ جی میں برتری حاصل کی

نارائن پور (چھتیس گڑھ)، 18 اپریل (یو این آئی) اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (ایس اے آئی) نے سوامی وویکانند انڈر 20 مردوں کی قومی فٹ بال چیمپئن شپ کے پہلے دن جمعہ کو گروپ جی میں آسام کو 0-4 سے شکست دی۔ آج یہاں رام کرشنا مشن آشرم گراؤنڈ میں کھیلے گئے میچ میں سائی کی جانب سے راج کمار لیچیا سنگھ نے 36 ویں منٹ میں گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی۔ اس کے بعد اونیم رومیو سنگھ نے 68 ویں منٹ میں برتری کو دوگنا کر دیا۔ تیسرا گول واشم نے 81 ویں منٹ میں کر کے اسکور 0-3 کر دیا۔ کپتان رابرٹ تھوکچوم نے 85 ویں منٹ میں چوتھا گول کیا۔ دن کے ایک اور میچ میں اوڈیشہ اور گوا کے درمیان میچ بغیر گول کے برابر رہا۔ اس کے نتیجے میں، اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا اب گروپ جی میں تین پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد اوڈیشہ اور گوا ایک ایک پوائنٹ کے ساتھ اور آسام ایک پوائنٹ کے ساتھ ہے۔

اواسے کو دوبارہ انٹرنیشنل کرکٹ میں بالنگ کرنے کی اجازت مل گئی

دبئی، 18 اپریل (یو این آئی) روانڈا کی خاتون گیند باز جیوانیس اواسے کو بین الاقوامی کرکٹ میں دوبارہ گیند بازی کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے جمعہ کو کہا کہ روانڈا کی بالر جیوانیس اواسے کا بالنگ ایکشن دوبارہ جانچ اور اصلاح کے بعد قانونی پایا گیا ہے۔ وہ بین الاقوامی کرکٹ میں بالنگ دوبارہ شروع کر سکتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جنوری 2023 میں جنوبی افریقہ میں منعقدہ آئی سی سی انڈر 19 ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کے دوران رپورٹ ہونے کے بعد اواسے کو بالنگ سے روک دیا گیا تھا۔ ماہر پینل نے اواسے کی بالنگ کی ویڈیو فوٹیج کا جائزہ لینے کے بعد اس بات کا تعین کیا کہ کہنی کی توسیع 15 ڈگری کے اندر تھی جس کی اجازت آئی سی سی کے غیر قانونی باؤلنگ ریگولیشنز کے تحت دی گئی تھی۔

بنگلور اور پنجاب کے میچ میں بارش کی وجہ سے تاخیر

بنگلورو، 18 اپریل (یو این آئی) رائل چیلنجرز بنگلور اور پنجاب کنگز کے درمیان جمعہ کو ہونے والا انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کا 34 واں میچ یہاں بارش کی وجہ سے تاخیر سے شروع ہونے کا امکان ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق یہاں ٹاس کے وقت ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ بارش کے پیش نظر پچ اور گراؤنڈ کو ڈھانپ دیا گیا ہے۔ بارش کے باعث ٹاس مقررہ وقت پر نہیں ہو سکی۔ اگر بارش رکنے کے بعد کھیل شروع ہوتا ہے تو اس سیزن میں یہ پہلا موقع ہوگا جب رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) اور پنجاب کنگز (پی بی کے ایس) کی ٹیمیں مقابلہ کریں گی۔ فی الحال ٹیبل کے مطابق دونوں ٹیمیں چھ میچوں میں چار جیت کے ساتھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے مقام پر ہیں۔

سی ایس کے کے زخمی تیز گیند باز گرجنیت سنگھ آئی پی ایل سے باہر

چنئی، 18 اپریل (یو این آئی) چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے تیز گیند باز گرجنیت سنگھ چوٹ کی وجہ سے آئی پی ایل 2025 کے بقیہ میچوں سے باہر ہو گئے ہیں۔ سی ایس کے نے جمعہ کو کہا کہ جنوبی افریقہ کے ڈیوالڈ بریوس کو زخمی گرجنیت سنگھ کی جگہ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ بریوس نے 81 ٹی-20 میچوں میں 145 کے اسٹرائیک ریٹ سے دو ہزار رن بنائے اور 18 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ وہ میجر لیگ کرکٹ، ایس اے-20 اور آئی پی ایل میں بھی کھیل چکے ہیں۔

شیام لال اور آئی جی آئی کالج نے فاتحانہ آغاز کیا

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) بابا دیپ سنگھ ہاکی ٹورنامنٹ میں شیام لال کالج نے مردوں کے زمرے اور آئی جی آئی کالج نے خواتین کے زمرے میں جیت کے ساتھ آغاز کیا۔ چوتھے بابا دیپ سنگھ ہاکی ٹورنامنٹ میں شیام لال کالج نے ہنس راج کالج کو 0-4 سے شکست دی۔ شیام لال کالج کی طرف سے اٹل چودھری، پرشوتم راوت، پرتیش سنگھ بھگی اور آکاش نے ایک ایک گول کیا۔ پرتیش سنگھ بھگی کو پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ ملا۔ خواتین کے زمرے میں اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس سائنسز نے شیاما پرساد مکھرجی کالج کو 0-1 سے شکست دی۔ فاتح ٹیم کی جانب سے واحد گول آنچل نے کیا اور انہیں پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ شری گرو تیغ بہادر خالصہ کالج کے زیر اہتمام ہاکی اور باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح مہمان خصوصی دھیان چند ایوارڈ یافتہ ہاکی اولمپین اشوک دیوان اور پروفیسر گرموہندر سنگھ، پرنسپل ایس جی ٹی بی خالصہ کالج نے کیا۔

مانچسٹر یونائیٹڈ لیون کو شکست دے کر یوروپا لیگ کے سیمی فائنل میں داخل

لندن، 18 اپریل (یو این آئی) مانچسٹر یونائیٹڈ نے لیون کو شکست دے کر یوروپا لیگ کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ جمعرات کو کھیلے گئے ایک سنسنی خیز مقابلے میں مانچسٹر یونائیٹڈ نے لیون کو 4-5 سے شکست دی۔ مانچسٹر نے 4-2 سے پیچھے رہنے کے بعد شاندار واپسی کرتے ہوئے لیون پر یہ جیت درج کی۔ میچ کے آغاز میں روبن اموریم کی ٹیم لیون کے خلاف 2-0 سے آگے چل رہی تھی۔ اس کے بعد لیون نے دو گول کر کے اسکور 2-2 سے برابر کر دیا۔ لیون نے اضافی وقت میں دو گول کر کے 4-2 کی برتری حاصل کر لی۔ یونائیٹڈ نے یہ سنسنی خیز میچ صرف سات منٹ میں تین گول کر کے جیت لیا۔ برونو فرنینڈس کی پنالٹی کے بعد، کوبی مینو نے گول کر کے اسکور کو 4-4 کر دیا اور کچھ ہی دیر بعد یونائیٹڈ کے ہیری میگوائر نے میچ جیتنے والا گول کر دیا۔

گجرات ٹائٹنز اسٹیڈیم میں شائقین کو پانی، مست پنکھا، سن اسکرین اور طبی سہولت فراہم کرے گا

احمد آباد، 18 اپریل (یو این آئی) گجرات ٹائٹنز احمد آباد میں دہلی کیپٹلز کے خلاف اپنے آئندہ میچ کے لیے تمام دھوپ والے اسٹینڈز میں دھوپ کے پرستار، سن اسکرین، سن ویزر، پینے کا پانی، او آر ایس اور موبائل طبی سہولیات فراہم کرے گا۔ یہ معلومات گجرات ٹائٹنز کے اسسٹنٹ کوچ آشیش کپور کے ساتھ آج کی پری میچ پریس کانفرنس میں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سہولیات شائقین کے لیے محفوظ اور پرلطف تجربہ کو یقینی بنانے کے لیے دستیاب ہوں گی۔ گجرات ٹائٹنز نے دہلی کیپٹلز کے خلاف اپنے میچ سے پہلے احمد آباد کے باکس پارک میں آج ایک فین ایونٹ کا اہتمام کیا۔ شائقین بڑی تعداد میں ٹائٹنز کے ساتھ جڑنے، تفریحی چیلنجز، سوال و جواب اور خصوصی انعامات جیتنے کے لیے آئے۔

بائسن پولو گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان نمائشی میچ کے ساتھ پولو کی حیدرآباد واپسی

حیدرآباد، 18 اپریل (یو این آئی) گھڑسواری کی روایت کے ایک متحرک جشن میں پولو نے حیدرآباد پولو اور رائڈنگ کلب اور ہندوستانی فوج کی ایلیٹ 61 ویں کیولری رجمنٹ کے درمیان ایک نمائشی میچ کے ساتھ حیدرآباد میں شاندار واپسی کی۔ یہ پروگرام جمعرات کو سکندرآباد کے تاریخی بائسن پولو گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ تلنگانہ اور آندھرا سب ایریا (ٹی اے ایس اے) اور سکندرآباد کنٹونمنٹ بورڈ (ایس سی بی) کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر منعقدہ اس میچ نے ملک میں پولو اور گھڑسواری کے کھیلوں کے فروغ کے لیے ہندوستانی فوج کے مستقل عزم کو اجاگر کیا۔ لیفٹیننٹ جنرل کرندیپ سنگھ برار، پی وی ایس ایم، اے وی ایس ایم، جنرل آفیسر کمانڈنگ (جی او سی)، ساؤتھ انڈیا ایریا نے تقریب کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ معززین، مسلح افواج کے اہلکاروں اور پولو کے شائقین کے ایک بڑے اجتماع کے ساتھ ان کی موجودگی نے اس موقع کو شاندار بنا دیا۔ جمعہ کو وزارت دفاع کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ٹی اے ایس اے نے میچ کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کیا، جس نے نہ صرف تماشائیوں کو مسحور کیا بلکہ ہندوستان میں پولو کے ایک اہم مقام کے طور پر حیدرآباد کی میراث کی بھی تصدیق کی۔

الیگزینڈروا نے میرا اینڈریوا کو شکست دیکر پورشے ٹینس گراں پری کے کوارٹر فائنل میں داخل حاصل کیا

اسٹٹگارٹ (جرمنی)، 18 اپریل (یو این آئی) روسی خاتون ٹینس کھلاڑی ایکٹرینا الیگزینڈروا نے ہم وطن میرا اینڈریوا کو شکست دے کر پورشے ٹینس گراں پری کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ الیگزینڈروا نے ویمنز سنگلز کے 65 منٹ تک جاری رہنے والے میچ میں چھٹی سیڈ میرا اینڈریوا کو 6-3، 6-2 سے شکست دے کر پورشے ٹینس گراں پری ٹورنامنٹ کے اگلے راؤنڈ میں داخلہ حاصل کر لیا۔ کوارٹر فائنل میں الیگزینڈروا کا مقابلہ تیسری سیڈ امریکی جیسیکا پیگولا سے ہوگا۔ پیگولا نے پولینڈ کی میگڈالینا فریچ کو 6-1، 6-1 سے شکست دیکر کوارٹر فائنل میں رسائی حاصل کی ہے۔

فائنل میں پہنچنے کے لیے ہمیں گھر سے باہر بھی اچھا کھیلنا ہوگا: ہاردک

ممبئی، 18 اپریل (یو این آئی) ممبئی انڈینس کے کپتان ہاردک پانڈیا نے کہا کہ انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کے فائنل میں پہنچنے کے لیے ہمیں نہ صرف ہوم گراؤنڈ پر بلکہ اس کے باہر بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سن رائزرس حیدرآباد پر فتح کے بعد ہاردک نے کہا، "یہ ایک مشکل وکٹ تھی۔ اس پر 160 کا اسکور تھوڑا کم تھا۔ یہاں گیند رک کر آ رہی تھی۔ ہم نے اچھی تیاری کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم نے باؤلنگ کرتے ہوئے اچھی کوشش کی۔ ہمیں وکٹوں کی ضرورت تھی، ایشان، ہرشل اور میں آخری اوورں کے دوران اچھی گیند بازی کر سکتے ہیں۔ ہمیں ایک یا دو اچھے اوورں کی ضرورت تھی کہ ہم نے راہول چہر کو موقع دیا۔ ہمیں فائنل میں جانے کے لئے گھر سے باہر اچھا کھیلنا پڑے گا لیکن ہم اب تک ایسا نہیں کر سکے ہیں۔